آمد، امیراحمد

بعون صناع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

# مجالس النساء

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مقبول ہوا

# اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شایقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب متفرقات دینیہ ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین و شایقین ملاحظہ فرما کر حظ کافی و بہرہ وافی اوٹھاوین

## کتب متفرقات دینیہ

شبیہ احمدی سراپای احمدی کا بیان —
مثنوی زائر دعوت کرنا اسلام کا قبایل قریش کو
دوازدہ مجلس مسمی بریاض الازہار مشتمل معجزات پیغمبر
اسرار کربلا حالات کربلا از منشی محمد ظہیر الدین مرحوم بلگرامی
مہر نبوت — تصنیف نواب محمد مردان علیخان بہادر نظام نعت مین —
رموز القرآن اوقاف وغیرہ قرآن کے نکات کا بیان
آثار محشر علامات و حالات قیامت مثنوی مین مذکور ہین
اکسیر ہدایت — ترجمہ کیمیای سعادت —
مذاق العارفین اردو ترجمہ احیاء العلوم کامل در چہار جلد —
رسالہ ہدایت الکونین الے شہادت الحسنین
تحفہ درود ملقب بخیر الکلام — مولفہ مولوی منظور احمد صاحب —
رسالہ کسب الانبیا — اردو مصنفہ مولوی ظہور الحق صاحب —
شجرہ طغرای اسماء دوازدہ امام —
دہ مجلس منظوم — معرکہ کربلا کی علی الترتیب چودہ مجلسین ہین —
مجموعہ توشہ عقبےٰ در وظائف اسمای الٰہی و نامہای رسالت پناہی —
زاد عقبےٰ شرح اسمای حسنیٰ —
انوار محمدی تصنیف محمد امیر اکبر آبادی بیان اختلاف فرق اسلامیہ —
شرح چہل حدیث تصنیف میر علی صاحب —

مولد شریف عرف بہار از مرزا علی بہار —
نسب نامہ رسول مقبول اسمین حال بعثت سے وفات تک مرقوم اور ازواج مطہرہ کا احوال
مجموعہ نود و نہ نام شامل دعای مغنی و قصیدہ بردہ و بانت سعاد و قصیدہ غوثیہ و دعای سریانی وغیرہ
دہ مخزن اردو مصائب شہدای کرام —
تاریخ مدینہ ترجمہ جذب القلوب در فضایل مدینہ
وفات نامہ تصنیف خانی مرادآبادی در ذکر وفات پیغمبر علیہ السلام —
سبیل الجنان مصنفہ امیر علی متخلص بامیر تکمیل الایمان کا ترجمہ —
تذکرۃ الجمعہ تصنیف مولوی قطب الدینخان بہادر دہلوی در فضیلت جمعہ —
فلاح دارین آداب معاشرت شرعی کے بیان مین
ترغیب الفرقان — در فضایل قرآن —
موضح الحق — مسائل جزئیہ ضروری مفید عام طالبان دین —
تحفۃ الزوجین — میان بی بی کے حقوق اور اونکے فرایض معاشرت —
احکام العیدین — تالیف مولوی قطب الدینخان مرحوم بیان عیدین —
نور نامہ — نور محمدی کا بیان —
قیامت نامہ بہشت نامہ در حالات قیامت
صبح کا ستارہ — حالات بہشت و دوزخ و قیامت —

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

# محامد خاتم النبیین

مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مقبول ہوا

# فہرست دیوان محامد خاتم النبیین تصنیف مفتی امیر احمد صاحب امیر

تمت

بعون صناع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

# مجالس النفائس

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مقبول ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح و کیفیت سبب تالیف

کرے حمد رب سے یہ کسکی زبان　　نبی کو ہے اقرار عجز بیان

یہان طاقت نطق پاتا نہین　　کہ کوزے مین دریا سماتا نہین

اسیطرح نعت رسول کریم　　بیان کس سے ہو جز خدائے قدیم

وہ ہین آسمان نبوت کے بدر　　خدا ہی کو معلوم ہے اونکی قدر

مناسب ہے اس سے بھی عطف عنان　　کرون مختصر حال اپنا بیان

بجا ہے امیر احمد اسم فقیر　　فقیر در مصطفےٰ ہے امیر

تخلص امیر اس لیے ہے مرا　　کہ ہون مین فقیر در مصطفےٰ

طبیعت مین اول سے تھا ذوق علم　　رہا ابتدا سے مجھے شوق علم

کتب تھے جو درسی پڑھے وہ تمام　　پڑھا یا گیا صبح سے تا بشام

مگر شاعرون سے جو صحبت ہوئی　　سوے نظم مائل طبیعت ہوئی

یہی سالہا شغل میرا رہا　　کہ دریاے فکرت مین ڈوبا رہا

وہ کیا نظم ہے جو نہ مین نے کہی　　رباعی قصیدہ غزل مثنوی

مضامین

مضامین کی روزانہ اکثر تلاش — معانی تازہ کی شب بھر تلاش
مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی — مشقت سی لیکن مشقت ہوئی
یہ آیا مرے دل میں اک دن خیال — کہ کب تک یہ اشغال خسران مال
چہل سال عمر عزیزت گذشت — مزاج تو از حال طفلی نگشت
کہی عاشقانہ جو اچھی غزل — نہیں ہے کوئی اس میں حسن عمل
وہ کر فکر جس میں کہ عقبیٰ ہو پاک — ترا اختر بخت ہو تابناک
مناسب ہے فکر مضامین نعت — کہ تزئین ایمان ہے تبیین نعت
کرے تا خدا خود صلہ رحمت — تمہارے صدقے سے ہو مغفرت
مگر اور فکروں سے فرصت نہ تھی — معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی
اوٹھے ہاتھ میرے جو بہر دعا — ہوا بخت یاور مرا رہنما
میں اوس در پہ پہونچا جو ہے باب فیض — کھلے ہیں اوسی در پہ ابواب فیض
وہ کالب علی خان بہادر کا در — جو سارے رئیسوں میں ہے نامور
اگر آسمان تخت کا پایہ ہے — تو خورشید بھی چتر کا سایہ ہے
خردمند ہے صاحب ہوش ہے — عطا پاش ہے وہ خطا پوش ہے
اگر چشم حق بین تو دل حق گزین — سوا حق کے مد نظر کچھ نہیں
ہمیشہ سے یہ گوش ہیں حق نیوش — دل پاک میں بحر عرفان کا جوش
زبان آشنائے سخنہائے حق — معین اسکا حق ہے یہ شیدائے حق
شریعت کا تابع فدائے رسولؐ — بھری سر میں اسکے ہوائے رسولؐ
مسافر نواز و رحیم و کریم — شب و روز جاری ہے فیض عمیم
بڑے عزت افزائے اہل علوم — کہ ہیں ماہ کے ساتھ صدہا نجوم
یہ ذرہ بھی کچھ کچھ ہے خاطر پسند — نظر کردۂ آفتاب بلند

یہ اوس ور سے حاصل سعادت ہوئی — سوئے نعت مائل طبیعت ہوئی
ہوئین نظم غزلین مخمس کہے — رباعی قصیدے مسدس کہے
ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول — کہ اوس سے ہو عقبیٰ کی دولت حصول
الٰہی حقیقت مری کچھ نہین — مگر بندۂ خاتم المرسلین
اس امید پر کی ہے نعت رسولؐ — کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول
ترا دوست ہے تجکو پیارا بہت — مجھے بہر بخشش اشارا بہت
الٰہی ہو محشر مین میری نجات — فراغت رہے تا بقید حیات
کسی کا نہ محتاج ہون یا خدا — رہے میری حرمت مع اقربا
بڑا اسب سے ہے قرضداری کا بار — نہ دن کو نہ شب کو ہے اس سے قرار
تقاضا ہے مجھپر مین خاموش ہون — الٰہی بعجلت سبکدوش ہون
کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال — کہ یہ مثل مو سر سے اوترے وبال
ہزارون ہین میدان ہمت کے مرد — بہت وادی جوُد کے رہ نورد
جسے اک ذرا ہو اشارہ وہی — بلاؤن سے مجکو چھڑا دے ابھی
مین لاکھون کرورونکا طالب نہین — یہان حرص دنیا کی غالب نہین
عیال اور اطفال کے واسطے — بلا شرط خدمت وظیفہ ملے
کوئی گوشۂ عافیت ہو نصیب — وہان بیٹھکر ورد ہو یا حبیب
فقط اسقدر آرزو ہے مری — لکھون مطمئن ہو کے نعت نبیؐ
الٰہی یونہین زندگی ہو تمام — بحق محمد علیہ السلام
دلے نعمت ذرۂ خاکسار — جو خورشید ہے صاحب اقتدار

ستارہ ہو دولت کا اوسکے بلند
رہے حشر تک خُرم و ارجمند

## شروع قصائد

تفکر امتیاز جان و جانان مین کیا حد کا
عروض اب تک نہ آیا ہاتھ اس بیت معقد کا

نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت
خزانہ ہے محیط اس چشمۂ روح مجرد کا

گیا شبہہ سمجھ مین آیۂ حبل الورید آیا
رگ گردن مقام خاص ہے محبوب سرمد کا

سمٹنا تھا بھنور کا جو وہی تھا موج کا بڑھنا
کھلین آنکھین تو عالم ایک دیکھا جزر کا مد کا

سوا حیرت کی کیا ہے فکرت کنہ حقیقت مین
یہ وہ گھر ہے کہ جسمین بند دروازہ ہی مقصد کا

کلید فہم دندان طمع کیا تیز کرتی ہے
کبھی ممکن نہین ہے کھولنا اس قفل ابجد کا

نہ بن نادان نہ کر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا
خرد ہے گیند اوسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا

لحاظ ضبط معنی چاہیے مشتاق معنی کو
جدا کرنا ہے بیجا لفظ مین حرف مشدد کا

حباب آسا ہین آنکھین بند تیری ورنہ ظاہر ہی
کہ ہر موجہ ہی اس دریا مین جادہ راہ مقصد کا

مقام تجربہ مین آرو سیاہی دور کر دل کی
غضب ہی خانۂ کعبہ مین رہنا مار اسود کا

جھکا سر دیکھہ ہے نور تجلی کعبۂ دل مین
نشان طوق گریبان مین بھی ہی محراب معبد کا

ادھر نالہ کیا دل نے اودھر مقصود حاصل تھا
دعا سے تا اجابت فاصلہ ہے تیر کی زد کا

نہ کیون سوہی مقدم ہو رجوع دل مؤخر کے
کہ مرکز ہے ہر اک مسند الیہ اسناد مسند کا

مٹا وہی زندگی مین نقش ہستی کو کہ ہو جائے
بہشت جاودان مین سامنا عیش مخلد کا

در مقصود کا پھر تجکو ہاتھ آنا ہے کیا مشکل
ہوا غواص جب تو قلزم اسرار سرمد کا

صفائی قلب حاصل کر وہ کسب ہدو تقوی سے
کہ عالم پیکر خاکی مین ہو روح مجرد کا

نہ آہرگز فریب محفل آرایان نخوت مین
ق کہ گاو سامری ہے گاؤ تکیہ انکی مسند کا

بچھائین فرش کی جا شمس کا یہ پوست کھچوا کر
خیال آئے جو بالش کا تو سر منگوائین سرمد کا

نہ رکھ تاج تکبر سر پہ تیری حق مین سم ہوگا
سر افعی ہے اس مین ہے جو آویزہ زمرد کا

خیال دولت دنیا کبھی گر دل مین آجائے
سمجھ اوسکو کہ ہے یہ وسوسہ ابلیس مرتد کا

اطاعت اہل دل سے منحرف کی ہو نہیں سکتی — زبان چلتی ہے انکی کاٹ کر رستہ خوشامد کا
یہ وہ دولت ہی ہے نفرت چاہتی ہین صاحب ہمت — کہ بعد غسل میت بھی نہو تختہ زبرجد کا
ہین مقبول حق جو نا قبول اہل عالم ہین — ملا ہے منزلِ مقصود سے جادہ خط رد کا
فرشتے انکو ڈالی مین لگا کر نذر دیتے ہین — جو پھل پہلے اوترتا ہے نہالِ لطف سرمد کا
غنا و فقر کے مضمون تو باندھے امیر اچھے — سنا کوئی غزل بھی اب کہ دل مشتاق ہے حد کا

## غزل

خدا جانے کب آنا ہو چمن مین اوس سہی قد کا — بجا رکھا ہے کیون غنچون نے ڈنکا آمد آمد کا
اوسے دیکھا جو گلشن مین تو ساری سرکشی بھولا — زمین پر بچھ کے سرو باغ سایہ بن گیا قد کا
اوٹھائین دل پہ چوٹین جب گیا ہے یار دریا پر — حباب و موج کو کیونکر نہ سمجھون مین پھری گد کا
کبھی گھبرا کے دریا پر جو مین فرقت مین جاتا ہون — زبانِ موج پر آتا ہے جملہ خیر باشد کا
موے پر آئے تو معشوق آئے قبر عاشق پر — دکھائے تو دکھائے کچھ اثر تعویذ مرقد کا
درِ محبوب بالش کوچۂ محبوب مسند ہے — نہ مین خواہان ہون بالش کا نہ طالب ہون مسند کا
خیال ابرو رکھتے ہین ناحق عاشقِ ابرو — الف ہر چند ہے اس لفظ مین لیکن ہے بے مد کا
مصور نقشہ جب اوس نازنین کا کھینچنے بیٹھا — کمر کا یہ پتا رکھا کہ خط کھینچا نہ امداد کا
سیاہی سے یقین ہے پنجۂ مژگان شبیر ہو — جو شانہ مہر کا پنجہ ہو اوس زلف مجعد کا
پھنکیتی چھوڑ دی اب خوشنویسی کا ہی شوق اوسکو — دوات و خامہ لاؤ طاق پر رکھدو پھری گد کا
نہین ہے طفل میرا دل نہ بہلیگا نہ بہلیگا — تماشا چرخ دکھلائے نہ اشکال مجدد کا
کہی دنکو بھی وہ شب مین کہون تارے نکل آئے — مناسب چاپلوسی ہے زمانہ ہے خوشامد کا
خیال گردش چشم بتان مین موت آئی ہے — یقین ہے گنبد آہو ہو گنبد میرے مرقد کا
کمر کا وصف کرنا صاف حالِ غیب کہنا ہے — دہن کی مدح لکھنا کھولنا ہے قفل ابجد کا
کسی سے وار شمشیر قضا کا رک نہین سکتا — امیر اس مین سہارا ہے نہ جوشن کا نہ حلقہ کا

سنائی مین نئی جب دم یہ غزل معنی شناسون کو
کہا صد آفرین مضمون ہی جو اسمین وہ آمد کا

فصاحت اسکو کہتی ہین بلاغت اسکو کہتی ہین
مزہ ہر شعر مین ہے انتہا کا ذائقہ حد کا

جو نقطہ ہے وہ خال روی مہ رویان پہ طرہ ہی
عیان ہر سطر سے ہے سلسلہ زلف مسوّد کا

جو شعر وصف عارض ہی کھِین گل سی بھی نازک ہے
بلندی سرو کی رکھتا ہے جو مضمون ہی قد کا

مگر توصیف رخسار و خط و گیسو سی کیا حاصل
وظیفہ تھا جوان بیتونمین ہوتا وصف احمدؐ کا

ہوئی عبرت مجھی پھیری عنان اسپ طبیعت کی
ارادہ بند ہو گیا وصف جناب خاص سرمد کا

لگا کرنے مین قرآن کی تلاوت پھاڑ کر یہ بھی
ہوا مسجد مین داخل چھوڑ کر میخانہ موبد کا

کہو عشاق احمدؐ سے کہ آئین اسکے سننے کو
قصیدہ اک نیا پڑھتا ہون مین نعت محمدؐ کا

## مطلع

الف آدم مین ہے ممدود احمدؐ مین ہی بے مد کا
سبب یہ ہی کہ وان سایہ تھا یان سایہ نہ تھا قد کا

بلاؤن سے بچے جو نام لے دل سے محمدؐ کا
اثر میم مشدد مین ہے ذو القرنین کی سد کا

جو آنکھین ہون تو نام پاک سی پیدا ہی یکتائی
کہ آغوش احد مین جلوہ گر ہے میم احمدؐ کا

زہی خاطر جو دنیا سے بلایا حق نی پاس اپنے
روان ہمراہ قاصد کے کیا ہدیہ خوشامد کا

مگر حاجی اونھین کا سنگ در اسکو سمجھتے ہین
لیا کرتے ہین کعبے مین جو بوسہ سنگ اسود کا

شروع دفتر امکان مین بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمدؐ کا

فلک پر ہون نہ کیونکر دیدۂ شمس و قمر روشن
لگایا کرتے ہین آنکھون مین سرمہ خاک مرقد کا

فلک طاؤس کی صورت جو ابتک رقص کرتا ہی
کبھی دیکھا تھا جلوہ ابر گیسو سے محمدؐ کا

جدا رکھا مجھے اوس روضہ پر نور سے ابتک
برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا

جو اپنے دوست کا ہو دوست سبکو دوست ہوتا ہے
خدا کا کیون نہ عاشق ہون وہ عاشق ہی محمدؐ کا

بہت ہی ناز ختان عجم کو تیز طبعی پر +
مگر دیکھا نہین جوہر مری تیغ مہنّد کا

الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ بزم مولا مین
جھکے ایسا کہ شکل دال بنجائے الف قد کا

کمی اوس سے نہین کی ہے نے بھی توصیف حضرت کی
شہیدی گو کہ موجب ہے اس آئین مجدد کا

یہان سے لکھکے پھر دو چار مطلع مدح کرتا ہون
شگفتہ تا دوبارہ دل ہو مشتاقان احمد کا

## مطلع

ظہور آخر ہے اول انبیا سے نور احمد کا
بجا ہے گر لقب ہو اول و آخر محمد کا

عبادت سے نہین خالی تماشا اوسکی مسند کا
کہ ہر بوٹا ہے چھاپا جلد قرآن مجلد کا

نگینہ نامور کیا خاک ہو چرخ زبرجد کا
بنے جب تک نہ اوسمین بیل بوٹا اوسکی مسند کا

الٰہی آئے وہ جھونکا ہوا سے شوق بیحد کا
اوڑا لیجائے دکھلا دے مجھے روضہ محمد کا

مجسم کر کے نور اپنا خدا نے عرش سے بھیجا
ادا ہو شکر کیا بندون سے اوسکی لطف بیحد کا

بلاؤن سے امان خلقت نے نام پاک سے پائی
ہے اب رہنا نہ رہنا ایک ذوالقرنین کی سد کا

سُنائین کیسی گوش سامعین کو غیب کی باتین
کیے لب وا تو دروازہ کھلا اسرار سرمد کا

خبر دیتے رہے مُرسَل سب اپنی اپنی امت کو
زمانے مین نہ تھا کب شور اونکی آمد آمد کا

چلے جس سر زمین پر اوسکو کعبے کی بزرگی دی
شرف ہر سنگ کو ہے نقش پا سے سنگ اسود کا

دوئی کیسی کہان ثانی کہ یہ دونون ہین لاثانی
خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا

وہی سایہ وہی قد تھا کہ تھے ظل خدا حضرت
جدا کرنا بہت دشوار تھا حرف مشدد کا

تھکا جب ڈھونڈھکر سمجھا غلط فہمی سے وہم اپنا
کہ ہے رخت سیاہ کعبہ سایہ آپ کے قد کا

کیا یہ پائی پائی گیسوے مشکین کی خجلت نے
سما کر خاک مین پوشیدہ سایہ ہو گیا قد کا

گمان ہوتا ہے جنت سے وہی اوترا عبا ہو کر
اوٹھا رکھا تھا جو اللہ نے سایہ محمد کا

نبی سب مجمع اعجاز کب تھے مثل حضرت کے
مِلا تھا اونکو تو ایک ایک پارہ اس مجلد کا

وہی تو چرخ اخضر ہے جو روز خلقت آدم
گرا تھا تاج نورانی سے آویزہ زمرد کا

سکونت کی جگہہ درکار تو محلونکو تھی اونکے
یہی باعث ہوا ابنیادِ نہ طاق زبرجد کا

حوادث سے ہون ایمن کیون نہ جو ساکن ہین روضے کے
کہ بسم اللہ کا گنبد ہے گنبد اونکے مرقد کا

غش آجائے جو موسیٰ اس تجلی زار کو دیکھین
چراغ طور ہے رخشان کلس روضے کے گنبد کا

ہوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہے
کرون گلگیر بنکر گل مین اونکی شمع مرقد کا

وہ مستغنی مجاور ہین کہ جنکے سامنے سلطان
ادب سے دم بخود ہین مونہہ نہین پڑتا خوشامد کا

برادر دونو جبرئیل و علیؑ ہین نوری و خاکی
ادھر بھی ہے ادھر بھی سلسلہ ثابت محمدؐ کا

ہوئی ہین جمع امکان و قِدم ذات مقدس مین
محمدؐ مین یہی مطلب تو ہے میم مشدّد کا

عجب اوس خسرو دین کو خدائی دی ہی بیداری
کہ مخمل خواب سے واقف نہین ہی اوسکی مسند کا

دو عالم کے دو شالے کو ملی ہرگز نہ زیبایش
لگایا حاشیہ جب تک نہ اوسمین اوسکی مسند کا

حکومت دین کی پاکر جو بانی ہیل ہاتھ آیا
کلیم اللہ کو چھوٹا سا بوٹا اوسکی مسند کا

خدا کے نور کے ہمراہ نور مصطفیٰ دیکھا
مزہ موسیٰ سے پوچھا چاہیے تکرار بیحد کا

بچی طوفان سے کشتی آکے ٹھہری کوہ جودی پے
کہا جب نوحؑ نے یارب بچا صدقہ محمدؐ کا

خلیل اللہ پر کیسی گلستان ہوگئی آتش
ہوا مشکل کشا موجہ نسیم باغ احمدؐ کا

بٹھایا تخت شاہی پہ مہ کنعان کو زندان سے
وہان دشوار تھا آزاد کرنا کیا مقید کا

رہائی پائی قید بطن ماہی سی جو یونسؑ نے
اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابروی محمدؐ کا

کبھی ایوبؑ کے شافی کبھی یعقوبؑ کی حامی
بھرا در عنایت سے نہ دامن کسکے مقصد کا

بنا آیات قرآن کی ہے اونکی ذات سی محکم
قیام اونکے سبب کعبے کے ارکان مشید کا

اصول خمسہ اسلام جو مشہور ہین پانچون
مخمس آپ کے دیوان ارشاد موکد کا

فروع دین جو شش گانہ ہین شائع اہل ایمان مین
مسدس آپ کے فکر مضامین مجید کا

قمر کو کس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
انھین دو نقطۂ زیرین کا طالب لفظ قصاید کا

مشکک معجز شق القمر مین کچھ جو شک لائی
کرے دائرہ تشدید سر کاف مشدد کا

شجر مانند انسان شرع کی استقبال کو آئی
ہوا جب جنبش مژگان سی ایمان اوس سہی قد کا

دل انسان کو کیا اوسکا گوارا ہو غم فرقت
کرے نالہ جگر جب چاک ہو چوب مسنّد کا

بجا سبز و سیہ ہے جامۂ فیروزہ و نیلم
شکم پر سنگ اسود اور فاقے سے شکم خالی
شب معراج کیا اوس مقتدا نے مرتبہ پایا
دکھایا صاف خرق و التیام ماہ کا عالم
رکابون سے ملین آنکھین جھکایا سر کو قدسیو نے
کیئے آٹھون فلک طے دم مین پہونچے عرش اعلا پر
دکھائی قوت بازو کمان قرب یون کھینچی
کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سننا تھا
لگایا غوطہ اوس بحر حقیقت مین شناور نے
گئے حضرت پھر سے حضرت مٹی گرمی نہ بستر کی
خدا سے جو ملا معراج مین لقا عطا اونکو
محبت ہے مرے دل مین بھی اوس محبوب یزدان کی
خدایا تو ہے منصف مین اجا سمجھا جو احمدؐ کو
نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجکو
زیارت کو چلون یارب پڑے یہ غل مدینے مین
کلاہ فخر پھینکون چرخ پر جامے سے باہر ہون
بناؤن فرش پا انداز ہر گام اپنی آنکھونکو
جبین سائی کرون ایسی کہ اوس صیقل سے ظاہر ہو
ملے کیا لطف جب ہون روضۂ پر نور مین داخل
کبھی لعان شوق کامل سے در و دیوار کے بوسے
سلیقہ گو نہین دربار کا لیکن توقع ہے

ہوا یاقوت احمر گوہر دندان محمدؐ کا
ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہے محمدؐ کا
خدا مشتاق شہرہ قدسیون مین آمد آمد کا
جدا ہوکر ملا کیا نور حق سے نور احمدؐ کا
ملا جبریل کو رستے مین کیا موقع خوشامد کا
قدم آگے بڑھا اوس واقف اسرار سرمد کا
کہ عالم دونون گوشون مین ہوا حرف مشدد کا
وہی قائل وہی سامع سمان آواز گنبد کا
گریبان جزر کا جس مین نہ دامن تھا کہین مد کا
قدم تھا ایک ہی گویا در آمد کا بر آمد کا
دیا امت کو عقدہ کھول کر زلف محمدؐ کا
اویس نیک خو جسطرح عاشق تھا محمدؐ کا
کہ دیوانہ جو مجرم ہو نہین ہے مستحق حد کا
الٰہی عشق احمدؐ کا الٰہی عشق احمدؐ کا
غلام آیا محمدؐ کا غلام آیا محمدؐ کا
نظر آئے مجھے جلوہ جو اوس روضے کے گنبد کا
سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمدؐ کا
چھپا ہے زنگ مین جوہر جو شمشیر مہند کا
ریاض خلد مین ہو سامنا عیش مخلد کا
لگاؤن سرمہ آنکھون مین کبھی اوس خاک مرقد کا
مجاور رحم کھا کر ڈھب بتا دینگے خوشامد کا

عجب کیا اشک کی صورت گرین سولا کی قدمون پر
نکلکر پتلیان دونون کہ شوق بوسہ ہے جد کا

کرون مَس پوشش مرقد کو جب آنکھون کی سپردونسی
ضیا دیجئے دل کو بڑھائے نور مرقد کا

نسیم لطف کا جھونکا الٰہی کوئی چلجائے
شگفتہ مثل گل ہوجائے غنچہ دل کی مقصد کا

دعا مانگون عقیدت سے مجاور سب کہین آمین
آلِ العالمین صدقہ ضریح پاک احمد کا

سلامت رکھ مری کلب علیخان بہادر کو
محمد نام جو ہمنام ہے تیرے محمد کا

زیادہ ملک ہو اوسکا بڑھا اقبال و دولت کو
جہان مین اوس سے روشن نام ہو اوسکی اب وجد کا

## قصیدہ در منقبت

کیونکر نہ کرون ملک معانی کو مین تسخیر
خامہ ہے مرا دست یداللہ کی شمشیر

آئے جو تعلی پہ مری ہمت عالی
دشوار نہین قلعۂ افلاک کی تسخیر

جو معنی روشن ہے وہ ہے غیرت خورشید
سہوا نہین مجکو جو کرون مہر کو تسخیر

سرکش مری نرمی سے کبھی بڑھ نہین سکتے
لہر آب کی سلسلے کے لیے بنتی ہے زنجیر

انصاف کی چھوٹی وہم الفتانہ رعایت
پیروائے کرون مین قلم شمع سے تحریر

دل صاف زبان صاف سخن صاف ہی میرا
موتی کی لڑی ہے کہ مسلسل مری تقریر

طائر اوتر آتے ہین ٹھہر جاتی ہین نہرین
واقف صفت ہے وہ مری لحن مین تاثیر

عکس آئینے مین میرے اشارہ سے ہی گویا
لب میری جو ہلتے ہین تو بول اوٹھتی ہی تصویر

جاسکتے ہین کب اوڑ کے کہین مرغ مضامین
وابستۂ فتراک ہین سب صورت نخچیر

شعر اپنے بیاض دل غلمان پہ جو لکھون
دے مردمک حور سیاہی پئے تحریر

ہو صاحب معنی تو معانی مرے سمجھے
ہو صاحب توقیر تو جانے مری توقیر

خضر رہ باطن ہے مری غفلت ظاہر
یوسف کی زیارت ہے مری خواب کی تعبیر

جو بات مرے منہ سے نکل جائے وہی ہو
گویا ہون زبان قلم کاتب تقدیر

قُل نکلے زبان سے جو مری ہو قم عیسیٰ
وان جی اوٹھے مُردہ تو یہان بول اوٹھے تصویر

ٹھہرے نہ قدم ایک کا میدان سخن مین
چلجائے اگر میری زبان صورت شمشیر

ہون مین وہ سخنور کہ لکھا نام جو میرا
سجدے کو سر لوح جھکا خامۂ تقدیر

سُن سُن کے مجھے گرم طبیعت ہوئی شاعر
ذرون نے جو پائی ہے تو خورشید سے تنویر

دیتے ہین مزا قدر شناسان سخن کو
یہ لفظ یہ معنی ہین جو مثل شکر و شیر

کہتا ہون وہ سُنتا ہون جو اوستاد ازل سے
ہون صورت طوطی پس آئینۂ تقدیر

وہ خسرو اقلیم سخن ہون کہ جہان مین
شہرہ ہے مرا حکم کے مانند جہانگیر

تھے قبضۂ خسرو مین معانی کے جو کشور
سب مین نے کیے تیغ زبان کھینچکے تسخیر

جب مصحفی و میر پئے تہنیت آئے
تھوڑی سی زمین دی اونھین اوس ملک مین جاگیر

بیچارہ ہوس کیا ہے کہیگا جو قصیدہ
ایسے تو بہت ہین مرے گلشن مین عصافیر

البتہ مقابل ہین مرے عرفی و فیضی
پر فرق ہے اتنا مین جوان طبع ہون وہ پیر

لطف سخن تازہ کہان اونکے سخن مین
کہنہ ہون دوائین تو بدل جاتی ہے تاثیر

ہر نقطے مین یان مردمک آسا ہے زمانہ
سمجھے نہین ہے جنکی نظر مین مری تحقیر

سو طرح کا بخشا ہے مجھے علم خدا نے
قرآن مرا دل ہے تو سینہ مرا تفسیر

روکین جو علائق نہ رُکے میری طبیعت
پڑتی ہے بھلا پای نگہہ مین کوئی زنجیر

میدان سخن جیت لیے مین نے ہزارون
بازو ہے قوی جھولتی ہے عرش پہ شمشیر

یہ عز و شرف اوسکی غلامی سے ہے حاصل
جو صاحب قنبر ہے و لا جسکی ہے اکسیر

پیدا جو ہوا بعد وہ آدم سے کے عجب کیا
تقدیم کی مانع نہین کچھ لفظ کی تاخیر

مزدور براہیم ہین وہ صاحب خانہ
حق ہے کہ ہوا کعبہ اوسی کے لیے تعمیر

جان بخش خلائق تھا اگر نُطق مسیحا
جان بخش مسیحا ہین وہ حضرت دم تقریر

محروم نہ انسان نہ زیارت سے فرشتے
تھے آپ زمین پر تو سر عرش تھی تصویر

لائے جو تصور رخ پرنور کا دل مین | خامہ کف مانی مین ہو شمع شب تصویر
پیوستہ وہ ابرو نہین بالائی رخ صاف | موسن سے ہے موسن سحر عید لغلگیر
ابرو ہے حرم چاہ ذقن چشمہ زمزم | رخ صورت قرآن خط شبرنگ ہی تفسیر
وحشی جو کرے دلمین خیال گل عارض | بلبل کا ترانہ ہو اوسے نالہ زنجیر
اک لمعہ رخسارہ پرنور تھا وہ بھی | موسی کو جو آئی تھی نظر طور پہ تنویر
منقوش نہین کس مین شبیہ رخ مولا | پیروسے ہین مری آنکھ کے اوراق تصاویر
آئے وہ رخ پاک نظر خواب مین جسکو | رضوان اوسے دے داخلہ خلد کی تعبیر
افلاک جو اوراق ہون اشجار قلم ہون | ممکن نہین شمہ بھی ہو اوصاف کا تحریر
کرتا ہون رقم اور بھی کچھ مطلع رنگین | امید ہے پاؤن چمن خلد مین جاگیر
مطلع چھوٹا جو کبھی دست مبارک سے کوئی تیر | نسرین فلک اوج فلک پر ہوئی نخچیر
کس روز وہ ظالم کو نہین دیتی ہین تعزیر | ہین تیغ کے جوہر قدم تیغ مین زنجیر
کافی ہے فقط خلق نہین حاجت شمشیر | اقلیم دل خلق اشارے مین ہے تسخیر
کیونکر نہون جبریل امین تابع فرمان | اوستاد کی خدمت پئے شاگرد ہے توقیر
ق ہو لطف جو حضرت کا نہ انسان کا معالج | اخلاط مین تفریق عناصر مین ہو تغیر
پانی کی طرح آگ پگھل کر ابھی بھجائے | گرمی یہ بڑھے آب مین ہو آگ کی تاثیر
ق بخشے نہ اگر رنگ اثر حکم معلی | باطل ہو نباتات و جمادات کی تاثیر
گل ہون کبھی تحریک ہوا سے نہ شگفتہ | دے رنگ جواہر کو نہ خورشید کی تنویر
اشیائے جہان سے جو کرین دفع ضرر | زخمونکے لیے مشک مین مرہم کی ہو تاثیر
حکم آپ کا جبر و ز سے ہے محتسب شرع | ہے زخم کے بھی چور کو اندیشہ تعزیر
ق ہین عہد مین حضرت کے جو اسلام سے باہر | حاصل نہین کچھ اونکو بجز خجلت و تشدیر
عزا و ہبل حکم خدا سے ہون جو گویا | اصنام پرستون کی کرین آپ وہ تکفیر

عاشق کا دل آزار نہین غمزۂ معشوق
اسدرجہ ہے آوازۂ انصاف جہانگیر

دیوانۂ الفت کا ذرا دل جو کرا ہے
غل گیسوئے محبوب کرے صورت زنجیر

خونریزی انسان تو کہان خوف ہی ایسا
سیماب کو کشتہ نہ کرین صاحب اکسیر

مظلوم سے ہے نرم یہانتک دل ظالم
پچنے سے شرر سنگ سے شیشہ ہے بغلگیر

اوڑ اوڑ کے جو خس دیۓ مردم مین پڑی ہین
اس جرم پہ گلیون مین ہوا ہوتی ہی تشہیر

کیا فیض ہے خاطر کبھی دشمن کی نہ توڑی
جب کچھ نہ ہوا بخش دیئے شہپر و شپیر

کفار ہون کیا آپ کی شمشیر سے جانبر
ہین طعمۂ شہباز اجل مثل عصافیر

پروا نہین اعدا ہین اگر منکر جرأت
مٹتے ہین مٹائے سے کوئی جوہر شمشیر

مولا کا جو دشمن ہے کہین سگ سے بھی ہے بدتر
کب بلعم باعور ہے ہم طالع قطمیر

پرواز عدو بہر عدو مرگ عدو ہے
جسطرح پر مور حق مور مین شمشیر +

ہو سیر مرقع کی جو منظور عدو کو
طوفان کی طرح غرق کرے قلزم تصویر

جینے کی تمنا جو کرے مردۂ دشمن +
قم اوسکو مسیحا کا ہو قصاب کی تکبیر

کام آئے مخالف کی سپر خاک دم جنگ
کاٹے پر جبریل کو جب آپ کی شمشیر

وہ آئینۂ تیغ مصفا ہے کہ جس مین
کفار کو آتی ہے نظر موت کی تصویر

مومن کے لیے ہے یہ کلید در جنت
کفار کو جادہ ہے جہنم کا یہ شمشیر

پڑ جائے اگر بحر مین اس تیغ کا پرتو
پیدا ہوا بھی آگ مین تیزاب کی تاثیر

کھنچ جائے یہ جب ایک کو دو دو کو کرے چار
زیبا ہے جو اس تیغ کو کہیے مد توفیر

پانی مین جو ماہی ہے ہر اک حلق بریدہ
شاید کبھی دریا مین پڑا پرتو شمشیر

تیزی سے طبیعت مین ٹھہرتا نہین مضمون
کیونکر ہو صفت اسپ سبک خیز کی تحریر

پرواز کرے کاغذ بادی کی طرح سنگ
نقاش اگر کھینچے اس اسپ کی تصویر

کیا ٹھیرے کوئی سامنے اوسکے سر میدان
چلنے مین یہ ہے تیر چمکنے مین ہے شمشیر

وہ تیز کہ مشرق سے جو مغرب کو رواں ہو
پہونچے صفت گردنہ خورشید کی تنویر
تیزی کا تصور دل مجرم مین جو گذرے
ٹھیرانے سے قاضی کے نہ ٹھیرے کبھی تقصیر
تنویر جبین روشنیِ چہرۂ ایمان
گردن کی بلندی صفت نعرۂ تکبیر
تعریف کرے کیا یہ امیر آپ کی شاہا
توصیف ہے دریا صفتِ کوزہ ہے تقریر
یا شیر خدا دست خدا بازوی احمد
مین بھی ہون تمھارا سگ در صورت قطمیر

ہو روز قیامت نظر چشم عنایت
کوثر کا ملے جام جنان مین مجھے جاگیر

## قصیدہ در نعت

اے خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تگ و تاز
وقت پر آگئے تم عمر تمھاری ہو دراز
آئی ہر گام جو درپیش رہ ناہموار
یہ بھی تھا ایک زمانے کا نشیب اور فراز
آبلے آکے پڑے پاؤن پہ ہر ایک قدم
سوزنی خار مغیلان کی رہی پا انداز
رحم اللہ کو آیا کہ تمھین بھیج دیا
شکر کیونکر ہوا دا ہے وہ بڑا بندہ نواز
اب جو حضرت کا طریقہ ہے وہی راہ مری
مقتدی کیون نہون جب آپسا ہو پیش نماز
رہنمائی سے تمھاری سر منزل پہونچون
سہل ہو جائے یہ راہ سفر دور و دراز
مہربان خضر ہوی مجسی کہا کون ہے تو
کسطرف کا ہے ارادہ ہے کدھر روی نیاز
عرض کی مین نے مسافر ہون زیارت کا ہی عزم
کشور ہند سے ہون عازم اقلیم حجاز
حضرت خضر بغلگیر ہوے سُنکے یہ بات
کردیا ذرے کو خورشید کیا وہ اعزاز
خندۂ زیر لبی کر کے ہوئے گرم سخن
قصد اپنا بھی وہین کا ہے مگر بعد نماز
تو رواں پیشتر اس دشت سے ہو چار قدم
راہ سیدھی ہے ملک ساتھ خدا بندہ نواز
اب نہ رہزن کی ہے دہشت نہ کسی غول کا ڈر
نہ کسی جا کسی رستے مین نشیب اور فراز
عرض کی مین نے جو فرمان ہو ٹھہر جاؤن کہین
گو مکان کوئی سفر مین نہین جز قصر نماز

آپ کے ساتھ چلوں تا سر ہے کچھ کھٹکا
خار دامن پہ صبا ہو کوئی دست انداز

خضر بولے کہ نہیں یہ نہیں فرمان خدا
کام ہیں اور بھی مجکو نہیں کہنے کے وہ راز

تو نہ کر خوف کہ تائید خدا ہے تیرے ساتھ
دم میں پہونچیگا اگر شوق ہے بال پرواز

حسب فرمان خضر میں نے بڑھایا جو قدم
آئی اک جنبش مژگاں میں نظر خاک حجاز

دور سے روضۂ اقدس پہ پڑا دیدۂ شوق
حبذا روضہ کہ ہے برج نجوم اعجاز

حبذا روضہ کہ ہے مرکز پرکار فلک
حبذا روضہ کہ ہے عرش جہاں پا انداز

نقش وہ نقش کہ خود جسپہ ہے نقاش کو فخر
صنع وہ صنع کہ خود جسپہ ہے صناع کو ناز

در و دیوار سے اوس گھر میں برستا ہے یہ نور
ہو روا شرع میں شبکو جو پڑھیں ونکی نماز

باب وہ باب کہ کہتے ہیں جسے باب قبول
پردہ وہ پردہ کہ کھلے جس سے سرا پردۂ راز

خوشنما حلقۂ در مردمک چشم پری
یا کوئی خاتم انگشت عروساں طراز

روزنوں سے ابھی آنکھوں کو بدل لیں آہو
پر یہ ڈر ہے نہ کہیں مشک کی بو ہو غماز

اسقدر شوق لب بام کا رکھتے ہیں طیور
سایۂ مرغ کی ہے مرغ سے اونچی پرواز

چادریں نور کی روضے میں بچھائیں پئے فرش
چرخ نے سیم و زر شمس و قمر کر کے گداز

دل محمود لیے قبر سے آتا ہے یہاں
بہر جاروب کشی سلسلۂ زلف ایاز

جسطرح گرد سر شمع پھریں پروانے
کرتے ہیں اوسکے حوالی میں ملائک پرواز

خلد میں حور کا نظارہ اوسیکو ہے حلال
مل گیا اس در اقدس سے جسے حکم جواز

آگے اس روضے کی دیوار پہ چسپاں ہوگا
تھی یہ امید سکندر جو ہوا آئینہ ساز

جانب قبلہ ہو جسطرح رخ قبلہ نما
کعبۃ اللہ کا ہے اس در کی طرف روئے نیاز

آئے روضے میں زیارت کو جسے ہو منظور
کہ در آئینہ ہے روئے بد و نیک پہ باز

قلب ہو جاتی ہیں اس روضے میں ہر عرش ہی بری
جسطرح بوتۂ زرگر میں طلا پاک کے گداز

لحظہ لحظہ ہے کرامت سے کرامت ظاہر
صبح تا شام ہوا کرتے ہیں لاکھوں اعجاز

کیا مقام ادب و ضبط نفس ہے کہ جہان
ہر مجاور کو عجب رتبہ خدا نے بخشا
وصف روضہ تو لکھا اب کہون معراج کا حال
ذکر معراج نے بخشا یہ طبیعت کو عروج
آئے جبرئیل امین لائے سبک سیر براق
سر سے آنکھون سے جو رکھا در دولت پہ قدم
مدد اے لطف کہ معلوم نہین رسم ادب
بزم سب غالیہ سا پر کہین خوشبو نہ مشام
دائرہ وہ کہ جسے دائرہ کہنا ہے خطا
کچھ عجب بزم کہ تھی بزم کے اطلاق سے دور
ہم بغل شانہ سر زلف رسا سے لیکن
ہوئی بے ذائقہ و شائبہ حاصل سر دست
وہ سوالات و جوابات کہ جنمین وحدت
کیون نہ خورسند ہو مرغ نظر و بیخ دل
کیا گلستان نزاکت تھی وہ محفل کہ جہان
نئی طلعت تھی نئی شکل کی وہ طاعت گاہ
کشف اسرار حقیقت سے بڑھی اور امید
آپ کیا آپ کی امت بھی ہوئی اوسمین شریک
ساری عالم مین پھری آئے گئے کتنی دور
کر یقین دیکھہ ذرا شک کو نہ دی دل مین جگہ
اور آیا ہے مری دھیان مین مطلع دلچسپ

تو اگر یہ سنگ سی چلنی تو نہ نکلے آواز
خسرو شرق کو بھی جسکی غلامی پہ ہی ناز
ہے مثل رات تو کوتاہ ہے افسانہ دراز
مرغ مضمون کی ہے بے بال و پری مین پرواز
طے ہوئی چشم زدن مین وہ رہ دور و دراز
کبر کے سامنے یون عجز ہوا نکتہ طراز
عفو اے ناز کہ معلوم نہین طرز نیاز
کب زمین عطر کی رکھتی ہے نشیب اور فراز
نہ حد و سمت نہ انجام نہ اوسمین آغاز
عود بے مجمرہ و نغمہ نئے بے پردہ ساز
نہ کوئی زلف مسلسل نہ کہین دست دراز
بو ہی بے مادۂ عطر و مے شیشہ گداز
ایک ہو جیسے کہ آواز سے ملکر آواز
ہوا وسے شاخ نشیمن جو کلہ گوشۂ ناز
گوش گل کو بھی گران طائر بو کی آواز
ایک محراب و حرم ایک مصلی و نماز
عقدے کھلجاتے تو ہو رشتۂ کوتاہ دراز
واہ کیا دست کرم سے در رحمت ہوئی باز
نہ گئی گرمی بستر اسے کہیے اعجاز
عقل رکھتا ہے تو واقف ہی پہ نہو دست انداز
جسکے دو لخت ہین دو مصرع دروازۂ راز

## مطلع

ہمسر عشق حقیقی نہین گو عشق مجاز
خوب تمثیل ہے پر قصۂ محمود و ایاز

پاس حضرت سے یہ خاطر ہے گنہگار و نکی
حکم ہے حشر تلک باب اجابت رہی باز

اول عالم ایجاد ہے یون خلقت پاک
سورۂ حمد سے قرآن کا ہے جیسے آغاز

رای عالی کی اصابت کا جو ائین ہے اثر
ہین ستون کعبۂ اسلام کے ارکان نماز

بزم ایجاد مین کیا مثل ہو کوئی اوسکا
روی پرنور ہو جب آئینۂ عکس گداز

کون ہے اوسکے سوا واقف اسرار خفی
کون ہے اوسکے سوا محرم خلوتگہ راز

حکم محکم نے یہ اشیا کی بدل دی تاثیر
میل سرمے کی ہوئی شہپر مرغ آواز

کعبہ رخسار دو ابروی خمیدہ قوسین
مثل عمر خضر و نوح دو گیسوے دراز

واقف حکم شریعت ہون جو لایعقل بھی ق
بلبلین پھر نہ کبھی باغ مین ہون نغمہ طراز

زخمہ چھیڑے بھی اگر نشتر مژگان کی طرح
صورت تار نگہ تار نہ دین کچھ آواز

بزم مین چلنے کی دیتے ہین جو سطر ترغیب
ساز کہتے ہین طبیعت ہے ہماری ناساز

حکم اوسکا ہو تو مثل نگہ چشم ابھی
آئے پھر [illegible] کی طرف منہ سے نکلکر آواز

ذکر مین اوسکے ہے قرآن کی قرأت کا نوا
سجدہ گہ ہے اوسکے در پاک کا کعبے مین نماز

فیض وہ ابر کہ سرسبز جہان کشت امل
بذل وہ بحر کہ ہے غرق جہان کشتی آز

کلک قدرت نے جو لکھا ورق حصر ثنا
جسجگہ چاہیے انجام لکھا وان آغاز

ہو بھلا اوس تن پرنور کا سایہ کیونکر
جسکا ثانی ہو عدم جیسے خدا کا انباز

خلد مین پیرہن حور ہون محتاج عبیر
تحفہ لیجائین ملائک نہ اگر خاک حجاز

دل عشاق سے اوس نقش قدم کی آگے
حک ہی نقطے کی طرح نقش حسینان طراز

دست بدعت کی درازی سی ہے ایسی نفرت
حکم ہے خواب مین فتنہ نہ کری پاؤن دراز

ذات یکتا کو کیا جب سے ضیا بخش وجود
آفرینندہ ہفتاد و دو ملت کو ہے ناز

راستی تنگیِ عالم سے نہ احباب کی جائے　　جنتری مین جو کھنچین تار تو ہون اور دراز
جور یا کار ہین ظاہر مین فقط تابع شرع　　پردۂ بو مِی حقیقت ہے اونھین رنگ مجاز
دراغیار پہ ساجد ہین جو اوس در کی سوا　　پشت بر قبلہ پڑھا کرتے ہین کچھ فہم نماز
یا نئی آپ کے جانے سے سو خلد برین　　کیا جہان بر ہم و درہم ہے دررفتنہ ہی باز
خندۂ گل مین بھی ہے گریۂ شبنم کی روش　　کسقدر گلشن عالم کی ہوا ہے ناساز
دیجیے حکم کہ کوتاہ کرے تیغ غضب　　مثل گیسوی بتان دست ستم ہو جو دراز
نہ رہے گردش ایام کی یہ نیرنگی　　نہ کرے شعبدہ بازی فلک شعبدہ باز
پھر وہی خوف عدالت سی ہو صحرا پر خوف　　گرگ کو دوستیِ میش ہو سرمایۂ ناز
مرگ چھالا ہو غزالونکو تن شیر کا پوست　　آشیانہ ہو کبوتر کے لیے چنگل باز
اور دو مطلع دلچسپ سناؤن اسجا　　مثل مفتاح کشائندۂ قفل در راز

## مطلع

ہو اگر عہد ہمایون مین وہ فتنہ پرداز　　کار مقراض کرے سایۂ گیسوی دراز
خضر کی طرح یہ طاعت کو ملے عمر دراز　　کہ قضا ہو نہین سکتی ہے مصلے کی نماز
دفع ظلمت ہے یہان تک کہ ہی محمود کو خوف　　کہین جاتی نہ رہے ظلمت گیسوے ایاز
ایک اک معجزہ اورونکو خدا نے بخشا　　وہ دیے اور دیے اوسکو ہزارون اعجاز
جتنے لشکر مین تھے سب ایک طبق سی ہوئی سیر　　دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سی دراز
کافرون نے جو نبوت کی گواہی چاہی　　سنگریزون نے سر دست سنائی آواز
تیغ انگشت مبارک سے ہوا ماہ دو نیم　　کسپر اظہار نہین شق قمر کا اعجاز
طفل دو مردہ جو تھے زندہ ہوی اوٹھ بیٹھے　　قم ہوئی جب دہن تنگ سے نکلی آواز
چاہ بے آب مین فوراً ہوی چشمے جاری　　حبذا معجز آب دہن شاہ حجاز
ہیزم خشک ہوئی دم مین درخت سرسبز　　کسنے دیکھا نہ تماشاے بہار اعجاز

کس فرشتے نے نہ تعلیم سے حصہ پایا | کس پیمبر کے نہ حامی ہوئے سلطان حجاز
نام حضرت کا لیا مشکل یعقوبؑ کٹی | ہجر فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز
یاد ہو لا مین نہ معلوم ہوا صدمہ درد | گو کہ تھی مدت بیماریِ ایوبؑ دراز
چاہ و زندان مین وہ یوسفؑ کی کبھی تھی ہمدم | بطن ماہی مین وہ یونسؑ کے کبھی تھی دمساز
غرق ہونے سے بچی کشتی طوفانِ نوح | جب ہوا کوہ وقار آپ کا لنگر انداز
کسکی آواز تھی وہ طور پہ بالاے شجر | لن ترانی کی جو موسیٰؑ نے سنی تھی آواز
خاک سے چرخ چہارم پہ جو عیسیٰؑ پہونچے | فیض حضرت سے ملا اونکو یہ اوج تگ و تاز
سجدہ آدم کو نہ کسطرح فرشتے کرتے | صلب مین اونکے تھا نور شہ کونین نواز
یا نبیؐ آپ کی تعریف کہان ممکن ہے | بحر آجائے سبو مین یہ ہے کس مین اعجاز
عرض کرتا ہے یہ اب عطف عنان کرکے امیر | مین تو اک ذرہ ہون خورشید ہو تم ذرہ نواز
بخت برگشتہ عدو خلق زمانہ بیرحم | آفتین لاکھ ہین مین ایک فلک فتنہ طراز
سوزش غم نے دیے ہین یہ مجھے داغ پہ داغ | شمع کی طرح ہوا ہون ہمہ تن سوز و گداز
گرم افغان وہ مرا دل ہے کہ جس باغ مین ہو | نہ لب برگ نہ غنچے کا دہن سے آواز
پانی پانی ہے مرے موے مژہ کے آگے | موج دریا کی طرح زلف عروسان طراز
داغ سودا جو سویدا کی طرح ہی دل مین | مردم دیدۂ محمود ہے یا خال ایاز
ایک مین کیا کہ زمانے مین سوا غم کی ہی کیا | جو ہے جور و ستم چرخ سے ہے شکوہ طراز
بہتے ہین روز ولادت کی طرح سے عین اشک | الم انجام زمانے کا الم ہے آغاز
ید طولی ہے مرے بخت کو کوتاہی مین | جسطرح دست خدا رزق رسانی مین دراز
آپ چاہین تو یہ سب عقدۂ دشوار ہون حل | سر سے ٹلجائے بلاے فلک شعبدہ باز
ایک مدت سے ہوس ہے کہ زیارت ہو نصیب | سرمۂ دیدۂ مشتاق کرون خاک حجاز
اب ذرا اور جدائی کی نہین تاب مجھے | آتش شوق مرے سینے مین ہے صبر گداز

بیٹھتا ہون سر رہ روز اس امید پہ مین
کہ کوئی قافلہ جاتا ہو اگر سوی حجاز

مین بھی ہمراہ چلون اونکے بصد شوق و ادب
سر سے آنکھو لنسے کرون قطع رہ عجز و نیاز

روضۂ پاک مین پہونچون تو یہ حاصل ہو شرف
میرے طالع کی قسم کھائین جو ہین قیصر و اران

سرمہ وہ خاک قدم کا مری آنکھو نمین لگے
صاف مانند نگہ ہوتی ہے جس سے آواز

آپ کے فیض سے پیدا ہو یہ بیتابی دل
جلوہ گر شاہد معنی ہون کھلین پردۂ راز

موقع طول نہین قفل خموشی ہے ادب
ختم اس بات پہ ہے بس سخن ای بندہ نواز

گرم جب روز کہ ہو محکمۂ روز جزا
کیجیے اپنی شفاعت سے مجھے بھی ممتاز

کیا عجب ہے یہ قصیدہ جو پہونچ جاوی وہان
شوق مین آ کے کرے مثل کبوتر پرواز

## قصیدہ ۵

نشاط دہر سے ہو کسطرح نہ دل مایوس
کہ چار دن کی یہ مہمان ہے مثل شرر عروس

کسی کے سر پہ جو پھرتا ہے چتر بیاہ کے روز
مین جانتا ہون یہ ہے رقص مستی طاؤس

قیام کی کسے امید ہے رہے نہ رہے
یہ عمر راہ ہوا مین ہے شمع بے فانوس

زوال نعمت الوان کی دے رہی ہے خبر
عبث عبث نہین ملتی مگس کف افسوس

اولٹ کے دیتی اعمی ہے ساغر جمشید
پلٹ کے جام گدائی ہے تاج کیکاؤس

بڑھے جو بین تو گھٹا اور مثل شعلہ و شمع
اس انجمن مین ہے کیا جز ترقی معکوس

نہین ہے تنگی بزم جہان سے جای ادب
کہ جسم شمع سے چھپان ہو جا نہ فانوس

ہوا ہے دامن صحرائے مدعا یہ تنک
زمین پہ گر کے نہین ہوتی آبرو محسوس

حکیم دہر ہے لیکن ہے بے تمیز حکیم
نہین نبض کو صحیح و مریض تک محسوس

اگر حباب کو درکار ہو علاج ورم
کرے طلاش ماہی پہ مل کے مغز فلوس

مقام اوسکا ہو کاجل کی کوٹھری تجویز
کوئی مریض کرے گر شکایت کابوس

دوائے ثقل سماعت نئی بتاتا ہے
دوائے تپ کوئی چاہے تو یہ کہے دم سرد
غذا مریض جو پوچھے کہے کہ غم کھاؤ
شناخت ایسی کہے زرد چوب کو چکھ کر
نکالے مسئلہ طب میں چوک کر جاہل
نئی زبان سے سنتے ہیں لغت نئے معنی
حکیم کیا ہے بلا ہے غضب ہے آفت ہے
کسی کی قبر کا گنبد گنبد دستار
کہاں سخن کوئی شیرین بجز ترشروئی
فنا ہے ہاتھ سے اسکے کھلی ہوئی ہے یہ بات
دراز دست ستم ہے غرض زمانے کا
جو چھپ کی قافلہ راہی ہو رہزنوں سے کوئی
کسی کو تخت عروسی ہے تختۂ تابوت
ہوئے ہیں دین سے بیگانے ایسے دنیادار
پہنائی طفل کو زنجیر و طوق منت کے
شریف خوار و زبون دور ہے کمینوں کا
گمان ہے زاغ کو میں بھی ہوں بلبل شیراز
بھو جنگے کہتے ہیں ہم بھی ہیں پادشاہ حبش
زمانہ داغے اوسے گرم کرکے آہن تیغ
وہاں گور کا لقمہ ہوا تن لقمان
ہمیشہ خاص خدا پائمال ظلم رہے

کہ گوشوارہ پئے گوش چاہیے ناقوس
دکھائے نبض جو کوئی ملے کف افسوس
یہ وہ غذا ہے نہیں جسکو حاجت کیموس
مقام شک نہیں اصلا یہی ہے اصل السوس
کہے ہزار فلاطون ہزار بطلیموس
سوائے کج نہ کہے راست مطلب قاموس
بدنمین ایک پئے انا اللباس دقیانوس
جھکے جو فکر میں سر ہو ترقی معکوس
مقدسوں کو کھٹائی میں ڈالتا ہے عبوس
کہ حضرت ملک الموت کا ہے یہ جاسوس
ہزاروں چاک کیے اسنے پردۂ ناموس
کہے یہ بانگ جرس سے کہ جلد ہو جاسوس
کہیں ہے عقد کی شب بیوہ کوئی تازہ عروس
جہاد راہ خدا جانتے ہیں قتل نفوس
اسی بہانے سے بےجرم کو کرے محبوس
کہ شمس ذرہ ہے چمکے ہیں مثل شمس شموس
زغن کو زعم کہ میں ہوں جواب طوطی طوس
بنا ہے شاہ جہاں تاج رکھکے سر پہ خروس
طلب کرے کوئی زخمی اگر پر طاؤس
اجل کے دام سے نکلا نہ پھنس کی جالینوس
عیاں ہے قصۂ اصحاب کہف و دقیانوس

لکھا ہے ذکریا پہ آرہ بیداد
الم سے برگ شجر تک ہوئی کف افسوس

وہ بے گناہ چلی تیغ ظلم یحیی پر
کہ زیست سے ہوئی الیاس و خضر تک مایوس

خلیل کو کفرہ نے جو آگ میں پھینکا
اسی الم سے ہے کعبے کا ماتمی ملبوس

علی الخصوص شہیدوں کا بادشاہ حسین
کہ تخت عرش ہے جسکے لیے مقام جلوس

چراغ کعبہ دین شہسوار دوش رسول
امام سبحہ خاصان ایزد قدوس

اوسی کی بزم کا ہے آفتاب ایک چراغ
اوسی کے باغ کا ہے آسمان اک طاؤس

کتاب میں جو لگائیں وہ کحل خاک قدم
عجب نہیں جو ہوں معنی کلام میں محسوس

جو مانسے کی سحر عید ہٹ لڑکپن میں
خدا نے بھیج دیا خود بہشت سے ملبوس

پسر رسول نے قربان کیا تو اسے پر
اس افتخار سے واقف نہیں ہیں روم کے روس

ہمیشہ خواب میں کی آکے مہد جنبانی
یہ جبرئیل تھے سبط رسول سے مانوس

وہ بادشاہ جو تھا فخر انبیاے سلف
وہ بادشاہ کہ جسکے تھے اولیا پابوس

ہوئے یہ جور وستم اوس پہ دست امت سے
کہ جسکو سنکے تحیر میں ہیں یہود و مجوس

جہاں میں سچ ہے کسی چیز کو ثبات نہیں
کہ لا ابقا ہو جو اقبال کو کریں معکوس

نبی کے بعد زمانے نے کی عجب گردش
کہ ملک شام میں ٹھیرا یزید راس و روس

یہ فکر قتل نبی زادہ تھی کہ یثرب تک
لگے ہوئے تھے برابر ہزار ہا جاسوس

چلے مدینے سے وارد ہوئے جو غربت میں
مع عزیز مع اقربا مع ناموس

یہ کربلا میں ہوا جمع شام کا لشکر
فلک یہ کانپ گیا ڈر گئے کواکب منحوس

دبا لیا یہ سپاہی نے چار جانب سے
ہوئی زمین کے ستونوں کو مہلت کابوس

سرونیہ خود کر قندیل باب تجا نہ
زرہ بدن پہ لپیٹوں سے کمر قبہ سالوس

عیاں ہوئی شب عاشور کی سحر تو کیا
در خیام پہ کرسی بچھا کے شہ نے جلوس

رفیق چند جو تھے ساتھ اور چند عزیز
ہوئی سلام کو حاضر وہ سب ہوئی پابوس

عطا کیا علم فوج اپنے بھائی کو ۔۔۔ وہ کون حضرت عباس جنسے تھے مانوس
ادھر یہ حامی دین اوسطرف وہ بانی کفر ۔۔۔ یہان اذان ہوئی بجنے لگے اودھر ناقوس
سحر سے فتنہ کیا فوج شام نے برپا ۔۔۔ گئی سپہر برین تک صدای طبل و کوس
ادھر بھی شوق مین آمادہ جہاد ہوئے ۔۔۔ بدل بدل کے شہیدان راہ حق ملبوس
اگرچہ جن و ملک انبیا ہوے حاضر ۔۔۔ کہ ہم شریک ہین وقت وغا نہو مایوس
مگر قبول نہ کی آپ نے کسی کی مدد ۔۔۔ کہ تکیہ گاہ تھی تائید ایزد قدوس
قلیل فوج جو لیکر چڑھے لڑائی پر ۔۔۔ نشان جبر آیت اہل ستم ہوے منکوس
ہزارون قتل کیے ایک ایک نے لڑکر ۔۔۔ کفن ہوے تن اعدا پہ جامہ سالوس
سوار خاک پہ گھوڑے گرے سوارون پر ۔۔۔ ہوا معاملہ جنگ اشقیا معکوس
مگر چہ لاکھ کہان اور کہان بہتر تن ۔۔۔ دلون مین شوق شہادت قضا سے بھی مانوس
کھلا ہے کیا در افسوس فتح کے منہ پر ۔۔۔ نہونے پائی جو اوس روز بھیڑ مین پابوس
خیال سبط نبی بھی کیا نہ امت نے ۔۔۔ سمجھ کہان کہ ستارے تھے بخت کے منحوس
غضب کیا کہ بھری ایسے خون پاک سے ہاتھ ۔۔۔ کہ جسکے ملتے ہین جن و ملک کف افسوس
کمال ضعف سے زخمی کا جھک گیا یہ سر ۔۔۔ کہ تکیہ گاہ ہوا زین اسپ کا قربوس
گرے زمین پہ حضرت کہ دہی خاک پہ عرش ۔۔۔ بدن پہ زخم کی کثرت لہو مین تر ملبوس
پھر وہ لیے لاشہ اقدس پہ سایہ افگن تھے ۔۔۔ ہما و بلبل و کبک و کبوتر و طاؤس
پھر اوسکے بعد لٹے خیمہ امام غریب ۔۔۔ اخس ناس نہ سمجھے رسول کا ناموس
تمام گھر کو سپاہ عدو نے لوٹ لیا ۔۔۔ چھٹے نہ پیرہن لونہ جامۂ مدروس
کسی نے بیوہ قاسم پہ بھی نہ رحم کیا ۔۔۔ ردا کو لیکے کیا اوسکو شمع بے فانوس
وہ لعین کا زیور و زر لوٹ کر یہ کہتے تھے ۔۔۔ کہ آج ہاتھ لگا ہے ہمین یہ گنج عروس
خدا بہشت کرے جنکے واسطے پیدا ۔۔۔ غضب ہے خانہ زندان مین ہون وہی محبوس

جو باٹین اپنے محبون کو میوہ جنت
اونھین کو حیف سے ملے آب گرم و نان ہبوس

غرض کہ خاک اوڑائی زمین نے ماتم مین
فلک ہوا ہمہ تن داغ صورت طاؤس

جو اہل دین ہین کوئی اونکی قدر گھٹتی ہے
ورق اوُ لٹنے سے ہوتا نہین ہی خط معکوس

امیر خالق عالم سے اب یہ مانگ دعا
کہ بہر شاہ نجف شاہ کربلا شہ طوس

رواج دین محمد ہو اہل دین رہین شاد
رہائی پائین جو زندان غم مین ہین محبوس

## قصیدہ در نعت

لائی ہی کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول
دکھلا رہے ہین باغ جنان کی بہار پھول

کتنے ہین سرخ و سبز تو کتنے سپید و زرد
ہر رنگ مین ہین صنعت پروردگار پھول

انجم سے ہین چمک مین سوا کچھ عجب نہین
پھینکین سپہر پر نگہ افتخار پھول

پائے جو ادن انپہ کرے زرگر فلک
سیم و طلای شمس و قمر کے نثار پھول

آراستہ چمن مین ہے کیا لشکر بہار
کتنے پیادہ آتے ہین کتنے سوار پھول

بخشی خدا نے جوش صفا سے وہ زرق برق
ایک ایک ملک حسن مین ہے تاجدار پھول

سیمین تنان چرخ جو چاہین معاوضہ
بدلین کبھی نہ پیرہن زرنگار پھول

وہ نشہ سرور کہ جمشید وقت ہین
شبنم کو جانتے ہین مے خوشگوار پھول

توڑی سے زر کے کم نہین ہر گلبن چمن
اوسمین درم ہزار تو اسمین ہزار پھول

نیرنگ حسن و عشق سی خالی نہین ہی باغ
مجنون ہے بید لیلی محمل سوار پھول

صیاد کی طرح جو بنا ہے رگونکا جال
کھیلینگے عندلیب کا شاید شکار پھول

قدرت خدا کی ہون ہمہ تن گوش اسپہ ہون
ناواقف صدا سے فغان ہزار پھول

چھوڑین شگوفے آپ ہی بلبل کی سامنی
پھر آپ ہی ہنسی سے ہون بے اختیار پھول

عالم کو کر لیا ہے احاطہ بہار نے
پھیلے ہین کاشمیر سے تا سبزوار پھول

کثرت ہے اسقدر کہ سبھی باغبان ہوا
دیتا ہے مفت اہل تماشا کو بار پھول

ہر گھر مین ہر مکان مین صحرا مین کوہ مین
لیجاتی ہے اوڑا کے نسیم بہار پھول

گلیو نمین کوچے کوچے مین پھولا مکا ہی فرش
اسدرجہ بچھ گئے ہین سر رہگذار پھول

بلبل ہو مردہ کنج قفس مین کہ دام مین
جز باغ ہون نہ اور کہین زینہار پھول

مِس کے خریدے کو جو مالک کوئی کہے
لے آئین سول مردم خدمتگذار پھول

آیا ہے خوب ہاتھ بہانہ بہار کا
بے خوف پی رہا ہے ہر اک بادہ خوار پھول

گلشن ہر ایک خانۂ قصاب بن گیا
ہر شاخ گاؤ میش مین پھولے ہزار پھول

پہونچے جو باغ مین نظر آئی عجیب سیر
یعنے ہین ہر طرف ہمہ تن انتظار پھول

جتنے درخت ہین وہ جمائی ہوی ہین صف
باندھے ہوی کھڑے ہین روش پر قطار پھول

پوچھی جو مین نے وجہ تو کہنے لگی نسیم
اوسکا ہے انتظار ہین جسپر نثار پھول

وہ لالہ رو کہ جسے زمانے کی ہے بہار
جسکے عرق سے ایسے ہوئے عطر بار پھول

دیکھا نہین ہے بسکہ کئی دنسے روی پاک
بلبل کی طرح باغ مین ہین بیقرار پھول

نزدیک ہے کہ درد جدائی سے ہوکی تنگ
پھاڑین قبا لباس کرین تار تار پھول

آئے نظر جو چہرۂ مولا تو عید ہو
پھولون سے صحن باغ مین ہون ہمکنار پھول

آیا ہے ۔۔ ر مطلع رنگین خیال مین
جس پر ہزار جان سے قربان ہزار پھول

## مطلع ثانی

اوس آفتاب رخ سے اگر ہون دوچار پھول
حربا ہون رنگ بدلین ابھی بار بار پھول

دامن مین ہین لیے ہوئے بہر نثار شاہ
شبنم سے سیکڑون گہر آبدار پھول

صیقلگر چمن ہو جو اوسکی ہوا ہی لطف
پھر بلبلون سے دلین نہ رکھین غبار پھول

اللہ ری لطافت تن جس سے مانگ کر
پہنے ہوی ہین پیرہن مستعار پھول

پہونچے جو کان تک خبر منع میکشی
شبنم کی سے بھی پھر نہ کرین زہر مار پھول

چھائی جو رعب شہ تو یہ ہوا مثل خار خشک — بنجائیں نشتر رگ ابر بہار پھول
دستار پر اگر وہ گل کفش طرہ ہو — خورشید آسمان پہ کرین افتخار پھول
دولت ملی یہ اوسکی بدولت کہ باغ مین — رکھتے ہین تن مین پیرہن زرنگار پھول
اللہ نے دیا ہے یہ اوسکو جمال پاک — سنبل فدا ہے زلف پہ رخ پر نثار پھول
اللہ کیا دہن ہے کہ باتین ہین معجزہ — ہوتے ہین ایک غنچے سے پیدا ہزار پھول
یکتا ہین اوسکے خلعت خوبی کے چار قب — طرہ ہین بلکہ ہشت چمن پر یہ چار پھول
وہ چہرہ وہ دہن کہ فدا جن پہ کیجیے — نشتر ہزار غنچے بہ نشتر ہزار پھول
فردوس مین کیا شب معراج جب گذر — لایا لگا کے ڈالی مین رضوان ہار پھول
یارون نے اوسکی بو سے معطر کیے مشام — رخصت کے وقت پائے تھے جو عطر بار پھول
امت کا بوجھ پشت پر اپنی اوٹھا لیا — طاقت کی بات تھی کہ ہوا کوہسار پھول
یہ فیض تھا اوسی کا کہ حق خلیل مین — اخگر ہوئے تمام دم اضطرار پھول
ادنا یہ معجزہ تھا کہ اک چوب خشک مین — پتے لگے ہزار پھل آئے ہزار پھول
اللہ رے رعب کچھ نہ ابوجہل کی چلی — کافر کے ہاتھ پاؤن گئے تمشک وار پھول
ہے دشمنون کے حق مین چمن زار خارزار — کھٹکین نہ کیون نگاہ مین مانند خار پھول
رنگ بہار اونکو جلائے برنگ نار — تاثیر مین ہون اختر دنبالہ دار پھول
بھاگین چمن سے صورت ابلیس بد نصیب — مثل شہاب چھوٹ کے پھینکین انار پھول
پاتے ہین خون مین ڈوب کے دشمن لباس سرخ — زخمون کے بانٹتی ہے وہ شمشیر یار پھول
یاشاہ دین ہین تیری عنایت سے فیض یاب — جتنے ہین رونق چمن روزگار پھول
امت پہ وقف باغ شفاعت ہے آپ کا — مجکو بھی اس چمن سے عنایت ہون چار پھول
وقت دعا ہے ہاتھ دعا کو اوٹھا امیر — جبتک کھلین چمن مین سر شاخسار پھول
غنچے کی طرح آپ کے دشمن گرفتہ دل — خندان ہون دوست جیسے کہ روز بہار پھول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## ردیف الف

مژدہ ای امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا
انتخاب صنع عالم آفرین پیدا ہوا

نور جسکا قبل خلقت تھا ہوا اوسکا ظہور
رحمت آئی رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

کان رحمت سے ہوا یاقوت رمانیکا ظہور
قلزم توحید سے دُرِ ثمین پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائینگے علانیہ ملک
مہبط قرآن و جبرئیل امین پیدا ہوا

اب زمین و آسمان مین ہوگی رونق دین کی
باعث ایجاد افلاک و زمین پیدا ہوا

اب گنہگاران امت کی ہوئی شکل نجات
دافع عصیان شفیع المذنبین پیدا ہوا

اب کہان آفاق مین تاریکیِ کفر و ضلال
نور حق خورشید رب العالمین پیدا ہوا

پیشواے انبیا و مقتدای اولیا
رہنمای اولین و آخرین پیدا ہوا

یاور ایوبؑ یونسؑ ہمدم یعقوبؑ و نوحؑ
دستگیر عیسیٰ گردون نشین پیدا ہوا

رائج حکم شریعت دافع آئین کفر
قبلۂ ایمان رئیس المسلمین پیدا ہوا

مصقل آئینۂ دلہاے ارباب صفا
نور بخش چشم ارباب الیقین پیدا ہوا

جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن
مرد میدان صاحب فتح مبین پیدا ہوا

خسرو تیغ ازما و اشجع میدان رزم — لشکر آرا صاحب تاج و نگین پیدا ہوا
چاہیے تعظیم کو اوٹھیں جو ہیں محفل نشین — نائب خاص خدا اے ماو طین پیدا ہوا

ہالہ آسا کیون ہمارا دل نہ قربان ہو امیر
ہے جو محبوب خدا وہ مہ جبین پیدا ہوا

کیا محمدؐ نے شرف حق کی بدولت پایا — شافع حشر ہوے تاج شفاعت پایا
میہمان جب شب معراج ہوی دعوت مین — چشمہ کوثر کا ملا روضہ جنت پایا
جسکے سائے کے تلے ہونگے نبی ہین جلتے — لطف حق سے وہ علم روز قیامت پایا
اور کا ذکر تو اس عالم ایجاد مین کیا — انبیا نے بھی شرف انکی بدولت پایا
داغ سینے مین جو حضرت کی محبت کا پڑا — ہم یہ سمجھے کہ چراغ شب تربت پایا
خواب مین گیسوئے حضرت نظر آیا جس رات — سر پہ ہنگام سحر سایۂ رحمت پایا
عمر بھر دھیان جو اوسکی لب شیرین کا رہا — نزع کے وقت بھی ہمنے وہی شربت پایا
روضۂ پاک کی بدلی گئی پوشش جس سال — ق — حصہ سب زائرون نے حسب لیاقت پایا
کوئی ٹکڑا جو ہمین ہاتھ لگا سمجھے ہم — بخت یاور ہوئے سرکار سے خلعت پایا
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضائے کلیم — جو ملا جسکو اسی گھر کی بدولت پایا

نعت مولا مین کہے شعر نئے تو نے امیر
واہ کیا صل علےٰ حسن طبیعت پایا

بالائے آسمان کہ سر لامکان نہ تھا — احمدؐ کے حسن پاک کا جلوہ کہان نہ تھا
پڑتی دل عدو پہ نہ کیونکر سنان رشک — اس نوک کا حجاز مین کوئی جوان نہ تھا
معراج کے سفر مین ملایک تھی راست جب — افسوس مین غبار پس کاروان تھا
تھا لامکان وہ طور نہ تھا حضرت کلیم — انسان کیا ملک کا بھی کوسون نشان نہ تھا
ڈر تھا نہ روز عرض دلا دل کرے کمی — کچھ اور اضطراب دم امتحان نہ تھا

جلد ہی تھی کیا کہ خوان شفاعت تھا میرے ہاتھ
فارغ ہر ایک غم سے رہے ساکن حجاز

گھر کا غلام تھا مین کوئی میہمان نہ تھا
کیا اس زمین کا تختہ نہ آسمان نہ تھا

اچھا ہوا کہ الفت حضرت مین جان دی
ان داموں ای امیر یہ سوداگران نہ تھا

مومن کو عشق سرور عالی صفات کا
جز مصطفےٰ کہ آئینۂ ذات حق تھے آپ
ہوتا جو ابر فیض نہ حضرت کا آبیار
حضرت کی ذات ہے سبب رونق جہان
آوازہ دین حق کا کیا کسقدر بلند
حضرت کے لطف خاص نے کی اونکی رہبری
شیرین ہے محبت حضرت ہے کسقدر
شمہ جو مدحت شہ امی لقب کرے
میخانۂ ولا ہے رخ و زلف شاہ مین
کی لامکان مین حق نے تو حضرت سے گفتگو

طوفان حشر مین ہے سفینہ نجات کا
بندہ کہان ہے کوئی خدا کی صفات کا
کھلتا کسی طرح نہ چمن کائنات کا
دولھا سے دم سے لطف ہے ساری برات کا
سر بت شکن نے توڑ کے لات و منات کا
چشمہ ملا جو خضر کو آب حیات کا
شیشہ ہے اس شراب کا کوزہ نبات کا
ایسی زبان قلم کی نہ ہو منہ دوات کا
وہ مست ہون کہ ہوش ہے دن کا نہ رات کا
جب تک نہ ہمزبان ہو مزہ کیا ہے بات کا

پیاسے ہوے جو قتل شہ کربلا امیر
خجلت سے آب آب ہے دریا فرات کا

حکمران جو ہے وہ ہے تابع فرمان اونکا
سیر ہے نعمت کونین سے مہمان اونکا
لے چلے بخشش امت کا خدا سے اقرار
سرنگون پیش گریبان ہے یہ چوگان فلک
فخر سمجھین جو لگے ہاتھ عصا بردار ی

کون آزاد نہیں بندۂ احسان اونکا
یارب آباد رہے خانۂ احسان اونکا
عرصۂ حشر ہے مارا ہوا میدان اونکا
گوے سبقت ہے عجب گوے گریبان اونکا
مرتبہ جانتے ہین موسیٰ عمران اونکا

کسطرح گر کے کنوین مین نکل آتے یوسف ہاتھہ آتا نہ اگر گوشۂ دامان اونکا
کبھی اک حرف کا ہو گا نہ فصیحو نسے جواب طرفہ اعجاز نمایان ہے یہ قرآن اونکا
خلد مین مجرم الفت بھی پہونچ جاینگے تھام کر سلسلۂ گیسوے پیچان اونکا
حورین خدمت کو کنیزین ہین تو غلمان ہین غلام کوثر اونکا ہے بہشت اونکا ہی رضوان اونکا
کسکی طاقت ہی کہ مدحت مین زبان کھول سکی جب خدا آپ ہو قرآن مین ثناخوان اونکا

بادشاہون کو کیا فقر مین مغلوب امیر
وجہ یہ ہے کہ خدا خود تھا نگہبان اونکا

ساجد وہ ہین اللہ ثناخوان ہے ہمارا ابروے نبی قبلۂ ایمان ہے ہمارا
وہ مور ہین ہر چند کہ ہین مور سے بھی کمتر سر تاج سلیمان کا سلیمان ہی ہمارا
ذرے ہین مگر ذرۂ خورشید نبوت کیا کوکب اقبال درخشان ہے ہمارا
بلبل وہ ہین رکھتے ہین شرف روح قدس کا جنت جسے کہتے ہین گلستان ہے ہمارا
دیوانے ہین اوس گل کے جو ہی مالک جنت فردوس کا در چاک گریبان ہے ہمارا
پروانے ہین اوس شمع کے جو نور خدا ہے جشن شب معراج شبستان ہی ہمارا
حضرت کی شفاعت سی گناہونکا نہین خوف جو کام ہے دشوار وہ آسان ہی ہمارا
معدوم کرینگی نظر لطف کی کر اک اک حرف غلط نامۂ عصیان ہے ہمارا

بخشا ہے امیر آپ کے اوصاف نے رتبہ
مقبول زمانے مین جو دیوان ہے ہمارا

آستان شہ لولاک پہ ہے سر اپنا واہ کیا اوج پہ ہے نجم مقدر اپنا
قسمت اپنی سے ہے رسا بخت ہی یاور اپنا فخر ہے سارے رسولونکا پیمبر اپنا
خوف عصیان ہے کسے وحشت محشر کیا ہی ہے جو محبوب خدا شافع محشر اپنا
ہین وہ تصویر کہ ہے الفت حضرت رگ تن تیغ وہ ہین کہ ولا شہ کی ہے جوہر اپنا

سامنے چشم تصور کے ہے وہ چہرۂ صاف — آئینہ ہمکو دکھائے وہ سکندر اپنا
میکدۂ عشق مئے الفت حضرت ہی بہشت — یہی شیشہ ہے یہی خُم یہی ساغر اپنا
عاشقوں کے جو کیے نام قلم نے مرقوم — نام صد شکر کہ لکھا سر دفتر اپنا
نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو — یہی جوشن ہے وغا میں یہی مغفر اپنا
دولت الفت حضرت ہے ہماری دولت — گنج زر ہے یہی مانند ابوذر اپنا
ق ٹھہرائی موت کہ حضرت نے بلایا ہے ہمیں — پہونچیں یثرب میں تو وعدہ ہو برابر اپنا
شوق یثرب ہی یہانتک کہیں لگتا نہیں جی — ملک بیگانہ نظر آتا ہے کشور اپنا
دہن مار سے کم روزن دیوار نہیں — کاٹنے کھاتا ہے شب و روز مجھے گھر اپنا
پیاس کا غم رہ یثرب میں اوٹھایا ہی بہت — خیمہ جنت میں گڑیگا لب کوثر اپنا
داغ دل میں ہے جو حضرت کی ولا کا روشن — ہے یہی ماہ یہی مہر منور اپنا

یہ بھی حضرت کی محبت کا تصرف ہی امیر
غرق دریا ہوئے دامن نہ ہوا تر اپنا

بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا — فلک جسکے در دولت پہ نقارہ ہی نوبت کا
اسی پردے میں حسرت گرد پھرنے کی نکلجاتی — کہ میری خاک سے بنتا حظیرہ تیری تربت کا
دکھاتا ہی تماشا لخت دل گریہ یاد عارض میں — مژہ سے گرتے گرتے پھول بنجاتا ہے جنت کا
تڑپتی ہے جو بجلی جلوہ گاہ طور میں اب تک — کبھی سیر تو وہان کیا پڑ گیا تھا تیری طلعت کا
ہر کسے محروم زخم عشق سے اس نیم بسمل کو — ادھر بھی اک نظر صدقہ شہیدان محبت کا
مشبک کیوں یہ کہتی ہیں ترا انجام کیا ہوگا — ادھر ہے جوش عصیان کا ادھر ہی جوش رحمت کا
تری تیغ ادا پر اس ادا سے جان دیتا ہی — قضا منہ دیکھنے لگتی ہی مشتاق شہادت کا
کہیگی حشر میں زلف مسلسل آپ کی بڑھ کر — کہ میں ہوں سلسلہ عفو سیہ کاران امت کا
کوئی جائیگا جنت کو کوئی جائیگا دوزخ کو — مدینے کی طرف دوڑیگا کشتہ تیری حسرت کا

ترے جلوے کی حسرت رہگئی مشتاق کو تیری
نقاب اوٹھی تو پردہ پڑ گیا آنکھوں پہ حیرت کا

امیر بے نوا کیا غم اگر تیرا نہین کوئی
بھروسا بیکسی مین ہے تجھے اوسکی حمایت کا

خلف وہ ہے کہ جو نام روشن جد امجد کا
الف احمد کا میم احمد کا دال آدم مین احمد کا

کھنچا ایسا پری نقشہ سراپاے محمد کا
کہ نقاش ازل نے آپ سایہ رکھ لیا قد کا

تبسم کیجیے غش آئے دانتون کی تجلی سے
یہی ہے درۃ التعزیر جرم شوق بیحد کا

ہوا یہ محو حسن پاک اے محبوب یزدانی
کہ تجھ پر مٹ گیا روز ازل سایہ ترے قد کا

اوتر کر عرش سے لیتے ہین بوسے رات دن قدسی
دبایا سنگ در نے تیرے پہلو سنگ اسود کا

پھرین جب تپلیان آنکھونکی یہ شوق زیارت ہے
کہ پھر جائے نظر مین گرد پھرنا تیری مرقد کا

نہین ہے وجہ حسن یوسفی کی دھوم عالم مین
کہ سایہ چھپ کے اوس پردے مین آیا تھا محمد کا

شب معراج حورون نے بچھائین اسقدر آنکھین
کہ سبزہ نرگستان ہوگیا چرخ زبرجد کا

جوانان چمن باہر ہوے جاتے ہین جامے سے
اوڑایا بوئے گل نے رنگ شاید تیری آمد کا

الٰہی کیجیے شوق زیارت جب مدینے کو
خضر ہو جائے بڑھکر ولولہ عشق محمد کا

مدینے مین نہ کیونکر لہلہائے سبزہ جنت
خضر چھڑکاؤ کرتے پھرتے ہین آب مرد کا

ہجوم خلق اتنا ہے سبب ہے مین بنا لونگا
قیامت نے بھی کچھ پرواز اوڑایا ہے ترے قد کا

سیہ کاران امت کی سرون پر ہوگیا سایہ
گیا محشر مین سودائی جو گیسوے محمد کا

امیر اوس وضع مین ہونچون تو استغنا ہی اوسمین ہون
جو یہ مقصد روا ہو قصد ہے کہ ترک مقصد کا

مین طفلی سے ہون عاشق ابروے محمد احمد کا
کمان حسن کا ناوک الف ہے میری ابجد کا

تمنا ہے کہ اک اک بال کی سو سو بلائین لے
دل صد چاک شانہ بن گئے گیسوے محمد کا ۵

ترے روضے مین جو نیچے سے نیچا جھاڑ لٹکا ہے
فلک اوس جھاڑ مین ہی اک آویزہ زمرد کا

مدد ہے مین الٰہی زیر تیغ ناز دم نکلے
نگاہ چشم ہر بسمل اشارہ مین سکھاتی ہے
در فردوس پر محشر مین رضوان یون پکاریگا
قدم سی کیا ہی تیز آئی سواری جانب امکان
کوئی دم تیری تیغ ناز کے نیچے ٹھہر جانا
سیہ کاران امت اور سب کڑیان اوٹھالینگے
مزاج اوس سنگ در کا شان محبوبی سی برہم ہے
اوٹھا دے آنکھ سے پردہ دوئی کا حسن یکتائی
سپر ہوتا سیہ کارون کی حق مین مہر محشر سی

شہید جلوہ گاہ حسن کر صدقہ محمد کا
طواف آنکھو نسو کرنا مہرتے دم تک تیری مرقد کا
بڑھی جس جس کی دلمین داغ ہو عشق محمد کا
نہ پہونچا ساتھ آخر رہ گیا سایہ وہین قد کا
شہید شوق کو سامان ہے عیش مخلد کا
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوے محمد کا
کبھی کیا مین نے بوسہ لی لیا تھا سنگ اسود کا
جدھر دیکھون نظر آئے سبھے جلوہ محمد کا
اوٹھا رکھا گیا محشر پہ سایا آپ کے قد کا

امیر بے نشان کا نقش جب مٹ جائے یارب
زبان پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمد کا

سورۂ والشمس وصف روے فخر انبیا
قبلۂ ایمان ہے میرا روے فخر انبیا
پنجہ پر زور مین تھی طاقت دست خدا
دید یعقوب روشن ہو گئی اس وجہ سی
کیون نہ مقبول درگاہ خدا میری نماز
کیا حقیقت میری دل کی طائر سدرہ بھی ہے
دونون عالم کی ہے آبادی فقط اس وجہ سی

آیۂ واللیل ہے گیسوے فخر انبیا
ہون اسیر حلقہ گیسوے فخر انبیا
قدرت حق قوت بازوے فخر انبیا
جامۂ یوسف مین پائی بوے فخر انبیا
سامنے ہے کعبہ ابروے فخر انبیا
قمری سرو قد دلجوے فخر انبیا
ہین یہ زیر سایۂ گیسوے فخر انبیا

آیۂ اناّ فتحنا ہے جو قرآن مین امیر
ہے ظفر تکیہ سینے پہلوے فخر انبیا

دل سے لیتا ہون نام احمد کا
ورد ہے صبح و شام احمد کا

قاب قوسین جسکو کہتے ہین +
ہے وہ ادنے مقام احمدؐ کا

مُردے ہوتے تھے زندہ باتون مین
معجزہ تھا کلام احمدؐ کا

کرلیا قبضہ حوض کوثر پر
پی لیا جسنے جام احمدؐ کا

جس جگہہ عام خاص ہوتے ہین
ہے وہ دربار عام احمدؐ کا

زندہ جب تک رہے خدا سے رہا
روز نامہ پیام احمدؐ کا

خاک یثرب ہے مرتبے مین حرم
واہ رے احترام احمدؐ کا

وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلال
ہے جو دل سے غلام احمدؐ کا

خوف محشر امیر کیا مجکو
ہے وہان اہتمام احمدؐ کا

آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفیٰ
گوش آشنائے لذت گفتار مصطفیٰ

ہے مہر پرتو گل گلزار مصطفیٰ
ماہ دو ہفتہ لالۂ کہسار مصطفیٰ

کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفیٰ
خود صانع ازل ہے خریدار مصطفیٰ

مژگان کا شانہ لیکے چلو حور خلد سے
آئے نظر جو گیسوے خمدار مصطفیٰ

کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا
کیا گرم ہے مدینے مین دربار مصطفیٰ

گھٹتی نہین ہزار گھٹاتے ہین اہل کفر
ہر روز بڑھتی جاتی ہے سرکار مصطفیٰ

کیا کیا دکھائے جوہر مردی جہاد مین
نصرت فدائے جرأت انصار مصطفیٰ

دیکھی تھی طور پر جو تجلی کلیمؑ نے
وہ بھی تھا ایک پرتو رخسار مصطفیٰ

زائر ہوا جو آپ کا وہ جنتی ہوا
جنت ہے زیر سایۂ دیوار مصطفیٰ

حاصل ہے خوان نعمت دین کا اسے مزہ
جو لذت آشنا ہے نمکخوار مصطفیٰ

کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون اے امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفیٰ

یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفیٰ

حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صلِ علیٰ — زبانِ غیب سے آئی ندا کہ صلِ علیٰ
کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن — ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صلِ علیٰ
رہیگی نام کو باقی نہ اب سیاہی کفر — چمک رہا ہے وہ بدر الدجیٰ کہ صلِ علیٰ
درود پڑھتے تھے قدسی جو دیکھتے تھے وہ رخ — لب آپ کے تھے وہ معجز نما کہ صلِ علیٰ
جبین وہ لوح کہ جسمین نقوش رحمت حق — جمال پاک وہ نور خدا کہ صلِ علیٰ
دہن وہ چشمۂ شیرین اگر نظر آئے — کہے یہ چشمۂ آب بقا کہ صلِ علیٰ
عجب کریم عجب برگزیدۂ عالم — عجیب خضر عجب رہنما کہ صلِ علیٰ
لگائے آنکھونمین جو حال غیب آئی نظر — وہ سرمہ آپ کی تھی خاک پا کہ صلِ علیٰ
پڑے جو ضرب تو جوزا صفت فلک ہو دونیم — وہ دست باز وہی تیغ آزما کہ صلِ علیٰ
زباں سے لب سے جو نکلا کیا خدا نے قبول — وہ مستجاب تھی اونکی دعا کہ صلِ علیٰ
شگفتہ کیون نہ رہین زائرونکی غنچۂ دل — مدینے کی ہے وہ آب و ہوا کہ صلِ علیٰ
یہی کہے کوئی رضوان سے بھی اگر پوچھے — وہ روضہ ہے چمن دلکشا کہ صلِ علیٰ

ورق جنان قلم اپنا ہے غیرت طوبیٰ
لکھی امیر وہ مدح خوشنا کہ صلِ علیٰ

ابتدا و انتہا سے مصطفےٰ — جانتا ہے بس خدائے مصطفےٰ
خاک پا اوسکی ہے جنت کا عبیر — دل سے ہے جو خاکپائے مصطفےٰ
ہشت جنت شش جہت ہفت آسمان — سب ہوئے پیدا برائے مصطفےٰ
ماسوائے حق جو ہین فانی ہین سب — حق کہان سب ہے ماسوائے مصطفےٰ
لامکانمین ہمنشین حق ہوئے — کسقدر برتر ہے جائے مصطفےٰ
مصطفےٰ ہین خلق کے حاجت روا — ہے خدا حاجت روائے مصطفےٰ
اولیا سارے ہے قفائے انبیا — انبیا ہین سب قفائے مصطفےٰ

حشر مین گھیرے تھے کیا مجکو گناہ — چلدیے جبوقت آئے مصطفےٰ
فقر سے شاہی سے کچھ مطلب نہین — مین ہون راضی جو رضائے مصطفےٰ
مشکلین کیا نزع کی آسان ہوئین — وقت پر تشریف لائے مصطفےٰ
طور کا جلوہ تھا جلوہ آپ کا — لنترانی تھی صدائے مصطفےٰ
جانِ حضرت جان تن حضرت کا تن — دست و پا ہین دست و پائے مصطفےٰ
اولیا و انبیا محشر کے دن — سب کرینگے اقتدائے مصطفےٰ

ہے عجب کشور مرے دل کا امیر
جس مین والی ہے ولائے مصطفےٰ

حشر کے دن رتبہ والائے سرور دیکھنا — زیر پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا
زیر منبر انبیا و اولیا و اتقیا — جلوہ فرما ہونگے وہ بالائے منبر دیکھنا
وہ علم جسکا پھریرا عرش پر سایہ فگن — مجتمع زیر علم لشکر کے لشکر دیکھنا
امتین جتنی ہین سب کو بخشوائینگے نبیؐ — ملتجی ہونگے انھین سے سب پیمبر دیکھنا
جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار — موج زن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا
گنجیان بھیجیگا انکو نار و جنت کی خدا — انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا
جب صف فوج ملایک کی طرف دیکھینگے آپ — دست تسلیم اونکے اوٹھینگے برابر دیکھنا
پھر زیب آئینۂ برق تجلی روبرو — دست قدرت شانۂ زلف معنبر دیکھنا
لب کھلینگے جسگھڑی بہر شفاعت آپ کی — ساتھ ہی ہونگے کشادہ خلد کے در دیکھنا
نامۂ اعمالِ امت سادہ ہوجائینگے سب — ابر رحمت روز محشر ہوگا سر پر دیکھنا
آپ کی مرضی سے ہوگا سارے عالم کا حساب — آپ کے قبضے مین ہوگا سارا دفتر دیکھنا
دشمنونکی ہے خرابی دوستونکی ہے نجات — خاتمہ اسپر شرف اللہ اکبر دیکھنا
حضرت روح الامین حاضر ہوگا جب اوسدن امیر — چشم رحمت سے اسے ای گل سگے داور دیکھنا

حال کرتے تھے بیان وہ شاہ دانا غیب کا
قبضۂ قدرت مین تھا اونکے خزانا غیب کا

راہ یون کرتے تھے وہ حضرت شب معراج طے
ہر قدم پیش نظر تھا آستانا غیب کا

واہ کیا نور مجسم تھا وہ اندام لطیف
بازوی قدرت سے تھا پیوند شانا غیب کا

نور حضرت سے کیا گلزار ہستی مین ظہور
بنگیا کیا نخل ہو کر سبز دانا غیب کا

شاعری سے کسب کی کیا معرفت ہمنی امیر
سوجھتا ہے ہمکو مضمون عارفانا غیب کا

قطرہ کے منہ سے نام جو اونکا نکل گیا
بادل سے گرکے روے ہوا ابر سنبھل گیا

لکھا جو وصف گیسوے پیچان مصطفےٰ
کچھ مغفرت مین بل جو رہا تھا نکل گیا

حضرت نے جسکے حق مین کہا جو وہی ہوا
کیا اختیار تھا کہ مقدر بدل گیا

چمکا جمال پاک کا جلوہ جو مثل برق
خرمن گناہ امت عاصی کا جل گیا

کیسی بلا جو نام لیا مین نے آپ کا
آیا پہاڑ بھی مرے آگے تو ٹل گیا

بے آب چاہ حکم نبی سے ہوا پر آب
ایسا درخت خشک نے پایا تو پھل گیا

قائل ہو نہین تو اپنی طبیعت کا اے امیر
مضمون نعت مین بھی نہ لطف غزل گیا

## ردیف بای موحدہ

گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراج کی شب
کہ خدا آپ خریدار تھا معراج کی شب

جتنے انجم تھے شگفتہ تھے گل تر کی طرح
آسمان غیرت گلزار تھا معراج کی شب

فیض سے آپ کے رتبہ یہ زمین کا تھا بلند
عرش دیوار بدیوار تھا معراج کی شب

وہ سرافراز کہ کہتے ہین جسے روح قدس
آپ کا غاشیہ بردار تھا معراج کی شب

وہ اوٹھی گرد وہ حضرت کی سواری آئی
غل فرشتو نمین یہ ہر بار تھا معراج کی شب

انبیا شاد فرشتو نکو خوشی حورین مست
غم مین ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب

عید اس بات کی تھی سبکو کہ پورا وہ ہوا
حق سے جو وعدۂ دیدار تھا معراج کی شب

شمع ایمان کی ضیا فرش سے تھی تا سر عرش
بجنت اسلام کا بیدار تھا معراج کی شب

شام ہی سے تھے کشادہ درِ کاشانۂ قرب
ہر طرف پردۂ اسرار تھا معراج کی شب

جو کہا آپ نے اللہ نے منظور کیا
مہربان ایزد غفار تھا معراج کی شب

پاک تھی رنگ دورنگی سے وہ خلوتگہ خاص
وہی شیشہ وہی میخوار تھا معراج کی شب

شمع و پرتو مین ذرا بھی نہ رہا فرق امیر
واہ کیا نور کا دربار تھا معراج کی شب

خلق جب ملکِ عرب مین ہوئے سلطان عرب
ہفت کشور نہ ہون کیون تابع فرمان عرب

آپ کے فیض قدم سے یہ بڑھی شان عرب
ہو گیا سارا عجم ذرۂ میدان عرب

عادل اوس شاہ سا پیدا نہوا تھا جبتک
کبھی شاہین سے واقف تھی نہ میزان عرب

غارت فوج ضلالت سے ہوا وہ محفوظ
حفظ حضرت کا ہوا جبسے نگہبان عرب

واہ کیا آپ کی عالی نسبی کا ندکور
ہفت کشور کی عرب جان ہی یہ جان عرب

کیسے شمشیر شجاعت کی دکھائے جوہر
سرنگون ہوگئے جتنے تھے شجاعان عرب

ایک کی چل نہ سکی مان گئے سب لوہا
پہلوانان عجم ہون کہ دلیران عرب

فیض حضرت سے یہ بوئی گل ایمان پھیلی
اور سے اور ہوا رنگ گلستان عرب

رہی برگشتہ اس احسان پہ جو حضرت سے امیر
کیسے بدبخت تھے وہ مردم نادان عرب

## ردیف تای فوقانی

کیا سناتے ہین یہ واعظ ہمین جنت جنت
اپنے نزدیک تو ہے روضۂ حضرت جنت

ہون گنہگار بہت پر ہے یہ امید مجھے
ہاتھ آجائیگی حضرت کی بدولت جنت

روضۂ پاک کی تعریف کیا کرتے ہین
دیگا اللہ ہمین روز قیامت جنت

حورین فردوس سے ہمراہ ملائک آئین
فیض حضرت سے ہوا گوشۂ تربت جنت

عشق کامل ہے جنھین آپ سے ہے اونکی لیے
آپ کا ہجر جحیم آپ کی وصلت جنت

دولت قرب خدا چاہتے ہین پیرو شاہ
زاہد عیش طلب کو ہے غنیمت جنت

زائر شاہ جو ہو قرب خدا حاصل ہو
یہ وہ طاعت ہے کہ جسکی نہین اجرت جنت

خواب مین صورت حضرت جو نظر آ جائے
کیون نہو جائے مرا بستر راحت جنت

ہے وہ مجرم مجھے مجرم جو سمجھتا ہے امیر
ہون وہ مجرم کہ مری رکھتی ہی حسرت جنت

چل مدینے وقت تو نے ہند مین کھویا بہت
رات اب تھوڑی ہی چونک ای بیخبر سویا بہت

روضۂ اقدس جو آیا خواب مین مجکو نظر
ملکے آنکھین چادر تربت سے مین رویا بہت

سب سے کہتا تھا یہی اگر مدینے مین اویس
کچھ مزہ ہو عشق کا انسان کو کم ہویا بہت

ہے وہی ابتک سیاہی شامت اعمال کی
آنسوؤن نے میری آنکھون نے اسی دھویا بہت

غفلت اندک بھی ادھر سے آدمی کو موت ہی
ایکدم بھی تو جو سویا جان نے سویا بہت

ایک مین کیا کتنی تجکو ڈھونڈھکر تھک گئی
تو ہی محبوب دو عالم ہین تری جویا بہت

چرخ نیلے فام کے گشتے تو لاکھون ہین مگر
زہر میری حق مین اس کمبخت نے بویا بہت

دور برسون روضۂ پر نور سے رکھا مجھے
وقت میرا اسنے ہندستان مین کھویا بہت

جاگتے سوتے ادھر کی لو ہی ہو لگو لگی
پھر نہین پروا ہے تو جاگا جو کم سویا بہت

کچھ نہ حاصل مزرع امید سے مجکو ہوا
عمر بھر اس کھیت کو جوتا بہت بویا بہت

کم ہین میری شعر پر ہین نعت مین اکثر امیر
یہ سبب ہے جو مجھے کہتے ہین سب گویا بہت

## ردیف ثای مثلثہ

جز تری کس سے کہے مسکین یہ امت الغیاث
الغیاث ای شافع روز قیامت الغیاث

صدمۂ درد جدائی سے بہت ہوں بیقرار
اب نہیں باقی ہے میری دل مین طاقت الغیاث

ٹھوکرین پست و بلند دہر مین کھاتا ہون مین
خضر رہ ہو جلد ای شوق زیارت الغیاث

ضعف دل نے کر دیا سر تا قدم بی دست و پا
پاؤن مین طاقت نہ ہاتھون مین ہی قوت الغیاث

گور کی ظلمت سی کم شام سیہ بختی نہین
نور کی حاجت ہی ای صبح سعادت الغیاث

آتش افروزی شیاطین کی جلاتی ہی مجھے
رحم اسے ابر کرم ای جوش رحمت الغیاث

دونون راہین بند ہین جاؤن کدھر مین ناقبول
الحذر کہتا ہے دوزخ اور جنت الغیاث

اس دوراہی سے کسی صورت تو آؤن راہ پر
الغیاث ای خضر صحرای شفاعت الغیاث

نامۂ عصیان امیر روسیہ کا ہے سیاہ
ای شفیع المذنبین ختم الرسالت الغیاث

لحد مین کرتے ہین ناحق یہ مجھ حقیر سی بحث
جو تم کہو تو کرون منکر و نکیر سے بحث

وہ بلبل چمن شاہ ہون کہ روح قدس
نہ کر سکیگا کبھی میرے ہمصفیر سے بحث

مین مست بادۂ عرفان کہان جمشید
کرے نہ جام جہان بین خم غدیر سے بحث

کرون وہ وصف رخ شہ کہ گل ہون غرق عرق
کرے جو غنچۂ گل کلک کی صریر سی بحث

ثنای شاہ مین حسّان مین اپنی وقت کا ہون
غزل سرا نہین مرزا سی ہی نہ میر سی بحث

زمین روضۂ مولا سی ہے رجوع اپنی
دماغ کسکو کرے کون چرخ پیر سی بحث

گدا ہون مین در حضرت کا مرتبہ ہے بلند
کرے نہ تخت سلیمان مری حصیر سی بحث

تمھاری کوچے کی ہین بوریانشین ایسے
کہ ورد ہین جو کرین صاحب سریر سی بحث

فلک او لجھتا ہے کیا اسیر راست باز و سے
کمان کج نہ کرے راستی مین تیر سے بحث

جو آپ کی تھی ریاضت کہان وہ آدم کی
مجال کیا ہے کہ گندم کرے شعیر سے بحث

فقیر ہون مین امیر اس کے آستانے کا
فقیر سے مجھے مطلب نہ کچھ امیر سی بحث

## ردیف جیم عربی

جب ہو نہ مقابل سے مقابل شب معراج — پردہ ہو کہاں بیچ مین حائل شب معراج
قوسین فقط قرب کی حجت ہے وگرنہ — بے فاصلہ تھی قرب کی منزل شب معراج
کیا دخل کسی طرح کسی غیر کو ہوتا — تھی عاشق و معشوق کی محفل شب معراج
جتنے تھے وہ سب اپنی جگہہ پر تھے مودب — افلاک و نجوم و مہ کامل شب معراج
کہتے تھے ملک صلِ علیٰ عرش پہ قدسی — اوراد و وظائف مین تھی شاغل شب معراج
لاحل تھے جو عقدے وہ کھلے آپ پہ سارے — گنجینۂ اسرار ہوا دل شب معراج
تعیین عبادت ہو کر امت کی شفاعت — کی سب کی سند آپ نے حاصل شب معراج
آئے گئے لیکن نہ گئی گرمیِ بستر — نزدیک ہوئی دوریِ منزل شب معراج

کام آیا امیر آپ کا کیسا سفر دور
حل ہو گئے سب عقدۂ مشکل شب معراج

پہونچے جو سر عرش پیمبر شب معراج — لینے کو ملک آئے برابر شب معراج
آگے جو بڑھے خاص میسر ہوئی خلوت — یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج
سن سن کے رسولان سلف جسکو ہین حیران — وہ قرب ہوا اللہ کو میسر شب معراج
وہ دائرہ جسکا کہین آغاز نہ انجام — نقطہ تھا جو اندر وہی باہر شب معراج
جو عقدے لاحل تھے سراسر وہ ہوے حل — جتنی تھین مہمین وہ ہوئین سر شب معراج
کی صاحب خانہ نے عجب خاطر مہمان — دعوت مین ملی جنت و کوثر شب معراج
اصرار کیا لی سند بخشش امت — محبوب ہوا شافع محشر شب معراج
کی تھی جو فرشتون نے رقم فرد معاصی — رحمت سے ہوئی خارج دفتر شب معراج
موقوف ہوئی شاقہ جتنی تھی عبادات — پانی کی طرح بہ گئے پتھر شب معراج
پروانون کے مانند شیاطین کے جلے دل — کیا شمع عنایت ہوئی انور شب معراج

ماتم تھا امیر اونکو جو حضرت کے عدو تھے
احباب تھے خوش عید تھی گھر گھر شب معراج

## ردیف حای حطی

چہرہ دکھلاؤ مجھے برق تجلّی کی طرح
طالب دیدار ہون مدتسی موسٰی کی طرح

سانپ بنکر صدمۂ فرقت نی کاٹا ہی مجھے
آرہی ہین کیسی کیسی لہرین دریا کی طرح

ہاتھ دوڑاتا ہون ہر دامن پہ راہ شوق مین
ہین حواس ایسے پریشان گردِ صحرا کی طرح

آپ اگر چاہین تو باب نا امیدی بند ہو
در کھلے مقصد کا آغوش تمنا کی طرح

انتظار رہبر توفیق ہے ایسا مجھے
چشم وا ہے دیدۂ نقش کف پا کی طرح

گھر مین مُردہ سا پڑا ہون جان قالب مین نہین
تُم سُنا کر کیجیے زندہ مسیحا کی طرح

بھیجتا لکھکر عریضہ شوق کا پر کیا کرون
نامہ بر کیا گم کبوتر بھی ہے عنقا کی طرح

زندگی جبتک ہے ہرگز محو ہونی کا نہین
داغ الفت میرے دل مین ہی سویدا کی طرح

حال دل محفل نشینو نسے ہی کہنا مجکو ننگ
چپ پڑا رہتا ہون مین تصویر دیبا کی طرح

لو جو بندی کی خبر کچھ دو شفقت سے نہین
مہربان تم بھی ہو سب پر حق تعالیٰ کی طرح

دستگیری آپ کی رہبر اگر ہو مثل خضر
چھوٹ جاؤن تیہ حیرانی سی موسٰی کی طرح

روضۂ پر نور تک پہونچون اگر سمجھون یہ مین
چرخ پر مین نے جگہہ پائی ہی عیسٰی کی طرح

آنکھین قدمونسی ملون حاصل ہو دلکو روشنی
اشک روضے پر گرین عقد ثریا کی طرح

وصف حضرت سے شرف حاصل ہوا ایسا امیر
یہ زمین بھی ہے تبرک خاک بطحا کی طرح

تن سے درد ہجر مین اکثر نکلجاتی ہے روح
جب تصور آپ کا آتا ہے پھر آتی ہی روح

شوق غالب ہی غم فرقت سہا جاتا نہین
دم اولجھتا ہے نہایت تنمین گھبراتی ہی روح

کیون طلب مین [illegible] ہوتی نہین
گو کہ پہرون روح کو دل دلکو سمجھاتی ہی روح

ہی عجب تاثیر خاک پاک یثرب مین جہان + منقلب ہوکر بدنین حور بنجاتی ہے روح

مست الفت جو ہے اوسکو نزع مین ایذا کہان سو عین کوثر کی نظر آتی ہین لہراتی ہے روح

تازہ ہو جاتی ہے باطن مین جنان کو دیکھکر گو بظاہر شرع کے عالم مین مرجہاتی ہے روح

آپ کی امداد کو حاصل بادہ عرفان کہان خود خراباتی ہین وہ اونکی خراباتی ہے روح

دوست سے بدلا ہمین ہوتا ہے عصیانکا امیر
پاک جاتی ہے جو اینا شرع مین پاتی ہے روح

## ردیف خای معجمہ

ہے یہ روشن شجر روضہ پر نور کی شاخ جسکے آگے ہے خجل نخل سر طور کی شاخ

مست الفت ہون کٹے سر تو بڑہے اور ولا جسطرح پہلتی ہے ہو کر قلم انگور کی شاخ

وہ معطر شجر خلق نبی ہے جس مین عود کے برگ ہین پہل مشک کی کافور کی شاخ

شوق غالب ہو تو اوس روضے مین پہونچے زائر دست کوتاہ کو ملتی ہے کہان دور کی شاخ

وصف کچھہ ہم بہی صفائی تن اقدس کا لکھین ہاتھہ بہر قلم آجائے جو بلور کی شاخ

آپکا باغ شفاعت ہے وہ جنت کہ جہان لاتی ہے میوہ بخشش مژہ حور کی شاخ

سامنے اونکے ہو سر سبز عدو خاک امیر
ٹوٹ جاتی ہے رگ گردن مغرور کی شاخ

## ردیف دال مہملہ

بانی در عرفان کا ہے بازوے محمدؐ زنجیر اوسی دروازے کی گیسوے محمدؐ

قوسین ہے تفسیر دو ابروے محمدؐ کونین تہ ظل دو گیسوے محمدؐ

آنکھین جو پہری ہون طرف کعبہ سے محمدؐ پانی ہو اگر دل تو بہے سوے محمدؐ

مشتاق وہ ہین ہونگے روان روز قیامت سب سوے جنان ہم طرف کوے محمدؐ

منظور نظر اس لیے ہے سیر گلستان شاید کہ کسی پہول مین ہو بوے محمدؐ

امت مین جو مشہور ہے منشور شفاعت
گیسوے محمد ہے وہ گیسوے محمد

کسطرح زبردست نہو دست یداللہ
بازو مین جو ہو قوت بازوے محمد

سبطین محمد تھے اگر مصحف ناطق
قرآن کی تھی رحل دو زانوے محمد

حاصل یہ کبھی عرش کو ہوتی نہ بلندی
ہوتا نہ اگر تکیہ پہلوے محمد

کعبے سے جو ملجائے مجھے مصرع محراب
تضمین کرون مصرع ابروے محمد

چوٹی کے مضامین مجھے ہاتھ آئین نہ کیونکر
رہتا ہے سر مدحت گیسوے محمد

عاشق ہون مرا مرتبہ سمجھا ہے کوئی کیا
ق
دلمین ہے سمائی ہوئی خوشبوے محمد

ہر داغ جگر لالہ گلزار ہمیشہ
ہر نالہ دل سرو لب جوے محمد

## قطعہ پنج بیت

ہو سیر جنان خواب مین آنکھونکو میسر
اللہ دکھائے رخ نیکوے محمد

قربان کرون مردمک چشم کو تل پر
پلکین ہون مری شانہ گیسوے محمد

سر پاؤن پہ رکھکے کرون شوق سے سجدے
محراب حرم ہو مجھے ابروے محمد

دیکھون کبھی چہرے کو تعشق کی نظر سے
سونگھون کبھی خوش ہوکے مین خوشبوے محمد

رخصت کی گھڑی آئے تو دل باندھو وان اپنا
تعویذ کے بدلے سر بازوے محمد

چار آنکھین کرے شیر فلک مجھسے ہی کیا جان
سب جانتے ہین مین ہون سگ کوے محمد

صحبت کو ہے تاثیر امیر اسمین نہین شک
اصحاب مین کسطرح نہو خوے محمد

جنت سے ہے اگر لالہ صحراے محمد
کوثر بھی ہے اک موجہ دریاے محمد

ہر شعر مین ہے مدحت اعضاے محمد
دیوان ہے مرا نقل سراپاے محمد

اکسیر کی کرتے کبھی خواہش نہ مہوس
ملتی جو اونھین خاک کف پاے محمد

کہدونگا جو محشر مین ہوئی پرسش احوال
شیداے محمد ہون مین شیداے محمد

معراج ہوئی انکے سوا کسکو میسر
کب اور رسولون کو ملی جاے محمدؐ

اک قطرہ جو پی لے وہ زمانے سے قوی ہو
پُر زور ہے کیا بادہ میناے محمدؐ

کیا فرد تھے معدوم رہا سایۂ قد بھی
مطلع نہوا مصرع یکتاے محمدؐ

دم بند مسیحا کا ہوا بات نہ نکلی
جسجا ہوے گویا لب گویاے محمدؐ

محبوب ازل شوق سے رکھتا ہے وہ زیب
پیش نظر آئینۂ سیماے محمدؐ

عاقل ہوئین سب سے کوئی دیوانہ نہ سمجھے
سودا ہے مرے سر مین تو سوداے محمدؐ

ذرہ ہون تو ہون ذرۂ صحراے محبت
خورشید ہے میرا رخ زیباے محمدؐ

قمری ہون تو ہون قمری گلزار مودت
شمشاد ہے میرا قد بالاے محمدؐ

پوچھو مرا میخانہ تو میخانۂ اسلام
ہون جرعہ کش ساغر صہباے محمدؐ

جنت کا قبالہ ہے امیر اسمین ہی کیا شک
رکھتا ہے جو دل داغ تمناے محمدؐ

جہانمین ہے شہ نامدار کی آمد
چمن مین آج ہے فصل بہار کی آمد

سواری آتی ہے حضرت کی ملک ہستی مین
اوٹھو اوٹھو کہ ہوئی شہریار کی آمد

نصیب گلشن آفاق خرمی کہ ہوئی
سحاب رحمت پروردگار کی آمد

دماغ ہونگے معطر کہ ہے قریب بہت
شمیم نافۂ مشک تتار کی آمد

نزول رحمت رب ہے کہ ساتھ ہی اونکی
صف ملائکۂ کردگار کی آمد

اوٹھی وہ گرد وہ چمکے نشان لشکر کے
ہوئی وہ خسرو ذی اقتدار کی آمد

گناہگار ابھی سے ہین بخطر کہ ہوئی
امیر شافع روز شمار کی آمد

## ردیف ذال معجمہ

اہل دنیا کے لیے نعمت الوان ہے لذیذ
عاشقون کو الم سید ذیشان ہے لذیذ

خون ہو دل تو ملے کیفِ مئی صاف طہور
داغ مثل ثمر روضۂ رضوان سے ہے لذیذ

جانتے ہین جنھین معلوم ہے الفت کا مزہ
سیب جنت سہی بھی وہ سیب زنخدان ہی لذیذ

ہو اگر مرگ کا شربت رہ حضرت مین نصیب
زائرون کو صفت شیرۂ رمّان ہے لذیذ

مغز بادام یقین ہے کہ بنے مغز قلم
ایسی تحریر ثنائے شہ ذیشان ہے لذیذ

زخمی عشق سے یہ ذائقہ پوچھو کہ اوسے
دہن زخم بدن مثل نمکدان سے ہے لذیذ

خاک شکر ہے مری حق مین مدینے کی امیر
ہون وہ طوطی کہ مجھے یہ شکرستان ہے لذیذ

## ردیف رای مہملہ

ہے رنگ اوسی سے مہر کا فق آسمان پر
جسنے کیا تھا ماہ کو شق آسمان پر

دل کی تڑپ دکھاؤن جو حضرت کی عشق مین
پہونچین زمین کے ہفت طبق آسمان پر

شاید نقاب چہرۂ انور سے ہٹ گئی
ہے رنگ آفتاب کا فق آسمان پر

حضرت نے خاکِ پا سے کیا اوسکو سرفراز
ثابت ہوا زمین کا حق آسمان پر

اوس تاجدار دین کا جو لکھا ہی ہمنے وصف
ٹوپی اوچھالتا ہے ورق آسمان پر

اوٹھوائین بوجھ آپ جو اپنے وقار کا
آجائے قدسیونکو عرق آسمان پر

آتی ہے مجکو یاد مدینے کی گل زمین
جسوقت پھولتی ہے شفق آسمان پر

تھے جلوہ گر زمین پہ حضرت مگر امیر
دیتے تھے قدسیونکو سبق آسمان پر

دو طرح کے رکھتے ہین شرف احمد مختار
حق انکی طرف حق کی طرف احمد مختار

غواص ہو ای قلزم عرفان تو سمجھے
اللہ گہر ہے تو صدف احمد مختار

قرآن ہے خورشید تو انجم اور صحیفے
ہین ناسخ ادیان سلف احمد مختار

کیا تاب ہے دم مار سکے کوئی مخالف
جب جنگ مین ہون تیغ بکف احمد مختار

کفار کو دیتا تھا صدا جبکہ گو — آتے ہین جماتے ہوئے صف احمد مختار
کیا حشر کا کھٹکا ہے کہ ہین تین معاون — شاہ شہدا شاہ نجف احمد مختار
باطن مین یہ ہین حضرت آدم کے مربی — ظاہر مین ہین آدم کے خلف احمد مختار
سونا نظر فیض کی تاثیر سے ہو مس — موتی ہو اوٹھالین جو خزف احمد مختار
مرجائے تو روح اوسکی قیامت مین ہو ساہی — تیرونکا کرین جسکو ہدف احمد مختار

آئینۂ دل آنکھ سے سکندر سے ملائے
دیکھین جو امیر اسکی طرف احمد مختار

نقش قدم ہین آپ کے اختر زمین پر — کیونکر نہ آسمان کا جھکے سر زمین پر
اس سے بھی صاف جلوہ نما ہی خدا کا نور — عرش برین ہے روضۂ انور زمین پر
تکلیف شرع سے نہین خالی کوئی بشر — قبضہ ہمیشہ آپ کا ہے ہر زمین پر +
سلطان ہین آپ بھیجی ہوی تھے سب آپ کی — آئے تھے پیشتر جو پیمبر زمین پر
ہاتھو نمین اونکے آپ کے بازو کا زور تھا — حیدر جو کافرون سے لڑے ہر زمین پر
دم لیتی ذوالفقار نہ تحت الثری مین بھی — جبرئیل کے نہ تھامتے اگر پر زمین پر
تھی کس خوشی کی شب شب معراج مصطفےٰ — امت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر
تا وقت صبح گاہ سر شام سے ہوئے — جاری فیوض خالق اکبر زمین پر
بس اتنی دیر مین کہ رہی گرمی بساط — پھر آئے لامکان سے پیمبر زمین پر
جاری ہین بسکہ ماتم حضرت مین سیل اشک — موتی بچھے ہوئے ہین برابر زمین پر

مشتاق ہو نمین خاک مدینے کا اے امیر
آئے جو موت بھی تو اوسی سر زمین پر

کیونکر ہون نہ یوسف سے سوا احمد مختار — ہون خاص جو محبوب خدا احمد مختار
سبطین کا ہے مرتبہ ظاہر کہ ہوئے ہین — دو وجہ سے شاہ شہدا احمد مختار

ہے پیش نظر آئینہ خالق کی تجلی
محبوب ہیں گیا نام خدا احمد مختار

مختار ہیں کل کارگہ صنع خدا کے
کہتے ہیں انھیں لوگ بجا احمد مختار

ظاہر ہے کہ ہے لفظ احد احمد بے میم
بے میم ہوئے عین خدا احمد مختار

کونین میں شکل ایک تھی دنیا ہو کہ عقبیٰ
اک دم نہ خدا سے تھے جدا احمد مختار

ہر جنگ میں کسطرح ظفر اوسکی نہ ہوتی
مختار کے تھے راہ نما احمد مختار

یعقوب کے ایوب کے آدم کے معاون
ہر درد کی رکھتے تھے دوا احمد مختار

توحید کا کھلتا نہ کبھی عقدۂ لاحل
ہوتے نہ اگر عقدہ کشا احمد مختار

کعبہ جو دہن ہے تو زبان آپ کی ہے ذات
مصحف جو زبان ہے تو صدا احمد مختار

ظاہر جو ہوئی اور رسولوں سے کرامت
در پردہ تھے اعجاز نما احمد مختار

کی آپ نے توریت کی انجیل کی تصحیح
تھے ماہر احکام خدا احمد مختار

حضرت کا ارادہ بھی ہے خالق کی مشیت
ہیں رائج فرمان قضا احمد مختار

دیکھو جو حقیقت میں وہ مشتق ہیں یہ مصدر
آدم سے ہیں رتبے میں سوا احمد مختار

محشر میں جو اوٹھیں تو امیر اپنی زبان پر
یا حیدر کرار ہو یا احمد مختار

جس مسافر کو مدینے کا دیا آئے نظر
جیتے جی روضۂ جنت کی بہار آئے نظر

آنکھیں روشن ہوں مری کحل بصیرت مل جائے
دور سے بھی جو مدینے کا غبار آئے نظر

دامن گرد چھٹا کلفت دل دور ہوئی
اب یقین ہے کہ کوئی ناقہ سوار آئے نظر

گل مقصود سے لبریز ہو دامن میرا
جب مدینے کے درختوں کی قطار آئے نظر

دور بیتابی ہو امید بر آئے یارب
صورت صبح مجھے شکل قرار آئے نظر

وادی شوق میں تقدیر دکھائے رہ راست
خضر مل جائیں جو حضرت کا مزار آئے نظر

طور وہ روضہ ہے میں صورت موسیٰ لیکن
اَرَنی منہ سے نکالوں جو ہویدا آئے نظر

کیا کہوں شکل جو روضے مین پہونچکر دیکھی ÷ ق
آئینے لطف و عنایت کے دوچار آئے نظر

شافع حشر ملے دہشت عصیان نرہی
ہر طرف و غدغۂ روز شمار آئے نظر

جو محمدؐ مین ہے یہ رنگ یہ بو اور ہی ہے
یون تو گل باغ رسالت مین ہزار آئے نظر

نہ کہین پائی یہان آکے جو صورت دیکھی
یون مرقع مین بہت نقش و نگار آئے نظر

شکل مقصود یہین چہرۂ مطلوب یہین
اور جتنے تھے وہ سب آئینہ دار آئے نظر

تو بھی آنکھو لئے اوسی سمت روانہ ہو امیر
چشم عالم ہے جہان انجمن آرائے نظر

الٰہی آئے نظر نالۂ رسا کا اثر
دکھائے مجکو مدینہ مری دعا کا اثر

ہو اس ضعیفی مین پشت و پناہ وہ دیوار
کہ جسکے سائے مین ہے سایۂ ہما کا اثر

رہے نہ خرخشہ مس قلب ہو طلا میرا
ملے وہ خاک کہ جسمین ہو کیمیا کا اثر

نصیب ہو جو زیارت تو سب گناہ ہون عفو
مرض یقین ہے کہ زائل کرے دوا کا اثر

کرینگے یاد کبھی مجھہ ضعیف کو حضرت
ضرور کاہ کو کھینچیگا کہربا کا اثر

صفات خالق باری تھی یون محمدؐ مین
خبر مین جیسے کہ ہوتا ہے مبتدا کا اثر

نہ دے صبا کو جو تعلیم خُلق حضرت کا
کرے نہ باغ مین غنچے کو گل صبا کا اثر

تمھارا آب دہن او سکا آبیار ہوا
اسی سے چشمۂ حیوانمین ہے بقا کا اثر

کبھی جو مائل زینت ہو آپ کا دشمن
یقین ہے سرد کرے دست و پا حنا کا اثر

ثنائے شاہ جو کی مجہسے اہل مکہ ہین شاد
ابھی مین ہند مین تھا مکے مین ہے ثنا کا اثر

نصیب دولت دین کیون نہو کہ ہے اکسیر
امیر صحبت اصحاب باصفا کا اثر

خوش تھی یون اصحاب روی مصطفٰے کو دیکھکر
مصطفٰے جسطرح انوار خدا کو دیکھکر

واہ کیا رتبہ ہے جتنے ہین جہانمین بادشاہ
اوٹھہ کھڑے ہوتی ہین سب تیری گدا کو دیکھکر

آدمی کیا سر جھکاتے ہین مہ و مہر فلک
آج تک پتھر پر اونکے نقش پا کو دیکھکر

آدمی بھیجا ہے حضرت نی طلب کے واسطے
نزع کے دم مین یہ سمجھونگا قضا کو دیکھکر

لامکان مین قرب حق اونکو ملا بیواسطہ
غش ہوئی موسیٰ تجلی خدا کو دیکھکر

ہے بجا پھر کر مدینے سے جو زائر کہتی ہین
ہم ابھی آتے ہین جنت کی فضا کو دیکھکر

اہل دین ہین عاشق شہ انکو کیا دنیا سے کام
دیکھتے ہین چغد کو کب یہ ہما کو دیکھکر

ہے مجھے خاک مدینہ چشمۂ آب بقا
خضر خوش ہون چشمۂ آب بقا کو دیکھکر

ہے جو عاقل جانتا ہے خوب خالق کو امیر
خلقت مہر و مہ و ارض و سما کو دیکھکر

کیسی کیسی کی چڑھائی لشکر کفار پر
ختم ہے حق رسالت احمد مختار پر

قبضہ پائینگے کسی دن خلد کے گلزار پر
داغ کھاتے ہین جو عاشق آپ کی رخسار پر

شیر تھی شمشیر حضرت کسقدر کفار پر
دوڑتی تھی جنگ مین طاؤس بنکر بار پر

طائران عرش سے آنکھین ملاتی ہین طیور
بیٹھکر اوس روضۂ پرنور کی دیوار پر

وہ بھی بکتے تھے تمھاری نام سی پاشاہ دین
منکشف ہے حال یوسفؑ مردم بازار پر

کیون نہ مومن دلسی ہون وارفتہ ابروی شاہ
راہ چلنا ہے صراط حشر کی تلوار پر

ہند سے سوی مدینہ سر سی آنکھون سی چلون
راہ ہو گر نیش زنبور و زبان خار پر

دور باغ شرع سی ہے جسکو کہتی ہین خلش
کب ہین کانٹے گلشن فردوس کی دیوار پر

اوڑ کی پہونچونگا مدینے مین اگر غالب ہی شوق
طائرون کی طرح کچھ مجکو نہین درکار پر

ظاہر اوسکو بھی الفت آپ کی مژگان سی تھی
بے سبب منصور کا کھنچنا نہین ہے دار پر

سمجھی مجرم آپ کے گیسو و عارض دیکھکر
چھا گیا ابر شفاعت عفو کے گلزار پر

مدحت دندان سو لااس سی ہوتی ہے رقم
ابر نیسان کا گمان ہے کلک گوہر بار پر

تسمہ بھی نعلین حضرت کا ہی یہ صاحب شرف
طرہ ہے خورشید عالمتاب کی دستار پر

دیکھتا ہون شکل مولا عالم رویا مین مین
غبطہ ہے یوسف کو میرے طالع بیدار پر

چشم مولا سے یہ ہمچشمی کا دعوی کیا کرے
مردنی چھائی ہوئی ہے نرگس بیمار پر

وادی ایمن مین سرگردان نہ رہتی سالہا
پہلے ہی چلتے اگر موسی تری رفتار پر

کیا شرف ہے آستان پر ہین ملائک سرنگون
ہین فدا ہو رونکی آنکھین روزن دیوار پر

نامۂ عصیان مرا کیونکر نہ دھو جائے امیر
فوق ہے ابر کرم کو ابر دریا بار پر

کیا چین آئے روضۂ شاہ زمن سے دور
تڑپے نہ کسطرح جو ہو بلبل چمن سے دور

ہاتھو نمین دوستون کے الٰہی یہ سلسلہ
دشمن کی آنکھ زلف شکن در شکن سے دور

پردہ ہے لحد مین بھی احباب شاہ کا
دُزد کفن کا ہاتھ الٰہی کفن سے دور

کسدرجہ عدل ہے کہ ہوئی سب جہان سے
آثار ظلم دہشت شاہ زمن سے دور

گویا زبان شمع جو ہوتی پکارتی
پروانے سے کہو کہ رہے انجمن سے دور

ای شوق چل شتاب مدینے کا قصد کر
ایسا نہین ہے وادی غربت وطن سے دور

کیا خاک پاک ہے کہ وہان رکھتے ہی قدم
ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن سے دور

کیونکر تھمین سرشک جو ہون مدتو نسے مین
یعقوب وار یوسف گل پیرہن سے دور

نکلی جو کچھ زبان سے امیر آپ بھی سُنی
گوش بشر نہین ہے بشر کے دہن سے دور

## ردیف زای معجمہ

کیا طبع مریض غم فرقت رہے ناساز
حضرت کے مطب کی ہین مسیحا بھی دواساز

حضرت کی زیارت ہوئی رویا مین میسر
ہاتھ آگئی کیا دولت بیدار خدا ساز

کیون صورت آئینہ نہو صاف دل اپنا
جب آپ کی الفت ہو شب و روز جلا ساز

کیا امر ہی تحتانی سے نافر ہے برہمن
کیا نہی ہے خود توڑتے ہین اہل غنا ساز

وصف آپ کا لکھے تو ملے تازگی ایسی ÷
ہو منشیِ گردون کے قلمدان کا نیا ساز

حضرت کی شریعت سے تھا واقف دل زہرہ
ہوتا اوسے ہاروت سحر کیا ساز

ہو معتدل اگر دم مین امیر اونکی کرم سے
ہر چند ہوائے چمن دہر ہے ناساز

چلتے ہین میکدے مین محبت کے جام روز
رہتے ہین مست مدحت ساقی تمام روز

مشغول رہو جو آپ کو دربار عام روز
مجرے کو آتین خضر علیہ السلام روز

ہے ہند مین بھی ورد درود و صلوٰۃ کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے میرا سلام روز

رخ آپ کا ہے مہر تو قد آپ کا ہے شمع
پروانہ رات بھر ہو نہین ذرہ تمام روز

کٹتے ہین مدعی جو مین کرتا ہون وصف شاہ
شمشیر کا زبان سے لیتا ہون کام روز

کب مہبط فیوض نہ تھا آپ کا مکان ÷
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

جانا ہو کب مدینے مین اقلیم ہند سے
ہو جاتی ہے سحر اسی حسرت مین شام روز

ہو نہین یہان ہجوم الم مین گھرا ہوا
رہتا ہے زائرون کا وہان ازدحام روز

تا فال نیک نکلے زیارت کے باب مین
پھر دن ہی دیکھتا ہون خدا کا کلام روز

حضرت سے باتین کرتے تھے جو یا اُمّتا فہہ
گو یا خدا سے ہوتے تھے وہ ہمکلام روز

سامان ہو اودھر کے سفر کا درست امیر
کرتا ہون صبح اوٹھ کے یہی اہتمام روز

## ردیف سین مہملہ

قبر ہو میری الٰہی روضۂ اطہر کے پاس
تا رہے ہون مین حشر تک مر کر بھی پیغمبر کے پاس

ڈھونڈھ لینا مومنو فردوس مین میرا نشان
سایۂ طوبیٰ کے نیچے چشمۂ کوثر کے پاس

موت آئیگی تو یون احباب حضرت کے حضور
عقد کی شب آتی ہے جیسے دولھن شوہر کے پاس

شاعر وہو نعت وصف اہل دنیا سے جدا
کیون صنم خانہ بناتے ہو خدا کے گھر کے پاس

محضر اپنے عشق کا جسے روز لکھواؤنگا مین / مہر کو لیجاؤنگا مقداد کے بوذر کے پاس
صاف حضرت کے تصور سے ہی ہے میبا دل مرا / آئینہ ایسا کہان تھا صاف اسکندر کے پاس
کھینچ لیجائین فرشتے سوی دوزخ کیا مجال / روز محشر ہونگے مجرم شافع محشر کے پاس
کہتے تھے سب دیکھکر انصار کو شہ کے قریب / جلوہ گر کیا کیا ستارے ہین مہ انور کے پاس

باہمہ اور بے ہمہ ایسے بھی ہوتے ہین امیر
امت اونکی پاس تھی وہ خالق اکبر کے پاس

## ردیف شین معجمہ

عبث عبث ہی ہوس کو کیمیا کی تلاش / کرے تو خاک درِ پاک مصطفیٰ کی تلاش
گدائیے درِ حضرت نے کر دیا یہ غنی / نہ سیم کی نہ مجھے معدن طلا کی تلاش
وہ بات کر کہ رضامند ہون رسول کریم / اگر ہے تجکو رہِ مرضی خدا کی تلاش
مقیم سایۂ دیوار شاہ ہین سلطان / فقیر ہے جو کرے سایۂ ہما کی تلاش
یہی ہے کحل بصیرت یہی ہے سرمۂ چشم / تلاش ہے تو مجھے اونکے خاک پا کی تلاش
انھین کے بحر کرم کی وہ نہر سمجھے تھے / سمجھ کے خضر نے کی چشمۂ بقا کی تلاش
رجوع شرط ہے شافع سے اہل عصیان کو / جو دردمند ہے تو چاہیے دوا کی تلاش
جہان مین مجسے زیادہ ہے کون طالب حق / کہ ابتدا ہی سے کرتا ہون انتہا کی تلاش

مئے محبت حضرت کا جام کافی ہے
امیر کسکو ہے جام جہان نما کی تلاش

آئے سفر مدینے کا پروردگار پیش / پہونچے تو نقد دل کو کرے جان نثار پیش
جاتا ہے زائرون کا مدینے کو قافلہ / اتنا ہی فرق چار ہین آگے تو چار پیش
آئے طلب کہین کہ مدینے کو مین چلون / کب تک رہے گا مرحلۂ انتظار پیش
ممتاز ہے جو پیشرو عشق شاہ سے / کیون فرق مبتدا پہ نہو طرہ وار پیش

وہ دن بھی ہو امیر کہ پیش ضریح شاہ
جا کر کروں میں یہ گہر آبدار پیش

## ردیف صاد مہملہ

تھے سارے رسولوں میں وہ محبوب خدا خاص
یہ مرتبہ اللہ نے احمد کو دیا خاص

دنیا میں ہیں سب بندۂ احسان پیمبر
درویش و غنی شاہ و گدا عام ہوں یا خاص

احمد سا نہیں کوئی ہزاروں میں پیمبر
طائر ہیں سبھی پر ہے سعادت میں ہما خاص

ناجی ہے فقط انکے سبب ہو کوئی امت
شافع ہیں وہ سلطان امم روز جزا خاص

خاتم ہیں یہی حکم جہاد انکو ملا ہے
دوہری شرف انکو ہیں یہ ہیں پیش خدا خاص

نور انکا مقدم ہے ظہور انکا موخر
اوّل میں بھی آخر میں بھی ہیں خیر ورا خاص

جبریل براق انکے لیے عرش سے لائے
معراج کے رتبے میں بھی ہیں شاہ ہدا خاص

امت کو انہیں کے ہے شرف جملہ امم میں
ذی مرتبہ ہیں عام بھی لیکن علما خاص

لازم ہے عطا سبز کرو کشت توقع
بندہ ہے امیر آپ کا ای بحر عطا خاص

## ردیف ضاد معجمہ

عاشق ہوں روے شہ کا مجھے گل سے کیا غرض
قیدی ہیں گیسوؤں کا ہوں سنبل سے کیا غرض

خوف صراط حشر ترے عاشقوں کو کیا
پیراک کو محیط میں ہے پل سے کیا غرض

بخشی خدا نے کشور عقبے کی سلطنت
دنیا میں انکو جاہ و تجمل سے کیا غرض

غیروں سے کیا کلام کرے عاشق آپ کا
عارف کو بحث دور و تسلسل سے کیا غرض

یثرب کو قافلہ ہے رواں جاگ اے امیر
ہے صبح کوچ خواب تغافل سے کیا غرض

آقا ادھر بھی آئے نسیم بہار فیض
مدت سے یہ غلام ہے امیدوار فیض

اعضا تمام دید کے مشتاق بن گئے
نرگس کی طرح ہو ن ہمہ تن انتظار فیض

باقی رہی نہ گلشن جنت کی تازگی
جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشار فیض

صالح فدائے زہد ہین یوسف فدای حسن
عیسیٰ نثار خلق ہین موسیٰ نثار فیض

حاصل جہان مین ہے ثمر زندگی اوسے
ہے جسکے سر پہ سایہ فگن شاخسار فیض

رخ آپ کا ہے لالۂ گلزار معرفت
قد آپ کا ہے سرو لب جوئبار فیض

جو کچھ ملا کسی کو وہ ہاتھون سے آپ کے
رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدار فیض

یوسف کو دی امان چہ کنعان مین ڈال کر
دلو عنایت و رسن استوار فیض

اک دم مین سرد ہوگئی آتش خلیل پر
برسا جو اون پر آپ کا ابر بہار فیض

پہر خدا انگاہ عنایت اودھر بھی ہو
ہے آپ سے امیر بھی امیدوار فیض

## ردیف طای مہملہ

پوچھیو ن شہ سے تو لکھو ن حور سی شادی کا خط
مانگتا ہے مجھسے رضوان خانہ آبادی کا خط

شافع محشر جو حضرت ہین تو پھر کیسے گناہ
نامۂ اعمال ہے دو زخ سے آزادی کا خط

دشمن حضرت کی ہین بدخواہ سارے نیک و بد
چغد لکھتا ہے ہما کو اوسکی بربادی کا خط

جانتا ہے مجکو رضوان ہون رعیت آپ کی
کیون نہ لکھدے روضۂ جنت مین آبادی کا خط

نامۂ شاہ کو لکھا ہے ہمنے خدا شوق
کیون نہ ہو اوڑتے ہین ہمسر کا غذ بادی کا خط

نامۂ عصیان مرا جائیگا یون شہ کے حضور
وادی غربت تک جسطرح جاتا ہے فریادی کا خط

ہے زبان میری بھی کہدونگا مین عرض شاہ سے
کاتب اعمال کیا لکھتے ہین استادی کا خط

وصف لکھتا ہون مدینے کا خط گلزار مین
مردم صحرا نشین کیا جانین اس وادی کا خط

کیون نہ آنکھون سے لگاؤن میں حد ہونگو امیر
ہے مرے مرشد کا نامہ ہے مرے ہادی کا خط

## ردیف ظای معجمہ

قتل کے درپے ہین دشمن الحفیظ
لاکھ خنجر ایک گردن الحفیظ

راہرو تنہا بیابان ہولناک
ہر طرف انبوہ رہزن الحفیظ

نفس امارہ شیاطین حرص و آز
لاکھ کانٹے ایک دامن الحفیظ

تیغ قاتل کھنچ چکی سر جھک چکا
ہے گلے تک آب آہن الحفیظ

سامنا دوزخ کا جسم زار کو
خشک تنکا گرم گلخن الحفیظ

سیل کے قبضے مین دیوار گلی
برق کے حصے مین خرمن الحفیظ

کب تلک ان آفتون کا سامنا
قبلۂ من کعبۂ من الحفیظ

آپ سے امید رکھتا ہے امیر
المدد اے خاص ذو المن الحفیظ

## ردیف عین مہملہ

کون رکھتا ہے یہان فرش مشجر کی طمع
آپ کی کوچے مین ہے یاشاہ بستر کی طمع

آپ کا سایہ ہو سر پر آپ کی کوچے مین گھر
تخت دارا کی نہ ہے تاج سکندر کی طمع

خاک پا حضرت کی بہتر ہے ہمین اکسیر سے
کیمیاگر کو مبارک نقرہ و زر کی طمع

کون ڈوبے آب مین ہو کون آتش مین کباب
آپ کے احباب کو کیا لعل و گوہر کی طمع

تارک دنیا نہ کیونکر ہون کہ رکھتی ہین یہ لوگ
التجا جنت کی تمسے تمسے کوثر کی طمع

گرد راہ شاہ ہو جامہ یہ تن کو ہی ہوس
آستان پاک ہو اور مین یہ ہی سر کی طمع

گرد پھر کر کیون نہ روضے کی کرین زائر طواف
مومنون کو ہو ثواب حج اکبر کی طمع

خار و خس کو جھاڑتی ہین صبح کو جلبی مکان
چھوڑ کر دنیا کو ہمنے دل سے لبر کی طمع

روضۂ حضرت پہ ہو بیٹھے سائل شفقت امیر
تا در میخانہ لائی ہمکو ساغر کی طمع

## ردیف غین معجمہ

عشق مولا مین ہمارے دل مایوس کے داغ
ایسے زیبندہ ہین جیسے پر طاؤس کے داغ

محو ہو جائینگے اشک غم حضرت سے گناہ
جس طرح دھونے سے مٹ جاتی ہین ملبوس کے داغ

قید ہون ہند مین یثرب کو ہو جانا یا رب
ہو رہائی تو مٹین خاطر محبوس کے داغ

روضۂ مہر نبوت کی زیارت ہو نصیب
محو ہون جلد الٰہی دل مایوس کے داغ

پہونچون روضے پہ تو وا تنگی گل مقصود چنون
جتنے ہین دل مین مرے حسرت و افسوس کے داغ

سک ہوا بلعم باعور سمجھ دل مین امیر
نہ مٹے پیرہن زاہد سالوس کے داغ

## ردیف فا

کی شہادت کی نبی نے نان نعمت نصف نصف
ہو گئی دونون نواسونکو عنایت نصف نصف

دونون ٹکڑے ہوتے تھے پورے یہ ادنے عدل تھا
جسکو کرتی تھی وہ شمشیر شجاعت نصف نصف

معجزہ شق القمر اظہر ہے سب پر شمس سے
چاند کو کس نے نہ دیکھا فی الحقیقت نصف نصف

دو طرف سے آکے ذات پاک مین پوری ہوئی
تھی سلیمان اور یوسف مین جو شوکت نصف نصف

یا الٰہی وہ رخ سیمین نظر آئے مجھے +
بانٹ لین باہم مری آنکھین یہ دولت نصف نصف

سلطنت دونون کی ان کی قبضۂ قدرت مین ہے
ہے برابر دو جہان کی جو ولایت نصف نصف

آپ کی صورت مسیح اور یوسف کنعان صبیح
بٹ گیا دونو مین کیسا حسن صورت نصف نصف

آپ کی ذات مقدس مین ہوئی آکر تمام
نوح و آدم کو جو دی حق نے کرامت نصف نصف

یا الٰہی جلد پہونچے روضۂ شہ پر امیر
دیدۂ و دل کو اوٹھے لطف زیارت نصف نصف

سر جھکا اپنا جو سینے کی طرف
دل ہوا راہی مدینے کی طرف

لیجیے سمجھ نیم بسمل کی خبر +
ہون نہ مرنے کے نہ جینے کی طرف

اوٹھتی ہے جو موج طوفان بحر مین
آتی ہے میرے سفینے کی طرف

رعب حضرت سے نہین اتنی مجال
سنگ دیکھے آبگینے کی طرف

مہر سے جھکا دیا دیکھا اگر پلہ
ماہ کے داغی نگینے کی طرف

بحث جب کرنے لگے عطر و عرق
گل ہوئے اوسکے پسینے کی طرف

دیکھتا تھا آپ کو بوجہل یون
جس طرح افعی خزینے کی طرف

تن سے نکلے گی مرے جس دم امیر
روح جائے گی مدینے کی طرف

## ردیف قاف

بندونکو پہلے چاہیے ذات خدا سے عشق
بعد خدا ضرور ہے پھر مصطفےٰ سے عشق

کب خالقِ جہان کو نتھا مصطفےٰ سے عشق
ہے انتہا کی بات کہ ہے ابتدا سے عشق

اپنی خبر تو کیا نہین کونین کی خبر
ایسا ہے مجکو آپ کی زلف دوتا سے عشق

دیدار اگر محال ہو گفتار ہی سہی
اعمیٰ جو تھے وہ رکھتے تھے اونکی صدا سے عشق

کھیلے ہوئے ہین جان پہ ہم دل ہے مال کیا
ہستی ہے ناگوار مٹا دی بلا سے عشق

محمود کو وقار ہے کیا میرے سامنے
اوسکو ایاز سے ہے مجھے مصطفےٰ سے عشق

پیدا ہو عشق پیچہ پیچد سے جو خاک ہون
ایسا ہے مجکو گیسوی خیر الوریٰ سے عشق

بے عشق کوئی شئے نہین دیکھو جو غور سے
آہن کو بھی جہان مین ہے آہن ربا سے عشق

یوسف پہ اس قدر تھے جو یعقوب شیفتہ
درپردہ تھا جناب رسول خدا سے عشق

انسان ہین ہم تو کیون نہون عاشق رسول کے
بلبل کو گل سے کاہ کو ہے کہربا سے عشق

عاشق ہزارون سیکڑون معشوق ہین امیر
اچھا وہی ہے جسکو ہو اوس مقتدا سے عشق

## ردیف کاف تازی

یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کب تک
دیکھیے آپ مدینے مین بلائین کب تک

آنکھین پتھرا گئین ہین راہ بہت دیکھ چکے
سختیان درد جدائی کی اوٹھائین کب تک

پھر کے آتے ہین جو زائر ہمین کرتے ہین خجل
بات بگڑی ہوئی لوگون سے بنائین کب تک

صاف مطلع ہو دکھاؤ ہمین امید کا دن
گھری گھری شب غم کی یہ گھٹائین کب تک

اشک غم تک نہین سکتے ہین کہان تک روکین
درد دل چھپ نہین سکتا ہی چھپائین کب تک

نہین ملتی ہمین دنیا کے بکھیڑون سے نجات
یا نبی گرد رہینگی یہ بلائین کب تک

کیجیے وعدۂ بلانے کا کہ اب تاب نہین
کہیے بدلینگی مخالف یہ ہوائین کب تک

چل زیارت کو بہانے نہین اچھے ہین امیر
جمع کر دل کو پریشان یہ رائین کب تک

دشمن تری عدو کا ہے ای مقتدا فلک
پامال ہو زمین سے وہ جاتے جو تا فلک

ثابت ہوا یہ معنی لولاک سے ہمین
ہوتے اگر نہ آپ نہوتے بنا فلک

تعلیم اتحاد کرین وہ تو ہون بہم
ہر چند منزلون ہین فلک سے جدا فلک

گنبد مزار پاک کا ہے اسقدر بلند
کہتے ہین سب ہے زیر فلک دوسرا فلک

دونون ذلیل ہون جو گرا دین نظر سے آپ
بنجائے خار کاہکشان آبلا فلک

مجرم وہ ہون کہ اوس پہ مین رکھدون جو بار جرم
ملجائے خاک مین صفت نقش پا فلک

امید ہے یہ تم سے کہ پردہ نہ فاش ہو
جسدن روئی کی طرح اوڑے جابجا فلک

مضمون وصف شاہ ہین ایسے بلند امیر
کرتی ہے ہر زمین کو طبع رسا فلک

## ردیف کاف فارسی

## غزل عارفانہ

سیرت عشاق ہے ارباب صورت سے الگ
ہے طریقہ انکا ہفتاد و دو ملت سے الگ

چشم تر ہے انکی کوثر نخل طوبیٰ انکی آہ — انکا باغ دل کشا ہے باغ جنت سے الگ
دل حرم انکا گریبان انکا محراب حرم — ہے یہ آئین عبادت ہر عبادت سے الگ
موت انکی زندگی سے ہے زندگی ہے انکی موت — رنج و راحت انکے ہین سب رنج و راحت سے الگ
در حقیقت خاص ہین یہ پیرو شرع رسول ؐ — ہی شریعت انکی ظاہر ہین شریعت سے الگ
تیغ غیرت سے ابھی رکھدین سر اپنا کاٹ کر — پاون پڑ جائے اگر راہ محبت سے الگ
کاہ ہو کر کوہ غم سر پر اوٹھا لیتی ہین یہ — یہ تحمل ہے کہین انسان کی طاقت سے الگ
خون دل مے ہے تو ہے لخت دل بریان کباب — لذتین انکی ہین دنیا بھر کی لذت سے الگ
ہین رجوع قلب سے یہ اسطرح واصل بحق — جسطرح معنی نہین ہوتی عبارت سے الگ
آستین سے انکی جیب قدس کا پیوند ہے — دامن مقصود ہے کب دست ہمت سے الگ
یہ ردیف اتنی لیے ہین ذکی ہے ای امیر — ہاتھ محشر مین نہو دامان حضرت سے الگ

## ردیف لام

وہی ناجی ہے جو ہے خاکپای احمد مرسل — کلید باب جنت ہے ولاے احمد مرسل
ہوئی یہ بات ہمکو معنی لولاک سے ثابت — ہوئی افلاک کی خلقت براے احمد مرسل
ہوی ممتاز مرسل جسکے اقرار نبوت سے — جہان مین کون ایسا ہے سواے احمد مرسل
یہ مصرع کندہ ہی دروازۂ عرش معلی پر — کہ اس سے بھی کہین اعلی ہے جاے احمد مرسل
دل مومن مین کیونکر ہو نہ داغ اونکی محبت کا — پڑی جب سنگ پر بھی نقش پاے احمد مرسل
انھین راہ رضا بخشی اونھین فرق قضا بخشی — بنائی جب خدا نے دست و پاے احمد مرسل
پھر آئے عرش پر جاکر گئی گرمی نہ بستر کی — عیان کس پر نہین ہے ماجرای احمد مرسل
خطر کیا امتحان سے تھا کہ بزم لامکان مین تھا — خدا کی ذات پر تکیہ عصاے احمد مرسل
ہوا دونو طرف سے گفتگو کا ایک ہی عالم — ملی آواز حق سے کیا صداے احمد مرسل
امیر اون پیشواؤن کا مین صدق دل سے پیرو ہون — جو ہین صدر شریعت پر بجاے احمد مرسل

زندہ کر دیتا ہے مُردہ کو لب خندان رسولؐ
ہے مسیحا سے یہ جیتا ہوا امیدان رسولؐ

کسکی گردن نہیں ہے خم چوگان رسولؐ
لیگیا سب سے سبق گوئے گریبان رسولؐ

وسعت روی زمین ذرۂ میدان رسولؐ
رفعت ہفت سما قطرۂ عمّان رسولؐ

قید سے حضرت یوسف کبھی چھوٹے انکے سبب
کون عالم مین نہیں بندۂ احسان رسولؐ

کیا سبب ہی جو مری دل مین چبھی جاتی ہے
نوک نیزہ نہیں نشتر نہیں مژگان رسولؐ

ایک دروازہ ازل ایک ہے دروازہ ابد
کسکی طاقت جو کرے سیر گلستان رسولؐ

جام کوثر کے پیا کرتے ہین ہم زیست مین بھی
کب تصور مین نہین چاہ زنخدان رسولؐ

رتبہ یعقوب سے حضرت نے دوبالا پایا
دونون سبطین تھے دو یوسف کنعان رسولؐ

گریۂ کوہ سے کیونکر نہون پ چشمے جاری
سنگ آزردہ کرے جب دُرِ دندان رسولؐ

رزق تقسیم ہر روز کیا کرتے ہین
سارا آفاق حقیقت مین ہی مہمان رسولؐ

عالم قدس سے ہے باغ نبوت کی بہار
عرش اعظم ہے سفال گل ریحان رسولؐ

زنشان انجم و مہتاب تھے جس رات کو تھا
جلوۂ نور خدا شمع شبستان رسولؐ

نقد بخشش سے رہونگا نہ مین محروم امیر
حشر مین ہوگا مری ہاتھ مین دامان رسولؐ

## ردیف میم

خلق کے سرور شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسلِ داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نور مجسم نیر اعظم سرور عالم مونس آدم
نوح کے ہمدم خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر جہان ہین عرش مکان ہین شاہ شہان ہین سیف زبان ہین
سب پہ عیان ہین آپ کی جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

کنز سخاوت کان مروت آیۂ رحمت شافع امت
مالک جنت قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ عالم کعبۂ اعظم سب سے مقدم راز سے محرم
جان مجسم روح مصور صلی اللہ علیہ وسلم

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کی خالی دل کی تونگر
مالک کشور تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر موسیٰ ہادی عیسیٰ تارک دنیا مالک عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

سرو خرامان چہرہ گلستان جبہہ تابان مہر درخشان
سنبل پیچان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاری خاصۂ باری گرد سواری باد بہاری
آئینہ داری فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہی پیشہ
ورد ہمیشہ دن بھر شب بھر صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچ ہی جائینگے محبوب کے دیار مین ہم
یہ شوق ہے کہ نہین اپنے اختیار مین ہم

کوئی چلے نہ چلے ساتھ ہم تو جاتے ہین
عبث درنگ کرین کسکے انتظار مین ہم

خیال حلقۂ گیسوی شاہ دل مین جو ہے
تمام راہ رہینگے اسی حصار مین ہم

برنگ بانگ درا سب سے بڑھ کے کیون نہ چلین
ہین ایک تیز قدم لاکھ مین ہزار مین ہم

کیا ہے جذبۂ کامل نے قافلہ سالار
امام سبحہ تو ہین گو نہین شمار مین ہم

جو بحر قافلہ ہے زائرونکا ہم ہین حباب
کہ سر سے آنکھونسے ہین قطرہ زن قطار مین ہم

اگرچہ ہیچ ہین لیکن ہین تحت سب اپنے
مد حساب ہین گویا کہ اعتبار مین ہم

لگا دیئے ہین پر شوق نے کہ رکھتے ہین
نظر سے اپنے قدم بڑھ کے رہگذار مین ہم

خدا جو چاہے تو زائر ابھی ہون رستے مین
پہونچکر روضے مین مرقد کو لین کنار مین ہم

کبھی سرہانے کبھی پائینتی کے لین بوسے
چمن چمن گل تازہ چنین بہار مین ہم

امیر لیکے چلے داغ عشق شاہ کا گل
کرینگے سیر جنان گوشۂ مزار مین ہم

ضعف سے گو ہے اوٹھانا مجھے دشوار قدم
شوق کہتا ہے کہ ہے شہر نبی چار قدم

راہ مولا مین ہین چلتا ہون تو یون چلتا ہون
بڑھ کے پڑتے ہین نظر سے مری ہر بار قدم

سر سے آنکھونسے کرون منزل مقصود کو طے
تھک کے رہجائین جو میرے دم رفتار قدم

خوش ہین ایسے کہ نہین پھولے سماتے ہر گام
کیون نہ گرد اپنے پھرین صورت پرکار قدم

آپ کے در پہ نہ رکھتے وہ اگر فرق نیاز
لیتے یوسف کے نہ پھر مردم بازار قدم

سو ئی تو آپ کے کوچے مین پہونچکر سو ئی
واہ رکھتے ہین عجب طالع بیدار قدم

یہ وہ شے ہین چلے اوٹین رہا دامن شاہ
ہاتھہ مجرم ہین ہمارے نہ گنہگار قدم

ساتھہ جب تک کہ نہ لے لینگے گنہگارونکو
مصطفےٰ خلد مین رکھینگے نہ زنہار قدم

ہم ہین اور رہروی وادی یثرب ہے امیر
کسکو پروا ہی جو کانٹو نسے ہون افگار قدم

## ردیف نون

جلد منظور ہے تا روضۂ انور پہونچین
پر لگا دے ہمین ای شوق کہ اوڑکر پہونچین

ناتوان ہم ہین مدینہ ہے بہت ہند سے دور
دیکھیے منزل مقصود کو کیونکر پہونچین

ق
قبر مین سخت فرشتون نے ستایا ہے مجھے
آرزو ہے کہ مدد کے لیے یاور پہونچین

گر نہو آپ کو دربار خدا سے فرصت
حکم کر دیجیے حیدر کو کہ حیدر پہونچین

راہ یثرب کی مسافر جو ذرا بھی بھولین
خضر و الیاس یقین ہے کہ برابر پہونچین

رہروانِ رہ حضرت کو اگر پیاس لگے
حورین جنت سے لیے ساغر کوثر پہونچین

ق
تھا یہ اللہ کو منظور کہ معراج کی شب
خلوتِ خاص مین تنہا شہ خوبان پہونچین

کیون نہ رہجائین خیالات جہان صورت گرد
جب نہ جبریل بھی ہمراہ پیمبر پہونچین

قبر ہی خوب ہے اس منزل ہستی سے امیر
ٹھوکرین کھاتی ہین غربت مین کہین گھر پہونچین

ڈوبے ہوئے ہین لوگ جو عشق جناب مین
کیونکر جلینگے حشر کے دن آفتاب مین

سبطین مصطفےٰ ہین جو زہرا کے نور عین
رحمت کے دو یہ سورے ہین ام الکتاب مین

آئینہ ہے یہ پنجتن و چہار یار کا
نقطے ہین چار حرف ہین پانچ آفتاب مین

جتنے سوال چاہین کرین منکر و نکیر
حضرت کا ایک نام ہی سب کی جواب مین

تو وہ حبیب حق ہے کہ یوسف کو جو لکھا ئین
یعقوب دیکھکر تری جلوی کو خواب مین

چلیے برنگ مہر زیارت کے واسطے — سر کو قدم بنائیے راہ ثواب مین

حضرت ہوی شفیع تو دونون کو دی نجات — مجرم تھے کشمکش مین فرشتے عذاب مین

مجرم ہو پاک جائے جو حضرت کی سامنے — ہوتا ہے خشک دامن تر آفتاب مین

اللہ بخشدی جو وہ شیطان کے ہون شفیع — ہم مجرمون کے جرم تو ہین کس حساب مین

جو کہدیا ہے آپ نے اوسکا یقین کر — بیجا ہے فکر دوزخ و جنت کی باب مین

عشق رسول شرط ہے اسلام کے لیے — کب ہے شراب کیف نہو جس شراب مین

کس قیدی بلا کا نہین آپ کو خیال — پہونچی خبر جو بند ہوا ہو حباب مین

جائے جو سوی عالم بالا نگاہ تھم — پانی کا قطرہ قطرہ شرر ہو سحاب مین

آیا خیال انجمن لا مکان ہمین — دیکھے کبھی جو عاشق و معشوق ڈاب مین

حضرت چلے سوار جو ہو کر براق پر — تا سدرہ جبرئیل امین تھے رکاب مین

اوس زلف و رخ کی مدح و ثنا کی ہی جب امیر
لکھے ہین شعر مشک ملا کر گلاب مین

مقام امتحان مین دل جو اپنا تول لیتے ہین — وہی سودائے بازار محبت مول لیتے ہین

رقم کرتے ہین جب مضمون سواد چشم حضرت کی — سیاہی مردمک کی آنسوؤن مین گھول لیتے ہین

کشائش سب طرح کی ہی سر مژگان حضر تین — اسی ناخن سی عاشق دلکی عقدی کھول لیتی ہین

گئے بزم عزا کرتے ہین گہہ میلاد کی محفل — کبھی رو پیٹ لیتی ہین کبھی ہنس بول لیتے ہین

فدا کرنے کو قد غیرت شمشاد حضرت پر — بہت ہم سرو سے آزاد بندی مول لیتی ہین

جو دھیان آتا ہے دندان مبارک کی شہادت کا — بہا کر اشک ہم دامن مین موتی رول لیتے ہین

ترازو طبع سنجیدہ ہے اپنی فیض حضرت سے — یہین اچھی بری اعمال اپنی تول لیتے ہین

نہین نقصان سودای نفع بازار محبت مین — جو بکجاتے ہین اوسکی ہاتھہ یوسف مول لیتے ہین

امیر الفت جو دلمین رکھتے ہین ابروی حضرت کی — وہ اس کنجی سے قفل باب جنت کھول لیتے ہین

جو لوگ الفتِ حضرت مین جان دیتے ہین
ملک اونھین کو جنان کی زبان دیتے ہین

بڑا پلید ہے منکر ہے جو نبوت سے
گواہی اوسکی زمین آسمان دیتے ہین

اثر مین نام محمد کا اسم اعظم ہے
کلام حق مین یہ قاری نشان دیتے ہین

جہان اوترتے ہین رستے مین آپ کی زائر
ردای آمن ملک سر پہ تان دیتے ہین +

خیال روضۂ والا جو سرفراز کرے
تو ہم قیام کو دل سا مکان دیتے ہین

پکارتے ہین تمھین کو یہ یارسول اللہ
جو مسجدونمین موذن اذان دیتے ہین

جو زیر سایۂ دیوار شاہ کرتے ہین خواب
وہ اپنی آنکھ کو سونے کی کان دیتے ہین

برہمن آکے مسلمان ہو کچھ خطر نہ کرے
ق کہ کافرونکو یہ مومن امان دیتے ہین

بتون کو توڑ کے آئی تو پائے باغ بہشت
خدا کو صاحب دین درمیان دیتے ہین

نہین سمجھتے یہ جائیگا پہلے یثرب مین
امیر پیر کو طعنے جوان دیتے ہین

زخمی عشق دم تیغ الم جانتے ہین
اس نثر پہ نہین جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہین

شرف آدم بے سایہ کو ہم جانتے ہین
سایہ کیا شے ہے اوسے اہل عدم جانتے ہین

کہہ دو رضوان سے ہمین سیر کی تکلیف نہ دے
ہم مدینے ہی کو گلزار ارم جانتے ہین

وصف کرنے لگے موسیٰ تو یہ آئی آواز
کوئی کیا جانیگا احمد کو تو ہم جانتے ہین

بادشاہی ہے ترے در کی گدائی جنکو
ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغر جم جانتے ہین

خشک کیا مزرع امید رہیگا اونکا
جو ترے گیسوونکو ابر کرم جانتے ہین

نیستی ہے اونھین ہستی جو ترے پیرو ہین
عمر صد سالہ کا وقفہ کوئی دم جانتے ہین

اسم پاک آپ کا ہے سب سے مقدم مرقوم
رتبہ جو آپ کا ہے لوح و قلم جانتے ہین

دل کفار مین پڑتے ہین اگر داغ حسد
ہم وہ پتھر مین تری نقش قدم جانتے ہین

تیری گیسو سے ہے پیراہن کعبہ آگاہ
تیرے آنکھونکو غزالان حرم جانتے ہین

تشنۂ شوق ترے قلزم ہمت کے حضور
بحر زخار کو قطرے سے بھی کم جانتے ہین

جلوۂ نور سیہ اور کوئی کیا جانے
تیری گیسو ترے عارض کی قسم جانتے ہین

جاسکے اوڑ کے نہ معراج مین ہمراہ براق
جبرئیل آپ کے توسن کا قدم جانتے ہین

غیب کے حال سے جو لوگ ہین آگاہ امیر
وہ اوسے مجمع امکان و قدم جانتے ہین

ہر چند کوئی گنج سے خالی زمین نہین
کوچے مین شاہ کے ہے جو دولت کہین نہین

کسکی ہے آنکھ ایسی کہ دیکھے جمال پاک
دریا سمائے کوزے مین ہمکو یقین نہین

وہ دن بھی ہو کہ روضۂ اقدس پہ ہون مقیم
رضوان بلائے مجھکو کہون مین نہین نہین

بے شبہہ ہے سجود کے لائق وہ آستان
ہر لائق سجود کسی کی جبین نہین

جس بزم مین کہ جمع ہین خاصان کردگار
وان آپ کے سوا کوئی مسند نشین نہین

ذرے سے آفتاب تلک سب مطیع حکم
قبضے مین آسمان نہین یا زمین نہین

یثرب مین چل کے روضۂ اقدس کو دیکھ لی
دشوار کچھ نظارۂ عرش برین نہین

معراج جب ہوئی گئے حضرت کہان کہان
واقف سوائے حضرت روح الامین نہین

لیتا ہون کب کسی کے مین مضمون اے امیر
خرمن ہے میرے پاس کوئی خوشہ چین نہین

مرتے مرتے جو ترا نام نہین لیتے ہین
وہ رہ کعبۂ اسلام نہین لیتے ہین

دستگیری نہین کرتے ہین محمد کس کی
کون گرتا ہے کہ وہ تھام نہین لیتے ہین

ابتو للہ اوٹھیے رخ انور سے نقاب
دل جگر سینے مین آرام نہین لیتے ہین

خاکسارونکو ترے آب بقا سے کیا کام
خضر دیتے ہین اونھین جام نہین لیتے ہین

ق

جان دیتے ہین مریضان محبت لیکن
آپ کی یاد سے آرام نہین لیتے ہین

دل سے ہے مینائے محبت یہ ہی قلقل کی صدا
ہچکیان نزع کے ہنگام نہین لیتے ہین

جان دیتا ہے جو حضرت پہ وہ پاتا ہی بہشت
ایک کا مال وہ بے دام نہین لیتے ہین
آپ کا حاسد بدکیش ہے ایسا منحوس
صبح کو جسکا کبھی نام نہین لیتے ہین
یاد تیری جنھین لیجاتی ہے غربت کی طرف
گھر کا وہ بھول کے بھی نام نہین لیتے ہین
آپ کی عارض وگیسو کے جو دیوانے ہین
چین وہ صبح سے تا شام نہین لیتے ہین

وصف حضرت مین کہا کرتے ہین ہم شعر **امیر**
فکر سے اور کوئی کام نہین لیتے ہین

پہونچا امیر خیرورا کی جناب مین
ہے لاکھہ لاکھہ شکر خدا کی جناب مین
کہدو ملائکہ سے کرین اور پر کرم
مین ہون شفیع روز جزا کی جناب مین
پستی بخت سے وہ چھٹا جو پہونچ گیا
محبوب خاص رب علا کی جناب مین
دونون جہانکا امن ہے دونون جہانکا حفظ
اس بادشاہ ہردوسرا کی جناب مین
پیاسون سے کہدو آئین کہ ہے شربت حیات
بحر کرم محیط سخا کی جناب مین
ق
کہتا ہون اب بھی دیکھہ اوٹھا ہاتھہ جور سے
ای چرخ ورنہ ہونگا مین شا کی جناب مین
مین تو ترے بیان کرونگا ہزار ظلم
تو کیا کہیگا شاہ ہدا کی جناب مین
جو جور و ستم کھلینگے تو تجکو ضرور آپ
بھیجینگے قید کر کے خدا کی جناب مین

نکلا نہ منہ سے کلمہ بیجا کبھی **امیر**
جو عرض مین نے کی وہ بجا کی جناب مین

شتاب آؤ کہ ہین صرف انتظار آنکھین
لگی ہین در کی طرف شوق سے ہزار آنکھین
کرو ظہور کہ دل شاد ہون محبون کے
ملین یہ پاے مبارک پہ بار بار آنکھین
خبر ہے شرط مریضان عشق کا ہی یہ حال
کہ چھت سے لگ گئین ای شاہ نامدار آنکھین
یہ عشق عارض مولا نے پھل دیا ہی ہمین
ابھی سے دیکھتی ہین خلد کی بہار آنکھین
بندھے شہادت دندان پاک کا جو خیال
تو کیون نہ صورت نیسان ہون اشکبار آنکھین

وہ دن بھی ہو کہ زر داغ نذر دی تھیں دل
قدم پر اشک کے گوہر کرین نثار آنکھین

اجل بھی منتظرون کی جو ہجر مین آئے
او گینگی صورت نرگس سر مزار آنکھین

یہ دی ہے آپ نے قوت دل اہل دین کو ہین شیر
مجال ہے سگ دنیا کرے جو چار آنکھین

کرین جو آپ قدم رنجہ قدسیون کی طرف
بچھائین زیر قدم لاکھ دل ہزار آنکھین

جو مہر و مہ نہ لگائین وہ کحل خاک قدم
خلل ہو نور مین پیدا کرین غبار آنکھین

امیر شاہ ضعیفون کو دین اگر قوت
نکالین شیر کی اطفال شیر خوار آنکھین

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہون
حسرت آتی ہے یہ پہونچا مین رہا جاتا ہون

المدد المدد اے شافع روز محشر
بوجھ بھاری ہے گناہون کا دبا جاتا ہون

ہے زیارت پہ فقط غش سے افاقہ موقوف
آپ آتے ہین تو مین آپ مین آجاتا ہون

دو قدم بھی نہین چلنے کی ہے مجھ مین طاقت
شوق کھینچے لیے جاتا ہے مین کیا جاتا ہون

قافلے والے چلے جاتے ہین آگے آگے
ہدو ای شوق کہ پیچھے مین رہا جاتا ہون

کاروان رہ یثرب مین ہون آواز درا
ق
سب مین شامل ہون مگر سب سے جدا جاتا ہون

اس لیے تا نہ ملے روکنے والون کا پتا
محو کرتا ہوا نقش کف پا جاتا ہون

فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہے امیر
جو کڑی سامنے آتی ہے اوٹھا جاتا ہون

دل کو کب شوق مزار شہ کونین نہین
بے زیارت مجھے آرام نہین ہین نہین

ہو روان اے دل بیتاب کہ موقع ہے یہی
راستہ صاف ہے حائل کوئی ما بین نہین

جبہ سائی کے ہین مشتاق بشر ہون کہ ملک
جز در شاہ کوئی قبلہ دارین نہین

دھو چکا اوسکو مین دل جسنے دیا تھا مجھے دین
فارغ البال ہون ذمے مرے اب دین نہین

ابروے صاحب معراج ہے یان پیش نگاہ
نقش کب دل پہ مرے معنی قوسین نہین

ہے اشارہ کہ ہین ہمراہ محمدؐ کے علیؑ
لفظ معراج مین یہ میم نہین عین نہین

نور عینین شہ ہر دوسرا ہین یہ امیر
سب ہین آگاہ نہان رتبہ سبطین نہین

دودھ پیتے ہوئے اطفال نہ کیونکر بولین
جب لب لعل کی تاثیر سے پتھر بولین

ہو گنا ہون کا نہ انجام بجز رسوائی
کیا چھپین جرم جو اعضائے محشر بولین

دل زائر مین جو اکسیر کا آجائے خیال
بوٹیان آپ ہی جنگل مین برابر بولین

سبزہ زار چمن شاہ کی جو سیر کرین
طوطی اون نیک خصالون کی نہ کیونکر بولین

عاشق شاہ ہون جھگڑین جو قیامت مین ملک
ہی یقین میری طرف سارے پیمبر بولین

آپ کی چشم سخندان کا ثنا خوان ہون مین
منہ ہے کیا آگے مرے اور سخنور بولین

دشمن شاہ وہ بدبمن ہے جس گھر مین رہے
چھت کی کڑیان نہ کبھی چپ ہون برابر بولین

وہ مسیحا ہین کہ حضرت جو پکارین اونکو
جی اوٹھین مردم تصویر مقرر بولین

باعث حفظ جہان نام ہے حیدر کا امیر
حکم حیدر یہ نگہبان نہ کیونکر بولین

ہون تو مجرم پہ نہین شبہہ مرے اقبال مین
نام حضرتؐ بھی ہی میرے نامۂ اعمال مین

رشتے توڑے دام کے صیاد اپنے ہاتھہ سے
نام حضرت کے جو طائر قید ہو کر جال ہین

جرم گو بیحد ہین پر ہین عاشق مولا تو ہون
آیۂ لا تقنطو کیونکر نہ نکلے فال مین

کیون نہ لکھدے باغ جنت کی سند مجکو خدا
لکھے ہین دفتر کے دفتر آپ کے احوال مین

ہین وہ عیسیٰ ہو مرقع مین جو حضرتؐ کی شبیہ
کیا عجب ہے جان پڑ جائی ہر اک تمثال مین

یاد مولا مین جو رو ئین اپنی آنکھین اے امیر
ابر تر بھر بھر کے موتی لے گئے رومال مین

## ردیف واو

میری الفت نے دیا رتبۂ بیجد مجکو — کربلی خاک در شاہ کی سند مجکو
پھول وہ چہرہ ہے شمشاد ہے وہ قد مجکو — سیر گلزار جناں سے ہے یہ مقصد مجکو
عمر بھر دولت کونین کی کرتا تھا تلاش — ملگئی آج تہ دامن احمد مجکو
اب وجد فخر عرب آپ ہین فخر اب وجد — یاد ہے مکتب ایمان ہین یہ ابجد مجکو
رتبہ یہ عشق سے پایا کہ ہون حضرت کی دعا — حشر کے روز کرے گا نہ خدا رد مجکو
ہین وہ محبوب خدا اس سے ہین سب کے محبوب — راست گو ہون نہین آتی ہی خوشامد مجکو
اوس خط سبز کا عاشق ہون مین مانند خضر — کیون نہ جنت مین ملے قصر زبرجد مجکو
کسی دولت کسی ثروت کی نہین اب پروا — میرے اللہ نے دی الفت احمد مجکو
یا نبی مکر سے شیطان کے حاصل ہو پناہ — روز آ آکے ستاتا ہے یہ مرتد مجکو
آسمان پر کلہ فخر نہ پھینکون کیونکر — ہاتھ آیا ہے ترا گوشۂ مسند مجکو
شافع حشر کا احسان کہ وارد مین ہوا — کر چکے تھے مرے اعمال ندارد مجکو
ہون گنہگار مگر خوف معاصی سے نہین — بخشوالین گے قیامت مین محمد مجکو
نکہت گل کبھی گلشن سے جو لاتی ہے صبا — یاد آجاتی ہے اوس شاہ کی آمد مجکو
مست ہون بادۂ الفت سے مین منصور کی طرح — کیون نہ سمجھے صف عشاق سرآمد مجکو
قصر جنت مین جو دیکھونگا جواہر کے کلس — یاد آجائے گا وہ روضہ وہ گنبد مجکو
خلعت بادشہی حلۂ جنت سمجھون — دین جو زائر کفن پوشش مرقد مجکو
گذرے چالیس برس عمر کے اے طالع بد — تا کجا ہند مین رکھے گا مقید مجکو

کم نہین ہے یہ شرف کچھ مرے حق مین کہ امیر
نام میرا ہے یہی کہتے ہین احمد مجکو

اب کہان چین خبر دی مری جی سنے مجکو — کہ مدینے مین بلایا ہے نبی نے مجکو
عاشق چہرۂ حضرت تھا گیا بے کھٹکے — در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجکو

بحر آفت مین نبیؐ اور علیؑ ہین حامی
پار اوترنے کو ملے ہین یہ سفینے مجھکو

عشق کو ختم رسل سے کہ خدا راضی ہو
کی یہ تعلیم اویس قرنی نے مجھکو

آتش عشق مین جلتا ہون مین شب بھر دم صبح
شمع سان موت کے آتے ہین پسینے مجھکو

پر نکل آئین جو طائر کی طرح دور نہین
ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجھکو

شوق محبوب الٰہی مین نہین صبر کی تاب
لیچل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھکو

ہے یقین راہ مین ملجائینگے جبریلؑ امین
سب بتا دینگے زیارت کے قرینے مجھکو

اب نہ ٹھیرون جو کرے میری خوشامد بھی وطن
کر پکارا ہے غریب الوطنی نے مجھکو

مومن و زائر و حاجی ہون و دیئین شرف
مکی و ہاشمی و مطلبی نے مجھکو

رات دن ہند مین رہتا ہی یہی دھیان امیر
اب کیا یاد رسولؐ عربی نے مجھکو

مدح خوان ہو مگر جو آواز نہین ہے تو نہو
سوز حاصل ہے مجھے ساز نہین ہے تو نہو

مرتے ہی پھاند کے دیوار مین داخل ہونگا
باب فردوس اگر باز نہین ہے تو نہو

ہے مے عشق سے حضرت کے مرا دل مخمور
جام مین بادۂ شیراز نہین ہے تو نہو

دیکھ سکتا نہین گنجشک کو دہشت سی تری
بند اگر دیدۂ شہباز نہین ہے تو نہو

زندہ دل جتنے ہین اقرار نبوت ہی اونھین
مردہ دل قائل اعجاز نہین ہے تو نہو

آپ کا نام تو لیتا ہے موذن ہر صبح
مثل داؤد خوش آواز نہین ہے تو نہو

درد الفت کا ہو انجام الٰہی اچھا
خوب صورت اگر آغاز نہین ہے تو نہو

لڑ کے مر جائینگے خود خبث طبیعت سے عدو
آسمان تفرقہ پرداز نہین ہے تو نہو

آشیانہ ہے مدینے کے درختون پہ مرا
اب اگر طاقت پرواز نہین ہے تو نہو

دور سے دیکھ لیا کرتے ہین حضرت کا جمال
پاس اگر جلوہ گہ ناز نہین ہے تو نہو

رہ نہین جاتی کا این وادی مدحت مین امیر
توسن فکر سبکتاز نہین ہے تو نہو

یہ باعث تھا کہ سجدے فرشتون نے جو آدم کو
کہ اونکے صلب مین دیکھا ضیائے فخر عالم کو

جو عالم ہمنے اپنے دلمین دیکھا فیض مولا سے
نہ آیا تھا کبھی جام جہان بین مین نظر جم کو

شرف بخشا دیا ہے کو خدا نے ہفت کشور پر
بلندی جیسے دی ہفت آسمان سے عرش اعظم کو

نظارہ شاہ کا یون دامن تر خشک کرتا تھا
مٹا دیتا ہے جیسے پرتو خورشید شبنم کو

سفارش سے تمھاری قوت اعجاز دی حق نے
ید موسیٰ عمران کو لب عیسیٰ مریم کو

ہوے راکع تو محراب حرم کو یہ ہوئی حسرت
کہ لے لون دوڑ کر آغوش مین مین قد پر خم کو

تری محراب ابرو ہے ترا چاہ زنخدان ہے
عزیز اسواسطے رکھتا ہون کعبے کو زمزم کو

لب جان بخش کی تعریف سے پایا ہے یہ رتبہ
غنیمت جانتے ہین عیسیٰ مریم مرے دم کو

نکل سکتے نہین ہین ایکدم قید محبت سے
لپیٹا ہے یہ دونون گیسوون نے دونون عالم کو

اگر اوس خال کے دانے کا بوسہ پہلے لیتے
نہوئی کھانے کی گندم احتیاج حضرت آدم کو

وہان چالیس در رکھتے ہین در فیض آپ کی لاکھون
سخاوت مین بھلا کیا آپ سے نسبت ہے حاتم کو

یقین ہے مثل خاتم شوق سے قالب تہی کرتے
سلیمان دیکھتے دست مبارک مین جو خاتم کو

امیر آوازہ جرأت پہونچتا ہے جو مولا کا
ہلا دیتا ہے اب بھی سیستان مین گور رستم کو

کھونگا حشر مین یہ تھام کر حضرت کے دامن کو
الٰہی سیل رحمت سے بہا عصیان کے خرمن کو

غبار کوچۂ مولا کا سرمہ ہے عجب سرمہ
کیا ہے جسنے روشن دیدۂ خورشید روشن کو

جو دیکھین حلقۂ گیسو کہین آزاد حسرت سے
الٰہی قید ہون اسمین ہٹے یہ طوق گردن کو

یہ شوق دید مرقد ہے کہ جب دربند ہوتا ہے
فرشتے جھانکتے پھرتے ہین دیوار و در و روزنکو

اجازت طائر سدرہ کو ہو تو نخل یثرب پر
بنائے آشیانہ چھوڑ کر اپنے نشیمن کو

تمنا ہے نہ نکلون مر کے بھی مین شہر یثرب سے
زمین تھوڑی سی ملجائے یہین یا شاہ مدفن کو

تمھارا بوسۂ دریون بدونکو نیک کرتا ہے
بنا دیتا ہے سونا سنگ پارس جیسے آہن کو

کرے دل کھولکر تا وصف باغ روضۂ حضرت — خدا نے اسلیے دین دس زبانین نخل سوسن کو
لباس شاہ کے سینے کے ہو جیاطا کو جرات — جو رشتہ مانگ لے ادریس علیہ سے عیسیٰ علیہ سے سوزن کو
جنان سے روضۂ شہ تک جو حورین آنہین سکتین — بحسرت دیکھتی رہتی ہین دیوار جنان کے روزن کو
ابھی تھی اوڑ کے آتے کوچۂ مولا مین گلشن سے — جو ملتے بلبلون کی طرح پر گلہائے گلشن کو
براق اوڑتا ہوا قطع رہ معراج کرتا تھا — ملی جب شہسوار ایسا خوشی ہو کیون نہ توسن کو

امیر آئے جو دل اوس شاہ کا عاشق نوازی پر
جھکا دے سرو پائے فاختہ پر اپنی گردن کو

رکھتی ہے خاک کوچۂ مولا چمن کی بو — ذرے وہ گل ہین آتی ہے جنسے دو وطن کی بو
سونگھے جو کوئی اونکے لباس بدن کی بو — خوش آئے کیا دماغ کو اوسکے چمن کی بو
کیا حلقہ ہائے زلف مسلسل مین عطر ہے — آتی ہے صاف نافۂ مشک ختن کی بو
اوس چہرۂ صبیح کی دل کو جو یاد ہے — داغون سے آرہی ہے گل یاسمن کی بو
لکھون جو مدحت تن نازک کتاب مین — آئے ورق ورق سے گل نسترن کی بو
گویا زمین عطر سے ہے خاک جسم پاک — شبو کی بو ہے زلف مین تن مین سمن کی بو
کافور کی جگہہ تھی جو خاک مزار پاک — چھوے فرشتے سونگہ کے میرے کفن کی بو
خوشبو وہان پاک کی جسکو پسند ہے — سونگھین کبھی نہ غنچۂ گل کے دہن کی بو
یعقوب وار یوسف یثرب پہ ہون فدا — روشن ہون آنکھین سونگھین اگر پیرہن کی بو
آئے شمیم باغ جنان کی دماغ مین — لائے صبا جو آپ کے سیب ذقن کی بو

فیض ثنائے شہ سے یہ رتبہ ملا امیر
پہونچی بہشت مین مرے باغ سخن کی بو

طاعت حق ہے محمد کی اطاعت مجکو — حج ہے کعبہ کا مدینے کی زیارت مجکو
کچھ نہین زشتی اعمال سے وحشت مجکو — بخشوا لینگے نبی روز قیامت مجکو

کون اب دولت دنیا کی ہے حاجت مجکو
میرے اللہ نے دی دین کی دولت مجکو

چہرۂ پاک کی تعریف کیا کرتا ہوں
ہے یہی تذکرہ قرآن کی تلاوت مجکو

روضۂ شاہ تلک ہند سے پہونچوں میں شتاب
یا خدا جلد دکھا روضۂ جنت مجکو

اوڑ کے پہونچونگا میں طائر کی طرح یثرب میں
دی ہے اس شوق نے پرواز کی طاقت مجکو

فیض عشق شہ والا سے تونگر ہوں میں
مال ہے گنج ہے دولت ہے یہ الفت مجکو

سن لیا ہے کہ نبی نزع میں آئیں گے ضرور
اس لیے مرگ کے آنے کی ہے حسرت مجکو

شاید آجائیں وہاں ختم رسالت کے قدم
جلد لے مرگ دکھا گوشۂ تربت مجکو

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہوں گے
کیا غم تشنگئ روز قیامت مجکو

جانتے ہیں کہ بہت تشنۂ دیدار ہوں میں
ہے یقیں پہلے کریں جام عنایت مجکو

شکر ہے بیٹھ رہا میں در مولا پہ امیر
مل گئی سارے بکھیڑوں سے فراغت مجکو

---

عشق شہ والا کو دل زار کو دیکھو
اس کاہ کو اور کوہ گرانبار کو دیکھو

کہتی ہے کہ میں پرتو چشمان نبی ہوں
لو اور سنو نرگس بیمار کو دیکھو

ہے اسکے نظارے میں ثواب اوس سے زیادہ
قرآن کے بدلے اوسی رخسار کو دیکھو

فاقو نہیں اوس ابرو کا رہے دھیان تو بہتر
ماہ رمضان دیکھ کے تلوار کو دیکھو

اے اہل جنوں سلسلہ بخشش کا یہی ہے
بل کھائے ہوئے گیسوئے خمدار کو دیکھو

جنت میں یہ کہتے ہیں فرشتوں سے فرشتے
یثرب میں چلو شاہ کے دربار کو دیکھو

یثرب کو امیر آؤ چلو ساتھ ہمارے
اوس خرم و شاداب چمن زار کو دیکھو

---

اشتیاق سجدہ میں تا چند دل بیتاب ہو
سر مرا ہو اور اوس در والے کی محراب ہو

مدتوں سے آرزو رکھتا ہے یہ دل میں خاک
چادر مرقد کسی شب چادر مہتاب ہو

جسم حضرت کی صباحت کا کرون پیچھے مین ذکر / کلیان کرنے کو پہلے موتیون کی آب ہو
حفظ حضرت کا بچائے جسکو گیا اوسکو ضرر / برق خاطف مزرع دہقان پہ گر کر آب ہو
آبیاری جس چمن کی لطف حضرت کا کرے / کیون نہ ہر کانٹا رگ گل کی طرح شاداب ہو
شعلۂ نار غضب ایسا کہ جس شب ہو بلند / آسمان پر خاک جلکر خرمن مہتاب ہو
مہر مولا ہی یہ دلمین ہون جو اوس کوچے مین خاک / اوڑکے ہر ذرہ ہوا مین مہر عالمتاب ہو
دل جلانا عشق مولا مین ہے دولت کا سبب / صاحب اکسیر ہون کشتہ جو یہ سیماب ہو

ہون روانہ ہند سے جسدن مین یثرب کو امیر
جو مجاور شہ کے روضے کا ہوا اوسکو خواب ہو

لے چل اے شوق سوے روضۂ مولا مجکو / مدتون سے ہے زیارت کی تمنا مجکو
روضۂ پاک کا یثرب مین نظارہ مین کرون / اس لیے حق نے دیے دیدۂ بینا مجکو
سر ہو اور سنگ در شاہ ہو تا آخر عمر / جب سے پیدا مین ہوا ہے یہی سودا مجکو
شوق دیدار ہے اوس برق تجلی کا کمال / یا خدا جلد ملے رتبۂ موسئی مجکو
جان قالب مین نہین درد جدائی کے سبب / زندہ ہو جاؤن جو ملجائین مسیحا مجکو
کیا کہون چرخ ستمگر نے کیا ہے کیسا / صورت دختر ابتر تہ و بالا مجکو
بادیہ پائی گردون سے نہین کچھ مطلب / تو ہی اے شوق کر اب بادیہ پیما مجکو
خضر پھرتے ہین کہان آئین بتائین مجھے راہ / نہین معلوم رہ یثرب و بطحا مجکو
راہ خشکی ہو اگر راہروون سے مسدود / گریۂ شوق دکھا تو رہ دریا مجکو
کور آنکھین جو کرے راہ مین آندھی تو کرے / کم نہین دیدۂ دل بہر تماشا مجکو

سستی بخت سے ہے یثرب نہ چلون اب جو امیر
سارے اسباب سفر کے ہین مہیا مجکو

## ردیف ہای ہوز

آنکھوں میں سے گھر لیں مرے جائے مدینہ
ان تین مدینوں میں ہے ماوائے مدینہ

موسیٰ کو مبارک ہو تجلی سر طور
اللہ مری آنکھوں کو دکھلائے مدینہ

ہے قصر جہاں روضہ ستون طوبیٰ فردوس
جنت کا تماشا ہے تماشائے مدینہ

فیض قدم شہ سے ضیا پاتا ہے ایسی
خورشید ہے اک ذرۂ صحرائے مدینہ

محشر میں ہوا لالۂ گلزار شفاعت
جس دل میں پڑا داغ تمنائے مدینہ

بازار محبت میں کہاں مجھسا خریدار
سر بیچ کے لیتا ہوں میں سودائے مدینہ

ہر صبح بندھا روضۂ حضرت کا تصور
جب آنکھ کھلی کھل گئے درہائے مدینہ

فردوس سے وہ روضۂ پرنور ہے بہتر
رضوان سے ہے بڑھکر چمن آرائے مدینہ

کثرت میں فرشتوں کی صفیں ہیں صف محشر
ہے شرق سے تا غرب مصلائے مدینہ

موسےٰ ہیں اگر محو تجلائے سر طور
ہے روح مری محو تجلائے مدینہ

مالک ہے امیر اسکا مہ مصر سے بہتر
زیبا ہے اگر مصر ہے شیدائے مدینہ

اوس روضے پر ہے گنبد اخضر کا اشتباہ
اوس شمسے پر ہے مہر منور کا اشتباہ

کرسی در بلند ہے ایسی کہ جسپہ ہے
عالم کو عرش خالق اکبر کا اشتباہ

رفعت سے کسقدر ہے فلک تہ وہ زمین
ہے جسکے ذرے ذرے پر اختر کا اشتباہ

کیا خوب پیش روضۂ والا ہے سائبان
ہوتا ہے جبرئیل کے شہپر کا اشتباہ

روضہ نہیں ہے غور سے دیکھو تو باغ ہے
زیبا ہے ہر ستون پہ صنوبر کا اشتباہ

کتنے ملک خصال مجاور وہاں کے ہیں
سلمان کا ہے گمان ابوذر کا اشتباہ

روشن جو رات کو ہے دو شاخہ مزار پر
ہے آسمان پہ برج دو پیکر کا اشتباہ

شعلہ جو شمع کا ہے وہ اختر سے کم نہیں
ہر قمقمے پہ ہے مہ انور کا اشتباہ

جاکر وہاں جو دیکھ نہ اتر پر آب ہو
اوسپر ہو صاف چشمۂ کوثر کا اشتباہ

ہر آبدار بزم معلّے کا ہے خضر
آئینہ دار ہر ہے سکندر کا اشتباہ

باہر نہیں ہیں بزم سے یہ انجم و فلک
اور سپر سپند اسپ ہے مجمر کا اشتباہ

در پر جھکے جبین تو ہو اس درجہ تابناک
ہو آسمان کو خسرو خاور کا اشتباہ

وہ باغ لطف شاہ ہے جسمین صبا کو ہے
شبنم کے قطرے قطرے پہ گوہر کا اشتباہ

پہونچا ہے سر مرا جو در قصر تک امیر
مجھپر بھی لوگ کرتے ہین قیصر کا اشتباہ

فلک ہے برسر بیداد یا رسول اللہ
بچائیے مجھے فریاد یا رسول اللہ

ہین احتضار مین درپے ہے دین کے ابلیس
یہی تو ہے دم امداد یا رسول اللہ

تمھین ہو دادرس جملہ انبیاے سلف
مجھے بھی تمسے ملے داد یا رسول اللہ

جہان مین جتنے تھے ناشاد انکو شاد کیا
مجھے بھی کیجیے اب شاد یا رسول اللہ

شتاب رفع ہو ویرانئ دل ویران
ہو یہ دیار بھی آباد یا رسول اللہ

عبادتین ہون مری آپ کے سبب سے قبول
یہ محنتین نہون برباد یا رسول اللہ

گرون کسی کی نظر سے نہ دونون عالم مین
پڑے نہ مجھ پہ یہ افتاد یا رسول اللہ

خدا نے خلق کیا ہے تمھارے ہی خاطر سے
تمام عالم ایجاد یا رسول اللہ

ہر ایک سرو ہے اس بوستان عالم مین
تمھارا بندۂ آزاد یا رسول اللہ

وہی ہے حکم خدا خوب جانتا ہون مین
جو کچھ ہے آپ کا ارشاد یا رسول اللہ

ہمیشہ آپ کا ہے نام مجکو ورد زبان
ہمیشہ آپ کی ہے یاد یا رسول اللہ

فلک کو منع کرو جان امیر کی بچ جائے
ستا رہا ہے یہ جلاد یا رسول اللہ

رہتی ہے زبان پر صفت شان مدینہ
ہون مرغ نواسنج گلستان مدینہ

جنت ہے حقیقت مین گلستان مدینہ
طوبا ہے جنان سرو خیابان مدینہ

اللہ نے بخشی ہے جسے شاہی کونین
سلطان مدینہ سے ہے وہ سلطان مدینہ

زیر قلم شاہ ہے ہر ایک قلمرو
کس ملک مین جاری نہین فرمان مدینہ

حاصل ہو مجھے زیست مین بھی سایۂ طوبیٰ
بستر ہے یہ نخل بیابان مدینہ

ہے شوق بہت گھر مجھے زندانسی نہین کم
یارب نظر آئین کہین ایوان مدینہ

حورین ہین فدا مجھ پہ مین حضرت پہ فدا ہون
قربان ہین ملک مجھ پہ مین قربان مدینہ

ای شوق ہو رہبر کہ پہونچ جاؤنین جلدی
مدت سے مرے دلمین ہے ارمان مدینہ

ہین دیو و پری تابع فرمان سلیمان
حاکم ہے سلیمان کا سلیمان مدینہ

مہمانون کے حصے مین وہان کیون نہو لذت
ہے حسن ملاحت نمک خوان مدینہ

قالب مین دو عالم کے مدینہ ہے اگر جان
ذات اوس شہ کونین کی ہے جان مدینہ

نغمہ سے مرا نغمۂ داؤد سے بہتر
مجھسا ہے کہان مرغ خوش الحان مدینہ

روضہ شہ کونین کا کعبے سے نہین کم
اللہ کا مہمان ہے مہمان مدینہ

کہتا ہے امیر اس لیے عالم مجھے حسّان
ہون حسن طبیعت سے ثنا خوان مدینہ

## ردیف یای تحتانی

قبر گلزار جو حضرت کے قدم سے ہو گی
راہ در پردہ اوسے باغ ارم سے ہو گی

زندہ جب خلق خدا صور کے دم سے ہو گی
رونق اوس بزم کی حضرت کے قدم سے ہو گی

دل سے نکلیگی نہ حضرت کی محبت ہرگز
حور باہر نہ کبھی باغ ارم سے ہو گی

کاتب صنع نے نام اس لیے پہلے لکھا
لوح راضی نہ کسی طرح قلم سے ہو گی

نزع کے وقت کوئی کام نہین آنے کا
مشکل آسان مری تیرے کرم سے ہو گی

جادۂ عشق بنی ہے دم شمشیر فنا
قطع یہ راہ اگر ہو گی تو ہم سے ہو گی

تذکرے ہونگے دہان و کمر حضرت کے
جب ملاقات نصیب اہل عدم سے ہو گی

| | |
|---|---|
| ہون وہ نا تر کہ زیارت کو سمجھتا ہون حج | بحث اس مسئلے مین اہل حرم سے ہوگی |
| حکم تم دوگے تو توڑیگا مسلمان ہوکر | نفرت اسدرجہ برہمن کو صنم سے ہوگی |
| چاہیے فقر مین بھی سنت حضرت پہ عمل + | رفع کچھ گرسنگی سنگ شکم سے ہوگی |
| کھینچ لیجائینگے کسطرح فرشتے سوے نار | خلق اپنی ہوئی حضرت کے علم سے ہوگی |
| حق نے اسواسطے آراستہ کی بزم حدوث | روشنی اسمین کبھی شمع قدم سے ہوگی |

ہون نبی خواہ ولی حشر کے میدان مین امیر
التجا سب کو شہنشاہ امم سے ہوگی

| | |
|---|---|
| جاتے تھے جب براق پہ حضرت چڑھے ہوئے | قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوئے |
| جھک جھک کے چوم لیتی ہین جنت کی ڈالیان | کیا بیل بوٹے ہین سر مسند کڑھے ہوئے |
| تسلیم جبرئیل امین تھی براے نام | حضرت وہین سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے |
| پایا ہے بوسہ نقش کف پا کا خواب مین | ہین اب دماغ عرش برین پر چڑھے ہوئے |
| اے شوق قافلہ جو مدینے کو ہو روان | بانگ جرس سے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوئے |
| رہ رہ کے گو گلے ہین مدینہ کی راہ مین | تھالے ریاض خلد کے سارے گڑھے ہوئے |
| پلہ جو نیکیون کا گھٹا ہے تو غم نہین | امت کے دل ہین تیری بدولت بڑھے ہوئے |
| اللہ رے شوق پہونچے مدینے مین دن رہی | منزل سے ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوئے |

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق بے پڑھے ہوئے

| | |
|---|---|
| مجھے کچھ خوف عصیان کا نہین ہے | کہ حضرت سا شفیع المذنبین ہے |
| مزار پاک سب ہے آنکھون سے نزدیک | عجب یہ چشم بینا دوربین ہے |
| زمین ہے آسمان بھی اوسکے آگے | عجب برتر مدینے کی زمین ہے |
| ہوا ہے نقش جب سے نام حضرت | مرا دل بھی سلیمان کا نگین ہے |

گناہونسی نہین محشر مین کچھ خوف
اگر حامی رحمۃ للعالمین ہے

بُری کہیے امیر اس مین غزل کیا
ذرا سی بحر چھوٹی سی زمین ہے

غل کرینگے یہ ہمین دیکھکے محشر والے
غول کے غول وہ آتے ہین پیمبر والے

ہو گئے نامۂ اعمال شفاعت سے سفید
اپنے دفتر لیے بیٹھے رہین دفتر والے

لطف حضرت سے زحل کی ہو سیاہی کافور
قہر مریخ سے شمشیر و سپر دھر والے

حشر مین دینگے یہ ہم ساقی کوثر کو صدا
ایک ساغر ہمین او شیشہ و ساغر والے

دشمن شاہ ابوجہل ہو عاشق ہون اویس
حیف گھر والون سے اچھے رہین باہر والے

ہے جو محبوب خدا ہے وہ ہمارا محبوب
حق تو یہ ہے کہ کہان ہمسے مقدر والے

لگیا سب سے مقدم ہمین جام کوثر
ہاتھ پھیلائے کھڑی رہ گئے کوثر والے

انبیا کب شرف قرب مین تمکو پہونچے
غیر تو غیر رہے دور برابر والے

ہو سکے کس سے بیان پنجتن پاک کا وصف
ق ہین یہی لوگ حقیقت مین پیمبر والے

بہر اعزاز و شرف چرخ سے اوتری جو عبا
یہی دو چار شریک اوسمین ہوئی گھر والے

کوچہ حضرت کا وہ کوچہ ہے جہان بیٹھے ہین
سلطنت چھوڑکے ہوئی سیکڑون کشور والے

خوف کیا حشر مین امت کے سیہ کارون کو
کہ لپیٹینگے انھین بال وہ گھونگھر والے

دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سی فراخ
سیر سب ایک طبق مین ہوئی لشکر والے

آپ ہی کی طرف آخر کو ہے دونون کی رجوع
جو ہین سلمان کی طرف جو ہین ابوذر والے

زور یہ قوت بازوے محمد نے کیا
کہ جسے دیکھکے ششدر ہوئی خیبر والے

مین نے دیکھا ہے وہ آئینۂ رخسار امیر
کیون نہ قسمت کی قسم کھائین سکندر والے

ہے نبی کولنا اوس شاہ عرب سے آگے
پیش امام آپ ہی اس صف مین ہین سب سے آگے

| | |
|---|---|
| کیا ہوا آئے رسول نہین جو سب سے پیچھے | نور تو خلق ہوا آپ کا سب سے آگے |
| دور ہی منزل حضرت نہین سدِ رہ شوق | دو قدم پر ہے جو ہو چین و حلب سے آگے |
| کیا سخاوت تھی کہ جب صورت سائل دیکھی | اوٹھ گیا دست کرم دست طلب سے آگے |
| انبیا کا ہے مرا ساتھ رہ یثرب مین | ق کیا کرون بڑھ نہین سکتا ہون ادب سے آگے |
| شوق کہتا ہے ہر اک گام جو ہونا ہو سو ہو | ہو روان جلد پہونچ جا کہین سب سے آگے |

اب کمی شوق نے کی راہ مدینہ مین امیر
زائرون مین رہے ہم رحمت رب سے آگے

| | |
|---|---|
| خاتم الانبیا جناب ہوئے | حسیل الجسم مین آفتاب ہوئے |
| عشق مولا نے کر دیا بیخود | ہم سیہ مست بے شراب ہوئے |
| ہمنے پا یا مئے ولا کا مزہ | جل کے سب مدعی کباب ہوئے |
| بیخودی ایسی دے خدا سب کو | پیکے مے داخل ثواب ہوئے |

## قطعہ چہار بیت

| | |
|---|---|
| جتنے بھیجے خدا نے پیغمبر | سب کے سب یون تو لاجواب ہوئے |
| موسیٰ و نوحؑ و عیسیٰؑ و آدمؑ | ایسے دس پانچ انتخاب ہوئے |
| پا یا کتنون نے امتیاز صحف | کچھ نبی صاحب کتاب ہوئے |
| پر محمدؐ کہ ہین حبیب خدا | سب رسولون مین آفتاب ہوئے |

ایسے اچھے رہے امیر جو لوگ
داخل امتِ جناب ہوئے

| | |
|---|---|
| چاہیے مجھہ پہ عنایت شہ دین تھوڑی سی | دیجیے قبر کو یثرب مین زمین تھوڑی سی |
| آرزو ہے کہ محبت مین تمھاری کٹجائے | عمر باقی ہے جو اے خسرو دین تھوڑی سی |
| ہے وصیت کہ کفن مین مری رکھدین احباب | خاک روضے کی جو ملجائے کہین تھوڑی سی |

زعم مین اپنے ہے یہ بات کہ الفت شہ کی
ہم بہت رکھتے ہین جبریلؑ امین تھوڑی سی

سنگ در آپ کا ملجائے تو سجدے یہ کرون
سو وہ ہوکر مری رہجائے جبین تھوڑی سی

سیر تھی نعمت دنیا سے طبیعت ایسی
کہ غذا آپ کی تھی نان جوین تھوڑی سی

طول کیا دون کہ مری طبع یہ کہتی ہے امیر
شعر تھوڑے سے کہو ہے یہ زمین تھوڑی سی

جس روز مدینے کی طرف گھر سے چلینگے
آنکھون سے رواں ہونگے کبھی سر سے چلینگے

وہ ہم نہین رہجائین جو پیچھے صفت گرد
اوڑتی ہوئی بڑھتے ہوئے صرصر سے چلینگے

کمتر مہ و خورشید کلس سے ہین یہ افلاک
کیا جوڑ ترے روضۂ انور سے چلینگے

یثرب سے ملک آئینگے لینے ہمین تا ہند
یثرب کو جو ہم ہند کے کشور سے چلینگے

حضرت ہوے شافع تو گنہگار ہی پہلے
جنت کی طرف وادی محشر سے چلینگے

کفار کے سر پاؤن پہ لوٹینگے دم جنگ
کیا چال تری تیغ دو پیکر سے چلینگے

دہشت سے گھٹے جاتے ہین دل رعب ہی ایسا
کیا بڑھ کے مخالف صف لشکر سے چلینگے

ٹوٹینگے حبابون کی طرح قلعۂ آہن
انصار جدھر حکم پیمبر سے چلینگے

جس روز کھلیگا در میخانۂ الفت
مشتاق ملک جنت و کوثر سے چلینگے

پیمانون کو شیشون کو بلا لینگے جو مست
آنکھون سے وہ آئینگے تو یہ سر سے چلینگے

حاجت جو گزک کی ترے میخوارونکو ہوگی
اثمار نئے اونکے مقدر سے چلینگے

مرقد مین امیر آئین نکیرین تو ہم بھی
فقرے جو پڑھانے ہین نئے سر سے چلینگے

جنت ہے در خسرو ذیشان مرے آگے
کہدو کہ نہ لے دون کی رضوان مرے آگے

پہونچا ہون جو اوس در پہ تو پائی ہے یہ شوکت
دارا کو نہین رتبۂ دربان مرے آگے

حضرت کی عنایت نے وہ دی ہے مجھے قوت
ہے زال سے کم رستم دستان مرے آگے

شاہی ہے مجھے کوچۂ حضرت کی گدائی
کیا مال ہے گنجینۂ سلطان مرے آگے

ہوتی ہے جو ہمراہی یثرب تو ادب سے
چلتے نہین رستے مین سلیمان مرے آگے

ابرو و رخ شہ کو سمجھتا ہون مین ایمان
مومن ہون یہ کعبہ ہے وہ قرآن مرے آگے

فیض شہ والا نے وہ بخشی ہے قناعت
ہین کاسہ بکف قیصر و خاقان مرے آگے

وہ سیر طبیعت ہون کہ پتھر سے ہین کمتر
دُرِّ عدن و لعل بدخشان مرے آگے

رستے مین کیا شوق زیارت نے یہ اندھا
ہو چاہ تو ہے چاہ زنخدان مرے آگے

ہندرہ حضرت نہین کوئی ہو مصیبت
آندھی ہے نہ کچھ چیز نہ باران مرے آگے

حائل ہو جو دریا بھی تو شبنم کی ہی اک بوند
قطرے سے ہے کم نوح کا طوفان مرے آگے

صدمہ جو ذرا پیاس کا ہو دوڑ کے آئے
ظلمات سے خود چشمۂ حیوان مرے آگے

شدت ہو اگر بھوک کی جنت سے فرشتے
لائین طبق نعمت الوان مرے آگے

اندیشہ نہین راہ مین کچھ بہر حفاظت
پیچھے ہین خضر موسٰی عمران مرے آگے

ہر گام مین ہون روضۂ اقدس کی قرین مین
ہر وقت ہے وہ کعبۂ ایمان مرے آگے

حضرت کی شفاعت ہے تو ہے ظلمت عصیان
دم بھر صفت دود پریشان مرے آگے

لیجاؤ حضور شہ ذیجاہ فرشتو
لاؤ نہ مرا نامۂ عصیان مرے آگے

پیچھے ہوئے حضرت کی سب اصحاب ہین موجود
ہین راہنما بوذر و سلمان مرے آگے

اوصاف معلی سے امیر ایسی ہے الحان
ہین مرغ چمن سر بہ گریبان مرے آگے

ناجی ہو کیون نہ حشر مین امت رسول کی
حضرت نے کی دعا تو خدا نے قبول کی

جا ہے عجب نہین جو بہا اونگلیون سے آب
بحر کرم تھی ذات جناب رسول کی

وہ ابر رحمت کہ طراوت اوسی سے ہے
ایک ایک برگ نخل کی ایک ایک پھول کی

غم مین شہ کے یونس و یعقوب سے کہ ہوئے
انکے سوا بھی لی نہ خبر کس ملول کی

بیٹے

کافی ہے یہ ثنا کہ حبیب خدا تھے وہ — حاجت نہین ہے مدحت مولا مین طول کی
مریم سے آسیہ سے کسی طرح کم نہ تھی — فضہ کنیز تھی جو جناب بتول کی
کہتی ہے صاف عقل کہ ایسا نہین خدا — بہتان ہے اتحاد کا تہمت حلول کی
بوجہل پھر کے آپ سے سرسبز کب ہوا — طوبیٰ سے سرکشی نہ چلی کچھ ببول کی

دل کو تصور رخ حضرت بندھا امیر
بند آنکھہ کی تو ہمنے زیارت حصول کی

آتے تھے یون ملائکہ حضرت کے سامنے — جیسے فقیر صاحب دولت کے سامنے
قطرہ ہے بحر آپ کی ہمت کے سامنے — ذرہ ہے مہر مہر و مروت کے سامنے
کیا مرتبہ ہے مہر سلیمان سے خطر و — ختم رسل کی مہر نبوت کے سامنے
ق جتنے جری تھے خندق و بدر و حنین کے — سب مردہ دل تھے آپ کی جرات کے سامنے
پھنکتے تھے دل کہ نعرۂ قرنا تھا نفخ صور — رہتے تھے کافرون کو قیامت کے سامنے
چلا کے بولنے کا وہان حکم حق نہین — کاٹون زبان کڑی ہو جو حضرت کے سامنے
چاہے جسے وہ دولت کونین بخش دے — یہ بات کیا ہے اوسکی سخاوت کے سامنے
ہو سامنا اجل کا تو یثرب مین یا خدا — مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے
عاشق نبیؐ کا ہون گل و شبنم ہین اشک و داغ — کوثر کے روبرو کہون جنت کے سامنے
چڑھتے تھے منہ جو بے ادبی سے زبان دراز — کھاتے تھے منہ کی تیغ شجاعت کے سامنے
ق ممکن نہین رکون مین مدینے کی راہ مین — ہرچند سیکڑون ہون قیامت کے سامنے
اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنوان — کچھ سوجھتا نہین ہے محبت کے سامنے

مشکل نہین ہے خشکی دامان تر امیر
اوس آفتاب مہر و مروت کے سامنے

یاد شہ مین جو کوئی رات گذر جائیگی — بہت اچھی مری اوقات گذر جائیگی

دیر ہوتی ہے زیارت مین تو کہتا ہے یہ دل
عمر اسی طرح سے ہیہات گذر جائیگی

ہوگا اللہ کا فرمان بھی موافق اوسکے
آپ کے ذہن مین جو بات گذر جائیگی

صلہ ہر شعر کا حضرت سے عطا ہوگا ضرور
جب نظر سے یہ مناجات گذر جائیگی

جسطرح ہوگا روان ہونگا مدینے کی طرف
ای امیر اب کی جو برسات گذر جائیگی

سوئے یثرب بن کے ہم زائر چلے
شکر کی جا ہے دن اپنے پھر چلے

راہ حضرت کا ہے ایسا اشتیاق
پاؤن تھک جائین تو اپنا سر چلے

یا رسول اللہ جلدی آئیے
لشکر اندوہ مین ہم گھر چلے

نخل دل مین تھے گناہونکے جو برگ
حُبِّ حضرت کی ہوا سے گر چلے

کیا میسر اونکو ہوتی راہ راست
چال پر کب آپ کی کافر چلے

پھر رسائی کی رسا تقدیر نے
ق
پھر مدینے ہو کے ہم زائر چلے

شوق دل نے کی دوبارہ رہبری
آگے بھی ہو آئے تھے اب پھر چلے

راہ حضرت مین مین اوڑتا ہون امیر
اوڑ کے کیا مجسے کوئی طائر چلے

گھر خوشی سے رہ خالق مین لٹانے والے
چند صابر تھے محمد کے گھرانے والے

بیٹھنے پائے نہ گھر مین بھی مگر شکر کیا
ایسے ہوتے ہین مصیبت کی اوٹھانے والے

اونکے پیرو جو ہوئے وہ سر منزل پہونچے
رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پر آنے والے

لکھ گئے اپنی کتابوںمین نبوت کے نشان
علما موسیٰ و عیسیٰ کے زمانے والے

گنج پرویز کے جانب جو ہوا اسکا گذر
کنجیان لائے پئے نذر خزانے والے

کربلا مین جو ہوئی کور دلی اک جا لاکھون
ق
یہ دلاور تھے کوئی آنکھ چرانے والے

بھوک مین پیاس مین اک ایک ہزارونسے لڑا
کیا بہادر تھے محمد کے گھرانے والے

حیف صد حیف رہے خود لب دریا پیاسے
کیسے بچپائینگے دوزخ مین جلینگے جو دم
جلوۂ نور خدائی بھی کوئی چھپتا ہے
آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا

حشر مین چشمۂ کوثر کے لٹانے والے
خیمۂ آل محمد کے جلانے والے
کیسے کیسے ہوے نادم نہ چھپانے والے
مٹ گئے آپ ہی جتنے تھے مٹانے والے

تو بھی راہی ہو مدینے کی طرف جلد امیر
غول کے غول چلے جاتے ہین جانے والے

کبھی جو دیدۂ دل مین فضا مدینے کی
نسیم خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی
ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی
پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی
خزانہ معرفتِ حق کا دفن ہے اسمین
خدا کا گنج ہے دولتسرا مدینے کی
دماغ بوے حبیب خدا کا ہے مشتاق
ادھر بھی آئے الٰہی ہوا مدینے کی
خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہین
وہ راہ راست ہے مکے کی یا مدینے کی
حسن کو سبز تو رنگت ملی حسین کو سرخ
ہٹی نواسون مین کیسی حنا مدینے کی
کھو کرین ملک الموت نزع مین نرمی
وگرنہ گرم ہے دار القضا مدینے کی
جدا ہو دل مرے سینے سے کچھ نہین پروا
پر آرزو نہو دل سے جدا مدینے کی
تمام جرم و معاصی کے ہون مرض زائل
ملے ذرا بھی جو خاک شفا مدینے کی
مقدم آپ کا ہے نور سارے عالم پر
ہوئی ہے عرش سے پہلے بنا مدینے کی
جو زائر آئین یہان ہون بہشت مین داخل
خدا کے گھر سے یہ ہے التجا مدینے کی
ہمیشہ کلک تصور سے صفحۂ دل پر
شبیہین کھینچتے ہین انبیا مدینے کی

کمال ہند مین دل تنگ ہو رہا ہے امیر
دکھا دے وسعت اسے یا خدا مدینے کی

کافر ہوے جو اوس شہ ذیشان سے پھر گئے
برگشتہ بخت قبلۂ ایمان سے پھر گئے

ٹلتی ہے نام پاک سے آئی ہوئی بلا
اکثر نکل کے شیر نیستان سے پھر گئے

کافی اشارا قتل عدو کے لیے ہوا
خنجر گلون پہ جنبش مژگان سے پھر گئے

برگشتگی کا حال کھلا اہل کفر پر
پہیے جو دور گنبد گردان سی پھر گئے

غالب ہوا یہ رعب نُبُوّت دم نبرد
آئے بھی پہلوان تو میدان سے پھر گئے

اصحاب گو قلیل مخالف کثیر تھے
ق
منہ سب کے لشکر شہ ذیشان سے پھر گئے

مارا چمک کے ذرون نے میدان دم نبرد
کیا دن طلوع مہر درخشان سے پھر گئے

ٹھیرے مقابلے پہ نہ اہل مباہلہ
بدعہد کیسے قول سے پیمان سے پھر گئے

آسودہ دل ہوا نہ زیارت سے ای امیر
سو بار آئے شوق فراوان سے پھر گئے

## غزل در شان جناب سید الشہدا علیہ السلام

جو کربلا مین شاہ شہیدان سے پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوئے قرآن سے پھر گئے

نصرانیون نے حضرت عیسیٰ سے کی دغا
گویا یہود موسیٰ عمران سے پھر گئے

امت کے سرکشون نے نہ کی نوح سے وفا
گیا دو سیاہ و یو سلیمان سے پھر گئے

کافر ہوئے کہ کعبۂ دین کو کیا خراب
مرتد ہوئے کہ قبلۂ ایمان سے پھر گئے

مطلق کیا نہ پاس خدا اور رسولؐ کا
کیسے فریب بازی شیطان سے پھر گئے

ہر چند تھا مقابلہ لاکھون کا ایک سے
منہ سب کے تیغ شاہ شہیدان سی پھر گئے

آئے مدد کے واسطے جن و ملک مگر
انکار بادشاہ غریبان سے پھر گئے

دیندار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
بیدین جو تھے وہ دین مسلمان سی پھر گئے

ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا مین ساتھ
سست اعتقاد سستی ایمان سی پھر گئے

حجت تمام شاہ نے کی لاکھ اے امیر
کچھ بھی سنا نہ ایسے وہ ایمان سے پھر گئے

دل کبھی قصد زیارت مین جو دم لیتا ہے
چل کھڑے ہونے کی شوق اوس سی قسم لیتا ہی

جو مدینے سے رہ ملک عدم لیتا ہے
کب ٹھہرتا ہے کہین خار مین دم لیتا ہے

قصد ہستی کا جو کرتا بھی ہے ہمسر اوسکا
راستے ہی سے وہ پھر راہ عدم لیتا ہے

جسکو ملتا ہے مئے الفت حضرت کا مزا
پھر وہ کوثر کو نہین ساغر جم لیتا ہے

گھر سے چلتا ہے مدینے کی طرف جو زائر
ہر قدم بڑھنے کے ثواب اوسکی قدم لیتا ہی

حکم دیتے ہین جو حضرت تو بزمین کیسا
اوٹھ کے بتخانے سے بت راہ حرم لیتا ہی

مین بھی ہون سبط محمدؐ کے عزادارونمین
تعزیہ رکھتا ہے دل نالہ علم لیتا ہے

کیون نہ سمجھیگا وہ طاعت مین کسی کی محنت
مول شداد سے جو باغ ارم لیتا ہے

طے ہو کسطرح سے میدان صفت حضرت کا
ٹھوکرین راہ مین رہوار قلم لیتا ہے

ہین تری دور مین خونریز یہانتک خائف
کہ لہو پیر کا فصاد بھی کم لیتا ہے

یہ حضرت سے ملا ہے مجھے رتبہ یہ امیر
نام تعظیم سے حسان عجم لیتا ہے

بن آئی تیری شفاعت سے روسیاہونکی
کہ فرد داخل دفتر ہوئی گناہون کی

ترے فقیر دکھائین جو مرتبہ اپنا
نظر سے اوترے چڑھی بارگاہ شاہونکی

ثواب جملہ عبادت کا ہے زیارت مین
یہ ایک راہ ہے اے دل ہزار راہون کی

نہین ہے گرد نواح مدینہ نخلستان
قطار ہے یہ ترے عاشقونکی آہون کی

ذرا بھی چشم کرم ہو تو لے اوڑین حورین
سمجھ کے سرمہ سیاہی مری گناہون کی

نظارہ کرکے رخ پاک کا جو پھرتے ہین
بلائین لیتی ہین آنکھین مری نگاہون کی

خوشا نصیب جو تیری گلی مین دفن ہوی
جنان مین روحین ہین اون مغفرت پناہونکی

فرشتے کرتے ہین دامان زلف حور سی صاف
جو گرد پڑتی ہے اوس روضی پر نگاہونکی

یقین ہے چشم در خلد کی بنین پلکین
تری کرم سے صفین ہم سے روسیاہون کی

کریگی آسکے شفاعت تری خریداری
کھلینگی حشر مین جب گٹھریان گناہون کی

مین ناتوان ہون پہونچونگا آپ تک کیونکر
کہ بھیڑ ہوگی قیامت مین عذرخواہون کی

نگاہ لطف سے لازم کہ دور ہو یہ مرض
دبا رہی ہے سیاہی مجھے گناہون کی

خدا کریم محمد شفیع روز جزا
امیر کیا ہے حقیقت مرے گناہون کی

اعجاز مصطفےٰ کے تھے ہر بار کیسے کیسے
اسپر تھے منکرون کو انکار کیسے کیسے

فرمان ہوا تو بولے مٹھی مین سنگریزے
ایما ہوا تو دوڑے اشجار کیسے کیسے

اندھون کو دی بصیرت مُردے بہت جلائے
اچھے کیے نبیؐ نے بیمار کیسے کیسے

تدبیر کا تھا ناخن شمشیر سے زیادہ
کھولے جری نے عقدے دشوار کیسے کیسے

کچھ بھی چلی نہ ایسی دل ہو گئے شکستہ
ہر چند تھے ہتونکو پندار کیسے کیسے

پامال روز ہیجا کیا کیا ہوئے نہ سرکش
لوٹے لہو مین اپنے خونخوار کیسے کیسے

کیا کفر کو مٹایا توڑے صنم کدے وہین
ناقوس کیسے کیسے زنار کیسے کیسے

تائید کی خدا نے غلبہ انہین کو بخشا
دبکر ہوئے مسلمان کفار کیسے کیسے

سچ ہے کہ تھے دلاور اصحاب شاہ کیا کیا
الحق کہ تھے بہادر انصار کیسے کیسے

لیتے تھے مول جنت سر بیچتے تھے اپنا
غازی جری مجاہد دیندار کیسے کیسے

وقت غضب جو آیا دریا مین خاک اوڑائی
جنگل کیے عطا سے گلزار کیسے کیسے

یہ بھی امیر فیض توصیف مصطفےٰ ہے
طبع رسا سے ٹپکے اشعار کیسے کیسے

بیت خدا اشرف مین ہے تربت رسولؐ کی
کچھ کم نہین ہے حج سے زیارت رسولؐ کی

منکر ہے جو نبیؐ کا وہ منکر خدا کا ہے
توحید ہے خدا کی نبوت رسولؐ کی

اونکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوے
دولت ملی یہ ہمکو بدولت رسولؐ کی

امت کا ذکر کیا ہے یہ بندے ہین آپ کی
واجب ہے انبیا پہ محبت رسول کی

نفسی سے امتی سے یہ ثابت ہوا ہمین
امت ہر اک نبی کی ہے امت رسول کی

ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر مین رستگار
ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسول کی

پڑھتے ہین پانچ وقت نماز ین جو اہل دین
بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی

ظاہر ہے بعد شاہ کے کوئی نبی نہین
جاری ہے تابحشر شریعت رسول کی

ق

پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن و آل کا
وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسول کی

خائن ہے جو نجات کہان اوسکی روز حشر
امت انکے ہے سپرد امانت رسول کی

آتے تھے سامنے تو لرزتے تھے دست و پا
غالب تھی کافرونپہ یہ ہیبت رسول کی

تنہا تھے آپ سارا زمانہ پھرا ہوا
جرات تھی واہ کیا دم بعثت رسول کی

توفیق راہبر ہوئی اوسکی خضر کی طرح
کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی

چند مین قبضہ شرق سے تا غرب کر لیا
تھی کہکشان کہ تیغ شجاعت رسول کی

ایمان لاتے جاتے ہین اب بھی ہزارہا
تقسیم ہوتی رہتی ہے دولت رسول کی

کون و مکان ہون درہم و برہم جہان تباہ
ضامن نہو جو آج بھی تربت رسول کی

پھیلی ہے دو جہانمین شریعت کی روشنی
قندیل در ہے شمع ہدایت رسول کی

اس سے سوا ہے کونسی دولت جہانمین
یارب نصیب سبکو زیارت رسول کی

مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر
الفت رسول کی ہے وہ الفت رسول کی

بنکے بھی جانب لحد مصطفےٰ سے چلے
یثرب کو ہند سے جو کوئی قافلا سے چلے

سب خلق سوے روضۂ شاہ ہدا چلے
باغ جہان مین ایسی الٰہی ہوا چلے

جسکو کہ دل سے شوق زیارت ہو شاہ کا
آتے ہمارے ساتھ وہ یثرب چلا چلے

آتی ہے زنگ قافلۂ دین سے یہ صدا
کافر ہمارے ساتھ نہ آتے جدا چلے

باندھی کمر سفر کا سر انجام ہے درست
اب دیر کیا ہے صبح چلے یا مسا چلے

یہ راہ مغفرت ہے یہ ہے جادۂ ثواب
جاتے ہین ہم اودھر کو جدھر انبیا چلے

گھر سے ہے قصد روضۂ پر نور کی طرف
زندان سے جانب چمن دلکشا چلے

شدت اگر ہو آپ کے زائر پہ پیاس کی
خود لیکے خضر ساغرِ آب بقا چلے

گھبرا جو ہر نون سنے تو عیسےٰ لیئے مدد
چوتھے فلک سے ہاتھ مین لیکر عصا چلے

دشمن ضعیف آپ کے احباب ہین قوی
جو کاہ زیر کوہ ہو زور اوسکا کیا چلے

دیکھے عدو تمھین نگہہ بد سے کیا مجال
گردن پہ سر اوٹھاتے ہی تیغ قضا چلے

امید ہے یہ آپ کے مستون کو روز حشر
کوثر پہ جام بادۂ مہر و ولا چلے

حضرت ہی بخشوا ئینگے سب امتین امیر
شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

ادھر بھی اک نگہہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقون مین ہمارا ابھی نام ہو جائے

ترے غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

مین قائل آپ کے روضے کا ہون وہ قائل طور
کلیمؑ سے نہ کسیدن کلام ہو جائے

مدینے جاؤن پھر آؤن دوبارہ پھر جاؤن
تمام عمر اسی مین تمام ہو جائے

ثناے زلف و رخ شاہ کا ہے شوق ایسا
کہ بیٹھون صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے

وہ نشۂ مئے الفت سے کیا رہے خالی
جسے کہ عادت شرب مدام ہو جائے

جو بہر قتل عدو آپ آستین اولٹین
یقین ہے تیغ قضا بے نیام ہو جائے

پلا دیجے اسے محشر مین حوض کوثر پر
کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے

شکستہ لاکھ ہو دل بادۂ ولا نہ گرے
یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے

بلاؤ جلد مدینے مین ہے امیر کو خوف
کہین نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

لحد مین ہمکو سزا سے گناہ کیا ہوگی — وہ ناخدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہوگی
کھلی جو آنکھ ہماری وہ سرو قد دیکھا — بلند اس سے زیادہ نگاہ کیا ہوگی
پہونچ ہی جائینگے یثرب مین ہین جو تیز قدم — ہوا کو سختی رہ سنگ راہ کیا ہوگی
مقابل آپ کے یوسفؑ کو کون پوچھیگا — کنار بحر روان قدر چاہ کیا ہوگی
رہیگا خلق مین جاری اگر نہ آپ کا فیض — شکستہ حال ہے خلقت رفاہ کیا ہوگی
نہ کی جو تیز روی ہمنے راہ یثرب مین — ہمارے پاؤنکی پھر دستگاہ کیا ہوگی
خدا نے آپ کو پیدا کیا سمجھ کے یہ بات — رفاہ خلق کی بے بادشاہ کیا ہوگی
ہوا نہ فائز دیدار اگر یہ پیر فلک — تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی
سپر نہ حشر مین جنکی ہوئی حفاظت شاہ — اونھین جحیم سے حاصل پناہ کیا ہوگی
جو روتے ہین غم شہ مین وہ ہین گناہ سے پاک — برس چکی ہے جو بدلی سیاہ کیا ہوگی
نظر سے آپ کی اوتری ہوی ہین جو مجرم — جنان مین اونکی چڑھی بارگاہ کیا ہوگی
شفاعت اونکی ہے جو قابل شفاعت ہین — جو سر ہی تن پہ نہوگا کلاہ کیا ہوگی
بغیر شوق زیارت نصیب ہوتی ہی کب — عطش نہوگی تو پانی کی چاہ کیا ہوگی
کبھی نہ حشر مین سر سبز ہونگے زاہد خشک — زمین تفتہ سے پیدا گیاہ کیا ہوگی

امیر چُستی مضمون سے ہے امید ثواب
کہی جو سُست غزل واہ واہ کیا ہوگی

مال آپ پر تصدق جان آپ پر سے صدقے — آنکھون سے سر ہے قربان آنکھین ہین سر سے صدقے
کہتے ہین گرد عارض باہم یہ دونون گیسو — مین ہون ادھر سے قربان تو ہو ادھر سے صدقے
بولے ملک جو آدم نازان ہو دولا پر — تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقے
کہتا ہے مہر مہ سے رخ دیکھکر نبیؐ کا — تو شام سے ہو قربان مین ہون سحر سے صدقے
ناف زمین ہے شہ کا مانند کعبہ روضہ — شرقی ادھر سے قربان غربی ادھر سے صدقے

ٹکڑون سے پل گئے سب جتنے تھے اہل حاجت | شاہ و گدا اسنے پائے حضرت کے در سو صدقے

جو مال امیر کا ہے مالک ہین آپ اوسکے
دل آپ پر سے قربان جان آپ پر سے صدقے

زبان ہی منہ مین خشک ایسی نہین طاقت تکلم کی | ہمین بھی کوئی ساغر میر کوثر خیر ہو غم کی
پسند آتا ہے کتنا مسکرانا غنچۂ گل کا | شباہت دل کو یاد آتی ہے حضرت کی تبسم کی
زہے رحمت جو گرمی مہر محشر کی ہوئی غالب | سیہ کارونکے سر پر چھاگئی بدلی ترحم کی
کرو تر دامنونکو پاک دامن جنبش لب سے | ادھر بھی موج آجائے کوئی رحمت کے قلزم کی
مگر میری طرح ہے انتظار شاہ انکو بھی | سپید آنکھین نظر آتی ہین گردونپر جو انجم کی
وہ عاشق ہون پڑھی جسدم گلستان مین نے طفلی مین | پسند آئی نہایت ہر حکایت باب پنجم کی
کہین رتبہ مسیحا سے ہے برتر اوس مسیحا کا | بلندی عرش کی آگے ہے کیا چرخ چہارم کی
ملی بحر سخن کو مدحت حضرت سے یہ وسعت | کہ موجین میری دریا کی ہین جلدین ہفت قلزم کی
تری ٹھوکر کے مردے کو جلانا ہو نہین سکتا | گرہ ہو جاتی ہے حلقوم عیسیٰ مین صدا قم کی
بڑے وہمی ہین جنکو ہے تری معراج مین شبہہ | نہین ہے پاس لقمان کے دوا اونکے توہم کی
غذا ایسے نان جو اسواسطے شہ کو پسند آئی | حقیقت جانتے تھے آدم و تحریص گندم کی
رہے خود جلوہ آرا بوریائے فقر پر حضرت | ہزارون کو عطا کین مسندین سنجاب و قاقم کی

جو حضرت ناخدا ہین بحر طوفان خیز محشر مین
امیر اپنے سفینے کو نہین وحشت تلاطم کی

در شہ پر اجل اے کاش میسر ہوتی | میری تربت بھی شہیدی کے برابر ہوتی
تھی جو اے برق سر طور نمائش منظور | آکے قندیل در روضۂ انور ہوتی
جلوۂ نور ترا پیش نظر تھا دم نزع | جسم خاکی سے جدا روح نہ کیونکر ہوتی
راستہ کون مدینے کا بتاتا مجھکو | تپش دل نہ خضر بنکے جو رہبر ہوتی

ہے تری پیرہن پاک کی حسرت اسکو
ورنہ کیون نکہت گل جامی سے باہر ہوتی

معرکہ مجکو نکیرین سے دربیش ہے آج
آپ تشریف جو لاتے تو مہم سر ہوتی

گرمی مہر قیامت سے نہ جی گھبراتا
سایہ افگن جو تری زلف معنبر ہوتی

زرد رو تجسے کیا مجکو سیہ کاری نے
کیون نہ آنکھ اشک ندامت سی مری تر ہوتی

خاک کچھ بھی تری کوچے کی جو ہوتی شامل
روح پھر قالب خاکی مین نہ مضطر ہوتی

روضۂ پاک کی خاک آنکھون سی ملتا مین امیر
کاشش جاروب کشی وان کی میسر ہوتی

جو نگاہِ خسرو عالی مکان سے گر پڑے
لاکھہ سر کش ہو زمین پر آسمان سی گر پڑے

اشک دامن پر گرا مژگان دشمن سی تو یون
صحن مین جیسے کوئی بام مکان سی گر پڑے

آئے جب دنیا مین حضرت قیر مین ہتی تھی بت
منہ کی بل سب خف شاہ الشرق جانسی گر پڑی

رعب سی میلاد کی جب کانپ اوٹھے نوشیروان
کیون نہ ایوان ہیبت شاہ زمان سی گر پڑی

لطف حضرت نی یہ باندھی باغ عالم مین ہوا
دوستدارون کی گنہ ہر گ خزان سی گر پڑی

جو پھرا ہے آپ سے اوسکو کہان رفعت نصیب
بام پر چڑھنے لگے تو نردبان سی گر پڑی

آنکھ اوٹھا کر بام عالی کو لگے جب دیکھنے
مہر کی دستار فرق آسمان سی گر پڑی

گنبد مرقد پہ چڑھنے کا کرے کیوان جو قصد
بام تک جانے نہ پائے درمیان سی گر پڑی

آپ کی آمد جو ہو سیدانمین چھائی یہ رعب
ق گرز دست پہلوان سیستان سے گر پڑی

مردمک آنکھون سے دل سینے سے پہلو سی جگر
جان ہو تن سے جدا مغز استخوان سی گر پڑی

ہو نگاہ قہر حضرت کی اگر اوسکی طرف
تاج رفعت کیون نہ فرق فرقدان سی گر پڑی

آپ کی رحلت کی پہونچی آسمان پر جب خبر
ق اشک ماتم دیدۂ روحانیان سے گر پڑی

وحشیون نے خاک پنجون سے اوڑائی دشت مین
سارے طائر اپنے اپنے آشیان سی گر پڑی

چھا گئی بالکل ریاض دہر مین افسردگی
خاک پر برگ و ثمر باد خزان سی گر پڑی

تیرہ عالم ہوگیا آسئے گہن مین مہر و ماہ
آنسوؤن کی طرح تارے آسمان سی گر پڑے

چاہیے ایام پیری مین خموشی اسے امیر
بات کا کیا لطف جب دندان دہان سی گر پڑے

گل مہتاب سے اوس رخ کا پتا ملتا ہے
بو تو کچھ بھی نہین پر رنگ ذرا ملتا ہے

روضۂ پاک بھی رتبے مین نہین عرش سی کم
جو پہونچتا ہے اوسے آب بقا ملتا ہے

زائرون کے لیے ہے جہد زیارت مین ثواب
مر بھی جائین تو ثواب شہدا ملتا ہے

جذب حضرت کا پہونچتا ہے جو صحرا مین اثر
کاہ کو بھی اثر کاہ ربا ملتا ہے

فخر ہم فقر کی کملی کو نہ کیونکر سمجھین
سلسلہ تم سے کچھ اے آل عبا ملتا ہے

ہر ورق مین مرے دیوان کی ہے وصف رخ پاک
پتے پتے سے گلستان کا پتا ملتا ہے

چھانتے ہین جو گدا خاک تری کوچے کی
صورت خضر اونھین آب بقا ملتا ہے

اوج ہمت سے ہوا آپ پہ قرآن نازل
فکر عالی ہو تو مضمون نیا ملتا ہے

شوق ہے دل مین مدینے کی زیارت کا امیر
گھر سے بڑھکر ہمین غربت مین مزا ملتا ہے

## رباعیات

گذرے سر عرش جب جناب والا
طوبیٰ نے یہ سر اوٹھا کے حسرت سے کہا
اللہ رے شوق دید قد بالا
مضمون قیامت گیا بالا بالا

## رباعی

دل بزم محبت مین ادیب اپنا ہے
سب عشق مجازی ہین حقیقی ہے یہ عشق
عشاق مین کیا خوب نصیب اپنا ہے
اللہ کا محبوب حبیب اپنا ہے

## رباعی

ہون دل سے فدا اے رخ نیکوے نبیؐ
یارب مری آنکھونکو دکھا روے نبیؐ

سجدے بھی کروں سند شفاعت کی بھی لوں / سر پاؤں پہ ہو ہاتھ میں گیسوئے نبیؐ

### رباعی

احمدؐ کو شرف خدا کی سرمد سے ملا / اعزاز سب انبیا کو احمدؐ سے ملا
جان بخشی عیسیٰؑ ید بیضائے کلیم / جو کچھ جسکو ملا محمدؐ سے ملا

### رباعی

ہین زیر مزار خواب راحت مین حضور / اب بھی ہے مگر فیض سے عالم معمور
یہ سر خفی ہے عین اعلان و ظہور / فانوس مین شمع ساری محفل مین ہے نور

### رباعی

عیش آپ کی الفت مین فراوان پایا / بند آنکھ ہوئی روضۂ رضوان پایا
کیونکر نہ ہمین داغ محبت ہو عزیز / اس پھول کے فیض سے گلستان پایا

### رباعی

لکھا ہے مدینے کو محبت نامہ / آجائیگا آج کل عنایت نامہ
مر جاؤن اگر مین اوسکے آتے آتے / رکھدو وہ مزار مین شہادت نامہ

### رباعی

ہے مدحت شہ ورد زبان خامہ / ہے اور سے اور ابتو شان خامہ
برگ شجر طور ضیا سے ہے ورق / ہے طور کا شعلہ کہ لسان خامہ

### رباعی

اس عشق سے خندان گل امید ہوا / مرقد بھی مجھے روضۂ جاوید ہوا
اللہ رے یاد روئے حضرت کا اثر / ہر ذرہ مری خاک کا خورشید ہوا

### رباعی

مجرم جو مجھے حشر مین پائینگے نبیؐ / لب حرف شفاعت مین ہلائینگے نبیؐ

| | |
|---|---|
| عاشق کہلا کے مین جاؤن دوزخ مین | بخشتا ہے شرف تو بخشوا ئینگے نبی |

## رباعی

| | |
|---|---|
| جاؤنگا مین مجرم جو سوے باغ جنان | سب میری طرف دیکھکے ہونگے حیران |
| پوچھینگے جو قدسی تو کہیگا رضوان | بھیجا ہوا احمد کا یہ آیا ہے یہان |

## رباعی

| | |
|---|---|
| کیا عشق نبی مین ہم نے پایہ پایا | رحمت کا خط جبین کو آیہ پایا |
| راحت ہوئی مرگ و زندگی مین حاصل | خورشید یہان عدم مین سایہ پایا |

## رباعی

| | |
|---|---|
| صد شکر کہ نزع مین بھی آئے حضرت | تشریف جنازے پر بھی لائے حضرت |
| محفوظ عذاب قبر سے ہو نہین کہ ہے | تعویذ لحد کا نقش پاے حضرت |

## رباعی

| | |
|---|---|
| جاری ہے زبان پر صفتِ شاہ امم | لکھتا ہے قلم بھی یہی مدحت ہر دم |
| خالق نے کیا ہے فیض حضرت سے مجھے | اقلیم سخن مین صاحب سیف و قلم |

## رباعی

| | |
|---|---|
| مقصود نہین ہے چتر شاہی میرا | مطلوب نہین ہے کجکلاہی میرا |
| یا ختم رسل زبان پہ ہو وقت اخیر | ہو خاتمہ بالخیر الٰہی میرا |

## رباعی

| | |
|---|---|
| اے راہ رو مرحلۂ صدق و صفا | یثرب کو روان ہو خواہ سوی بطحا |
| کعبہ ہے وہی روضۂ حضرت ہے وہی | رستہ ہے ایک کچھ ہے نیچا اونچا |

## رباعی

| | |
|---|---|
| اعزاز مین ہے شرف عرش علا | دانش کی ترازو مین جو اکدن تولا |

پلہ تو مدینے کا رہا روے زمین پر | اور پلہ عرش آسمان سے بالا

## رباعی

مجرم ہون گناہگار ہون خاطی ہون | کس منہ سے کہون امیر مین ناجی ہون
ہان ایک خیال ہے کہ خالق ہے کریم | تم شافع عاصیان ہو مین عاصی ہون

## ترجیع بند بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ

فکر بلند و قسمت کوتاہ المدد | منزل کڑی مین نابلد راہ المدد
غولون کا خوف راہ مین جانکاہ المدد | خس پوش ہے ہر ایک قدم چاہ المدد

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لٹکا ہوا ہون چاہ مین مین مور د بلا | اک رشتہ خام ہے وہ رسن جسمین ہون بندھا
کھولے ہے چاہ مین دہن حرص اژدہا | جلاد تیغ کھینچے لب چاہ ہے کھڑا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بدلی کبھی چھٹی جو الم کی تو پھر گھری | سیدھی ابھی ہوئی تھی نہ قسمت کہ پھر پھری
چکر دیے بھنور نے جو کشتی مری تری | پایا جو امن سیل سے برق بلا گری

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بیدار ہو کے خواب سے ہر ایک صبحگاہ | ہوتے ہین میرے دیدہ و دل مائل گناہ
شامت سے نفس شوم کی دن ہی شب سیاہ | ہر وقت وسوسے ہین شیاطین کی سنگ راہ

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد | آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

خالی شر و فساد سے نیت بخیر ہے
سائل خدا سے دل سوی امداد غیر ہے
رہتا ہون پھیر مین کہ دو راہی کی سیر ہے
منہ کعبے کی طرف تو نگہہ سوی دیر ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

عارض وہ عارضہ کہ امید شفا نہین
در پیش راہ سخت کوئی رہنما نہین
وہ درد لا دوا ہے کہ جسکی دوا نہین
منجدھار مین سفینہ ہے اور ناخدا نہین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

پھولون سے دور خار سے دامن قریب ہے
منزل بہت بعید ہے رہزن قریب ہے
بے بال و پر ہون دام مین گلشن قریب ہے
جلاد سر پہ تیغ سے گردن قریب ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

باغ جہان کا اور سے کچھ اور رنگ ہے
دل باغبان کا غنچے کے مانند تنگ ہے
ہر موجۂ نسیم بہاری خدنگ ہے
بلبل کو آشیان نہین کام نہنگ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ابر سیہ سے سارا زمانہ سیاہ ہے
اوسمین یہ دل مسافر گم کردہ راہ ہے
بجلی وہ کوندتی ہے کہ خیرہ نگاہ ہے
آندھی مین پڑ کے صورت طائر تباہ ہی

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ایسا تھکا کہ اب نہین چلنے کا حوصلہ
مدت ہوئی کہ چھوٹ گیا مجھسے قافلہ

لنگر ہے میری پاؤنین پڑ کر ہر آبلہ — جادہ لپیٹ لپیٹ کے پنجا تا ہے سلسلہ

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

دریا کا ہوارادہ تو خوف نہنگ ہے — صحرا مین مجکو وہشت گرگ و پلنگ ہے
گلشن مین شاخین تیر ہین غنچہ تفنگ ہے — چلنا پہاڑ پر مری چھاتی پہ سنگ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مانگون دعا جو ابر کی پتھر برس پڑین — شاخون سی پھول چاہون تو اخگر برس پڑین
پیکان نجوم کے مری سر پر برس پڑین — دیکھون جو ماہ نو کو تو خنجر برس پڑین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہو جہل سے کے خاک ہاتھ لگاؤن جو زر کو مین — قطرہ بنے پگھل کے جو دیکھون گہر کو مین
حنظل صفت ہو تلخ چھوؤن جس ثمر کو مین — دون داغ اک نگاہ مین شمس و قمر کو مین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے شغل اشک گرم کا یا آہ سرد کا — مہر فلک ہے عکس مری روی زرد کا
بلوہ ہے لشکر غم و اندوہ و درد کا — گھر ہو گیا مرا ابھی میدان نبرد کا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مین اور ملک ہند مین در در پھرون خراب — کاسہ لیے گدائی کا گھر گھر پھرون خراب
دی دور آسمان نے مجھے چکر پھرون خراب — حامی ہو تم سا اور مین مضطر پھرون خراب

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اوٹھا وہ دل میں درد کہ بجلی چمک گئی
نکلی جو آہ دل سے مری تا فلک گئی
ٹپکا لہو مژہ سے کہ ریتی ٹپک گئی
فریاد کرتے کرتے زبان تک بھی تھک گئی

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اولٹا ہوا ہے دم کہ دم احتضار ہے
آنسو رواں ہیں سینے میں دل بیقرار ہے
کس کشمکش میں آج مری جان زار ہے
آنکھیں پھری ہوئی ہیں دمونکا شمار ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

تنہا نئے مکان میں مجھے بخت لائے ہیں
دونون کنارے قبر کے پہلو دبائے ہیں
پھیلے کھڑے ہوئے ہیں جو اپنے پرائے ہیں
دہشت کا ہے مقام نکیرین آئے ہیں

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

گرمی وہ آفتاب قیامت کی شعلہ بار
مینائے دل ادھر غم میزان سے سنگسار
رعشہ بدن میں دہشت عصیاں لئے بار بار
کھنچے ہوئے صراط ادھر تیغ آبدار

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لغزش قدم میں دوری منزل کا سامنا
محشر میں ہر قدم رہ مشکل کا سامنا
تن رعشہ دار طوق و سلاسل کا سامنا
میں مجرم اور خسرو عادل کا سامنا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

حامی

حامی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم
مختار کل ہو مالک روز جزا ہو تم
یاور ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
رحمت کا ہے مقام کہ خاص خدا ہو تم

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

محشر کے دن عذاب خدا سے بچائیے
دنیا میں جب تلک میں رہوں کام آئیے
جنت دلائیے مجھے جنت دلائیے
دل لوٹتا ہے روضے پہ مجکو بلائیے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ناشاد ہو رہا ہوں مجھے شاد کیجیے
کیونکر کہوں نہ تم سے کہ امداد کیجیے
ویران ہے ملک دل اسے آباد کیجیے
تم سا سخی ہے کون یہ ارشاد کیجیے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے آسرا حضور تمھارا امیر کو
بس ہے تمھارا ایک اشارا امیر کو
دنیا میں آخرت میں سہارا امیر کو
محبوب حق بچاؤ خدارا امیر کو

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

## مخمس در نعت بر غزل خواجہ حافظ شیراز علیہ الرحمہ

میگساران نبیؐ نعرۂ مستانہ زدند
گفت جبرئیلؑ کہ این زمزمہ بیجانہ زدند
طعنہ از بیخردی مردم بیگانہ زدند
دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند

گل آدم بسرشتند وبہ پیمانہ زدند

نور ذات اوسکا کہ تھا پردہ نشین لاہوت
ایک مدت وہ رہا رونق بزم جبروت
جب ہوا اتر کے وہان سے ئے جام ناسوت
ساکنان حرم ستر و عفاف ملکوت
با من راہ نشین ساغر مستانہ زدند

عشق محبوب خدا کا ہے خدا کی تائید
لمعۂ طور کی ہر چشم نہین لائق دید
مجکو اس گنج کی اللہ نے بخشی ہی کلید
آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

قول سلطان رسالت سے ہین واقف کہ وہ
ایک فرقہ ہے بہتر مین فقط قابل زہ
وا ہوئی ناخن عشاق سے محکم یہ گرہ
جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مین کہین دل تھا کہین پہلے بڑا تھا یہ فساد
اتفاق اسسے ہوا اب کہ یہ ہے مین مراد
کہ فقط بہر نبی ہین یہ دو عالم ایجاد
شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

بوالہوس انجمن عشق مجازی مین ہون جمع
ہم ہین شیدائی نبی صاحب تاثیر ہین ورع
کب ہے ہر برق مین جو برق تجلی مین ہی لمع
آتش این نیست کہ بر شعلہ او خندد شمع
آتش آن ست کہ در خرمن پروانہ زدند

کب امیر اسنے کیے شعر سبک درج کتاب
مدح خوان احمد مرسل کا رہا بہر ثواب
کیون نہ قائل ہون کہ ایسا ہی کچھ اپنا ہی حساب
کس چو حافظ نکشود از رخ اندیشہ نقاب
تا سر زلف عروسان سخن شانہ زدند

## مخمس دیگر در نعت سرکائنات علیہ وآلہ الصلوات بر غزل حافظ شیرازی

گوش کن گوش کہ بانگ جرسے می آید
از پئے دادرسی دادرسے می آید
بہر جان بخشیت آمادہ لبسے می آید
مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید

کز انفاس خوشش بوی کسے مے آید

تابکے آہ وفغان تابکجا جوش خروش
صبر کر صبر بڑا صبر کا رتبہ ہے خموش
حال سن سب مجھسے کہ تسکین ہو تجھے کم ہو یہ جوش
از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش

زدہ ام فالی و فریادرسی مے آید

ہین جگر سوختہ عشق نبی پا نہ و بس
کون اس سوزش قلبی سے نہین گرم نفس
مجھسے بہتیری ہین اس داغ کی جنکو ہی ہوس
زاتش وادی ایمن نہ منم خرم و بس

موسی اینجا بامید قبسے مے آید

عرش سے بڑھکے جو لی ختم رسل نے رہ راست
رہے حیران ملک بات ہی یہ ایکم و کاست
کہا جبریل نے عیسے سے یہ نسبت خبر است
کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست

این قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

انبیا جن و ملک سب ہین مدینے مین بہم
نسل آدم سے بھی ہین اہل عرب اہل عجم
یانبی سب پہ ہے لازم نظر فیض شیم
جرعۂ دہ کہ بہ میخانۂ ارباب کرم

ہر حریفے ز پئے ملتمسے مے آید

مٹ گئے شوق زیارت مین بلا گور و کفن
نہ گیا پر نہ گیا شغل فغان و شیون
اب جو پوچھے کوئی اوس سی تو کہی باس سخن
خبر بلبل این باغ مپرسید کہ من

نالہ مے شنوم کز قفسے مے آید

عرض عشق محمد نے کیا یہ مجھے پست
تن مین ہے طاقت برخاست نہ یارائی نشست
ای صبا بہر خدا تو تو ہے احباب پرست
دوستان را اگر سر برسیدن بیمار غم ست

گو بیا خوش کہ ہنوز ش نفسی مے آید

لطف معشوق کا عشاق پہ ہوتا ہی کہان
خاصہ ہے یہ محمد کا فدا ہون دل و جان
مہربان مثل امیر اوسپہ بھی ہین شاہ زمان
یار دارد سر صید دل حافظ یاران

شاہبازے بشکار مگسے مے آید

## تضمین کلام جامی علیہ الرحمہ در نعت نبوی

رو بدرگاہ تو اے عالم پناہ آوردہ ام — چون خط اعمال خود روی سیاہ آوردہ ام
چشم شرم آلود وقلب عذر خواہ آوردہ ام — یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام
بر درت این بار با پشت دوتاہ آوردہ ام

نور رحمت سے ہوئی شام ایک عالم کی سحر — ساری ظلمت دور ہوجائے ادھر بھی اک نظر
پیر عاصی ہون ترحم چاہیے اس ضعف پر — چشم رحمت بر کشا موی سفید من نگر
گرچہ از شرمندگی روے سیاہ آوردہ ام

دور ہو نزدیک ہو اپنا ہو یا بیگانہ ہو — پرورش منظور ہے رحمت سے سب کی آپ کو
کیا کرون ظاہر رفاقت یہ سخن ہے گو مگو — آن نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو
ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام

قلب محزون چشم پر خون اشک گرم و آہ سرد — سینۂ مجروح و دست رعشہ دار و روی زرد
تیرگی غم پریشانی دل مانند گرد — عجز و بیخویشی و درویشی و دلریشی و درد
اینہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام

آسمان برگشتہ میری خون کی پیاسی زمین — حرص دولت حرص زر باندھی ہوی شمشیر کین
دیدہ و دل مائل حسن بتان نازنین — دیو رہزن در کمین نفس و ہوا اعدای دین
زین ہمہ با سایۂ لطفت پناہ آوردہ ام

منفعل ہون منفعل ہون منفعل ہون مین شہا — لا تعد عصیان معائب ہین مری بے انتہا
عذر بدتر جرم سے پر کیا کہون اسکے سوا — گرچہ روی معذرت نگذاشت گستاخی مرا
کردہ گستاخی زبان عذر خواہ آوردہ ام

کیا کہون تم سے امیر تشنہ میدان طمع — جز متاع جرم کیا ہے مایۂ دکان طمع

مدتوں مانند جامی ہو کے سرگردان طبع　　　بستہ ام بر یکدگر گر نکلے زخارستان طبع

سوے فردوس برین ہشتی گیاہ آوردہ ام

## دیگر مخمس بطور ترجیع بند

حقا قسیم کوثر و نار و جنان ہے تو　　　مقصود آفرینش کون و مکان ہے تو
مسند نشین انجمن کن فکان ہے تو　　　مہر قبول و خاتم پیغمبران ہے تو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مشہور ہے جو عرش جلوخانہ ہے ترا　　　کہتے ہیں لامکان جسے کاشانہ ہے ترا
جو ہے پری جمال وہ دیوانہ ہے ترا　　　سدرہ پہ جبرئیل بھی پروانہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خلقت ہے تیرے ہاتھ قضا تیرے ہاتھ ہے　　　مختار تو خدا کی رضا تیرے ہاتھ ہے
آفاق کی فنا و بقا تیرے ہاتھ ہے　　　سب کارگاہ صنع خدا تیرے ہاتھ ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید و ماہ خلق ہوئی تیرے نور سے　　　کونین کا ظہور ہے تیرے ظہور سے
قبل آفرینش ملک و جن و حور سے　　　آیا ہے تو زمین پہ بڑی راہ دور سے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جلوہ ترا تھا طور پہ جو آشکار تھا　　　موسیٰ ترے نظارے کا امیدوار تھا
جس باغ میں خلیل تھے تو آبیار تھا　　　بیڑا تجھی سے نوح کا طوفان میں پار تھا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید جسکو کہتے ہیں وہ سایہ ہے ترا　　　نہ آسمان کہ منبر نہ پایہ ہے ترا
ادریس کا کہاں ہے جو پیرایہ ہے ترا　　　قرآن و آل خلق میں سرمایہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جتنے ہین پہلوان وہ شہ دستبرد ہین
تو مصاف اور اہل صفا مثل درد ہین
شیروں سے بھی جری تری لشکر کی گرد ہین
جتنے بزرگ ہین وہ ترے آگے خرد ہین
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تھے اہل کفر مین جو تنتن کے کڑے کڑے
گاڑا ہے سرکشوں کو زمین مین کھڑے کھڑے
قسمت کو رو رہے ہین وہ اپنی پڑی بڑی
چھوٹوں سے چھوٹے ہین ترے آگے بڑے بڑے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو پہلے خلق بعد ترے انبیا ہوئے
جو اولیا کے بعد ہوئے اتقیا ہوئے
جو انبیا کے بعد ہوئے اولیا ہوئے
ان سب کو رتبے تیری بدولت عطا ہوئے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیکھا جو چشم غور سے اے فخر کائنات
تجھ مین ہین وہ صفات جو خالق مین ہین صفات
امکان کا وجوب کا مجمع ہے تیری ذات
مدحت مین تیری اور تو بنتی نہین ہے بات
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تیری طرف رجوع نہین کس رسول کی
راحت رسان ہے ذات تری ہر ملول کی
الفت تری کلید ہے باب قبول کی
حاجت نہین ہے کچھ تری مدحت مین طول کی
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیوان کائنات مین تو انتخاب ہے
ہر چند نعت حمد صفت بے حساب ہے
سمجھا کہان پیمبر صاحب کتاب ہے
پر مختصر سی بات یہ لب لباب ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تعریف کا امیر کہان اختتام ہے
پیش نظر جو رتبۂ خیر الانام ہے
جتنا کوئی بیان کرے نا تمام ہے
ہر بار اپنے دل کا یہ تکیہ کلام ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

## تضمین شعر صائب

ہوئی جو آپ کے یارونکو بشیر سے خبر ۔ کہ ہونگے راہی معراج شاہ جن و بشر
کیا سوال کہ ہم بھی ہوں ہمرکاب سفر ۔ دیا جواب کر و اس شرف سے قطع نظر

اگرچہ خوش نبود سیر بوستان تنہا
گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا

## تضمین شعر سعدی علیہ الرحمہ

حَصَلَ الشِّفَا بِخَیَالِہٖ ؛ وَصَلَ الْاَسٰی بِوِصَالِہٖ ۔ عَذُبَتْ عُیُوْنُ مَقَالِہٖ ؛ عَظُمَتْ شُئُوْنُ جَلَالِہٖ
نُصِبَتْ لِوَاءُ نَوَالِہٖ ؛ حُمِدَتْ جَمِیْعُ فِعَالِہٖ ۔ شَرُفَ الثَّرٰی بِظِلَالِہٖ ؛ سَمَکَ السَّمَا بِنِعَالِہٖ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ ۔ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ ۔ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

گہر محیط عطای رب ؛ قمر سمای سخای رب ۔ شجر ریاض رضای رب ؛ ثمر نہال ولای رب
گل باغ نشو و نمای رب ؛ نگہہ آشنای ادای رب ۔ بجمال شوق لقای رب ؛ وہ ہمای اوج ہوای رب

بلغ العلے بکما لہ ۔ کشف الدجیٰ بجما لہ
حسنت جمیع خصا لہ ۔ صلوا علیہ و آلہ

شب جشن خالق بحر و بر ؛ جو طلب ہوئی تو بندھی کمر ۔ صف انبیا تھی ادہر ادہر ؛ وہ نجوم میں صفت قمر
چمن جنا کے کھلے تھے در ؛ لگے جھومنے شجر و ثمر ۔ ہوے جبرئیل جو راہبر ؛ تو سوار ہوکے براق پر

بلغ العلے بکما لہ ۔ کشف الدجیٰ بجما لہ
حسنت جمیع خصا لہ ۔ صلوا علیہ و آلہ

جو او دھر سے شوق لقا ہوا ؛ تو ادھر سے ذوق سوا ہوا ۔ جو حباب بن کے جدا ہوا ؛ وہی قطرہ عین بقا ہوا

الف ایک تھا نہ دوتا ہوا ؛ تھا اگرچہ مدسی بڑھا ہوا
نہ گرو گمان کہ کیا ہوا ؛ سر عرش ہو یہ لکھا ہوا

بلغ العلےٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ

کبھی کعبہ شاہ زمان گئے ؛ سوی چار سمت جہان گئے
سر ہفت چرخ روان گئے ؛ پئے سیر ہشت جنان گئے

غرض اوس سفر مین جہان گئے ؛ ملک و نبی بھی وہان گئے
جو وہان سے بڑھ کے روان گئے ؛ رہے دنگ سب کہ کہان گئے

بلغ العلےٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ

ہوئے آپ داخل بزم ہو ؛ وہ چمن کہ رنگ وہان نہ بو
رہی سبکے کانون کو آرزو ؛ نہ سنی کسی نے وہ گفتگو

نبی و ملائک نیک خو ؛ رہے آستانے پہ سر فرو
جو پھرے وہان سے وہ سرخ رو ؛ یہی غلغلہ تھا ہر ایک سو

بلغ العلےٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ

کئے خلق حق نے جو انبیا ؛ اونھین ایک ایک شرف ملا
نہ خلیل کا ہی چمن چھپا ؛ نہ نہان ہی دنبہ ذبیح کا

جو کلیم کو ید بیضیا ؛ تو مسیح کو دم جان فزا
مگر اونھین خاص ہین مصطفےٰ ؛ کہ خدا نے آپ بلا لیا

بلغ العلےٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ

وہ نسیم گلشن کن فکان ؛ وہ شمیم روضۂ جاودان
وہ ہمای فرق پیمبران ؛ وہ مسافر رہ لامکان

وہ قمر خدم فلک آستان ؛ وہ قضا علم وہ قدر نشان
وہ ضیای دیدۂ قدسیان ؛ جو چلا کہا انسے گیا کہان

بلغ العلےٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ

وہی ختم صنع آلہ ہے ؛ وہی امتونکی پناہ ہے
وہی جن و انس کا شاہ ہے ؛ وہی خضر راہ رفاہ ہے

وہی شاہ نجم سپاہ ہے ؛ وہی فرق دین پہ کلاہ ہے
بہت اوسکی شوکت و جاہ ہے ؛ یہ صفت شرف پہ گواہ ہے

بلغ العلےٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ

یہ جہان ویار اوسی کا ہے ۞ وہ جہان حصار اوسکی ہے
قدم استوار اوسی کا ہے ۞ علم افتخار اوسی کا ہے
ادھر اختیار اوسی کا ہے ۞ اودھر اقتدار اوسی کا ہے
گرم اشتہار اوسی کا ہے ۞ شرف آشکار اوسی کا ہے

بلغ العلےٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ

وہی نوبہار ریاض دین ۞ وہی ثمرۂ شجر یقین
یم انبیا میں دُرِ ثمین ۞ دم حشر شافع مذنبین
جو ولی ہیں اونکی ہیں خوشہ چیں ۞ جو نبی ہیں اونکو وہ ہیں معین
فلک آستان وہ سر زمیں ۞ سر عرش جا کی ہوئی مکیں

بلغ العلےٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ

مس قلب امیر طلا کرو ۞ سیہ آئینے کو جلا کرو
یہی نام مونہہ سے لیا کرو ۞ یہی ورد صبح و مسا کرو
دل و جان کو صرف ولا کرو ۞ کہ ولا ہی خاص خدا کرو
جو زبان ہے تو ثنا کرو ۞ یہی منبروں پہ پڑھا کرو

بلغ العلےٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ

## ترجیع بند قابل پیشخوانی در محفل میلاد شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردو خبر یہ محفل میلاد شاہ ہے
امت چلی رسولؐ کی یہ جلوہ گاہ ہے
یاں آمد جناب رسالت پناہ ہے
سیدھی یہی بہشت میں جانے کی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

جو عاشقان صورت خیر الانام ہیں
جو طالبان جلوۂ ماہ تمام ہیں

جو ذرہ ہائے مہر فلک احترام ہین
آئین کہ دور مین مئے الفت کے جام ہین

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن وبشر سلام کو آئین پکار دو

در ہین کشادہ رحمت رب کریم کے
خلعت بٹینگے لطف خدای رحیم کے
ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے
تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن وبشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان ہے جلوس شہانہ ہے
سامان نئے نئے ہین نیا کارخانہ ہے
رحمت ہے فرش ظلِ خدا شامیانہ ہے
مسند بچھی ہے آمد شاہ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن وبشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ وش
گرمی جو ہو ذرا دمِ عیسیٰ ہو بادکش
ہون گرمِ اہتمام ہین اسپر کلیم غش
پانی پلائین خضر دم شدتِ عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن وبشر سلام کو آئین پکار دو

آتے جو آنے والون کو پاتے ہین جبرئیل
رتبہ برتبہ سب کو بٹھاتے ہین جبرئیل
خود جا کے در تلک انھین لاتے ہین جبرئیل
موقع سے کیا صفونکو جماتے ہین جبرئیل

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن وبشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب مین ہی خبر
الیاس بر سے بحر سے خضر آتی ہین ادھر
ارواح انبیای سلف کا ہے یان گذر
رونق فزا ہین چرخ سے عیسیٰ زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آئین شتاب یوسفؑ کنعان کو دو خبر
یعقوبؑ و نوحؑ و آدمؑ ذیشان کو دو خبر
محفل مین ہون شریک سلیمان کو دو خبر
تشریف لائین موسٰی عمران کو دو خبر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جنان سے ملک چلے
بحرِ روان سے مردم آبی تلک چلے
آنکھون سے انجم و مہ و مہر فلک چلے
جتنے تھے وحش و طیر وہ سب مشترک چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم مین جو شوق سے آئین خوش نصیب
خاموش بیٹھین سر نہ ہلائین خوش نصیب
کانون کی پردے در سے لگائین خوش نصیب
اعجاز سنکے لطف اٹھائین خوش نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

لو آمد حبیب خدا اسے قدیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحب تاج و سریر ہے
آتا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

ہر دم جو ازدحام خلائق دوچند ہے
اوسکا سلام ہوگا جو اقبال مند ہی
بس کر امیر ختم سخن دل پسند ہے
مولود آگے ہوگا یہ ترجیع بند ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

## ترجیع بند در نعت

اے ختم رسل حبیب داور — مختار جنان شفیع محشر
تیرے لیے ہے بنا ہے جنت — بخشا تجھے حق نے حوض کوثر
اُمّی لقب و صحیفہ دل — مجموعۂ صد ہزار دفتر
انگشت وہ تیغ تیز جس سے — دو ٹکڑے ہوا قمر برابر
اول ہوئی تیری خلقت نور — آخر مین ہوا ظہور اطہر
تو خلق ہوا تو سب ہوئے خلق — افلاک و زمین و ہفت اختر
ممتاز ہوئے ترے سبب سے — تھے صاحب عزم جو پیمبر
مشتاق ترا ہے سب زمانہ — محکوم ترے ہین ہفت کشور
مین بھی ہون اویس کی طرح سے — وابستۂ گیسوے معنبر

گر بر سر و چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

آدم کا یہ قول ہے مین کیا ہون — اک لمعۂ نور مصطفےٰ ہون
کہتے ہین یہ نوحؑ مالک احمد — کشتی کا مین ایک ناخدا ہون
ثابت قدم اس سخن مین ہین خضرؑ — حضرت کے سبب مین رہنما ہون
ہے ناز خلیل کو بھی اس پر — گلچین ریاض اقتدا ہون
فخر یہ یہ ہے کلام یوسف — مین بندۂ ختم انبیا ہون
کہتے ہین یہ تخت پر سلیمان — مین بھی تہ سایۂ لوا ہون
فرماتے ہین یہ جناب موسےٰؑ — دربان ہون کہ صاحب عصا ہون
یہ لوگ تو کیا خدا کا ہے قول — محبوب کا طالب رضا ہون
شاہا ہے یہ بات عقل سے دور — یہ سب تجھے چاہین مین نچاہون

گر بر سر و چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

پیدا ہوا قبل نور تیرا
آخر مین ہوا ظہور تیرا

ہین پانچ اصول پنج نوبت
آوازہ ہے دور دور تیرا

انسان تو کیا کہ لائے ایمان
سنگ و شجر و طیور تیرا

ہے جلوہ نما تجلی حق
روضہ ہے کہ کوہ طور تیرا

داؤد سے تو کہین ہے افضل
قرآن ہے بہ از زبور تیرا

ہر نقش قدم ہے وقت رفتار
غیرت دہ روے حور تیرا

روشن ہے وہ کہکشان سے بڑھکر
جس راہ سے ہے مرور تیرا

بیتاب ہے یا رسول اکرم
یہ عاشق ناصبور تیرا

آنکھین دیدار کو نہ ترسین
ہو جلوہ نما جو نور تیرا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا ترا لقب ہے
تو عمدۂ بارگاہ رب ہے

موسیٰ عیسیٰ خضرؑ سلیمانؑ
تیری سی صفت کسی مین کب ہے

جو اہل صفا کا ہے مرقع
نقشہ ترا اوس مین منتخب ہے

کیا رات کو روشنی کی حاجت
رخسار چراغ وقت شب ہے

حقا کہ تری ولاے کامل
عالم کی نجات کا سبب ہے

تائید خدا ہے تیرے سر پر
کیا تیغ عنا و بولہب ہے

روشن ہے وہ خاتم نبوت
مہر عجم و عرب ہے

جبریل براق لاکے بولے
تا ختم رسل چلو طلب ہے

بولا یہ براق بھی ہوا کب
مشتاق لقا جناب رب ہے

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

راہی ہوئے سرور دو عالم — خورشید علم ستارہ پرچم
جبریل رکاب مین شتابان — پرواز مین مرکب صبا دم
آئے سوئے کعبہ قبلہ دین — دونی ہوئی آبروے زمزم
کعبے سے جو بڑھ چلی سواری — اقصی مین تھے انبیا فراہم
دیکھی جب دور سے سواری — تسلیم کو گردنین ہوئین خم
وہ پیش نماز مقتدی سب — یعقوب و خلیل و نوح و آدم
اوس جلسے کیا جو قصد افلاک — پایا انجم نے فیض مقدم
کرسی پہ گئے جناب والا — بولے ملک آج خوش ہوئے ہم
پہونچے جو قریب عرش حضرت — آئی یہ صداے عرش اعظم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

دعوت مین عجیب رتبہ پایا — کیا کیا ہوے پیشکش ہدایا
کیا بزم تھی بزم لامکانی — جس بزم مین نور تھا نہ سایا
بیگانہ دوی سے بزم وحدت — اپنا تھا نہ اوس جگہہ پرایا
چیدہ جو ہوا طعام دعوت — تنہا نہین میہمان نے کھایا
طعمہ نمکین و اکل شیرین — اورون کے لیے بھی ساتھ لایا
بے فاصلہ میزبان و مہمان — کیا قرب نے بُعد کو مٹایا
تحریک زبان نہ جنبش لب — کچھ حال سنا تو کچھ سنایا
خود ناز کو ناز سے حکایت — خود شوق کو شوق سے کنایا
کم کی جو ادب نے گرم جوشی — کہہ کہہ کے یہ شوق مسکرایا

گر بر سر و چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

کیا کوئی کرے ثنائے احمد — مداح ہے خود خدائے احمد
کیا رتبہ ملا کہ مثل نعلین — کونین ہین زیر پائے احمد
داخل ہوئے قصر لامکان مین — اللہ رے ارتقائے احمد
تھے اور بھی انبیا اولوالعزم — پائی نہ کسی نے جائے احمد
ہر چند ہین سب رسول مقبول — محبوب نہین سوائے احمد
دیتے ہین وہ سنگ کی عوض دُر — دشمن پہ بھی ہے سخائے احمد
بیشک ہے وہ سنگ سنگ اسود — جس پر کہ ہے نقش پائے احمد
جو خاص ہین عاشقان حضرت — چلتے نہین بے رضائے احمد
ہوتا ہے جو شوق دل مین غالب — کہتے ہین یہ مبتلائے احمد

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

اے ناز فروش بزم امکان — اے حلقہ بگوش حکم یزدان
گر کعبہ رخ کو تیرے دیکھے — ہو دیر مین برہمن مسلمان
دیوانہ ہوائے شوق مین ہے — گل چاک کرے نہ کیون گریبان
لالے کا ہے داغ داغ سینہ — سنبل کا ہے تار تار دامان
ہر گل ہمہ تن ہے دیدۂ شوق — گلشن ہے تمام نرگستان
قد تیرا لوائے حسن و خوبی — پرچم ہین وہ گیسوے پریشان
جان و جہان فدا ہے تجھ پر — قربان ہین ملک نثار انسان
ہے قول امیر کا یہ ہر دم — تو صورت زلف و مثل مژگان

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

# مخمس نعتیہ بر قصیدہ مولوی محمد محسن کاکوروی

مخمس نعتیہ ۱۲۷۵

ہین بسم اللہ از اوی ہین سر پر تاج ہی مد کا
تجرد تختۂ اول ہے میری مشق بیحد کا
الف آوارگی کا رامت نقشہ ہے مری قد کا
مٹانا لوح دل سے نقش ناموس اوب جد کا
دبستان محبت مین سبق تھا مجکو ابجد کا

یہ کسکو بیخطا مارا ہے اوسنے تیر مژگان سی
پریشانی عیان ہے سر بسر زلف پریشان سے
گرا یا جو شمین طوفان خجلت آب پیکان سے
الٰہی کسکے غم مین نکلے آنسو چشم فتان سی
کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہے رومال اوس سہی قد کا

ٹوبے رد حسن صباحت تک جو ساری مشتاقی
یہ ٹھنڈی گرمیان رکھہ چھوڑ کچھہ انصاف کر ساقی
گیا وہ دور اب ندو نسے کیون ہو اتنی ناچاقی
کہان ہو آتش یاقوت لب مین وہ بھڑک باقی
کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا

صف اغیار ہی مجلس نشین پہلوی قاتل مین
یہی تعزیر دی اتنی تو ہے میری جگہہ دلمین
کوئی کہدی کہ مجکو کیون پھنسا رکھا ہی مشکل مین
کناری پر بٹھالے مجکو ظالم اپنی محفل مین
گناہ شوق بیحد سے جو مین ہون مستحق حد کا

قلم رکھدی قلم کر اپنے دونون ہاتھ خنجر سے
چلا ہی کھینچنے اوس قد کو کیا قمری کی شہپر سے
سراپا اوسکا تو کھینچیگا سر توڑ اپنا پتھر سے
بنایا خامہ مو کو ہماری دست لاغر سے
کھنچا لیکن نہ دامن اوس مصور اوس سہی قد کا

یہ اسباب جفا مٹ جائینگے نقش فنا ہوکر
کمان ابرو کھائیگی وہ تیر کا چلہ بدنما ہوکر
کمند آہ ترک رہجائیگی آہ نارسا ہوکر
اوڑینگے چٹکیون مین تیر ترکش سے جدا ہوکر
ہماری بعد ہے اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانین خلق کی میری سنبھالی کب سنبھلتی ہین
کلیجے پر برابر برچھیان طعنونکی چلتی ہین

گو

نئی عادت چھڑائی کب یہ باتین تمکو پھلتی ہین　　چھپے تم مجھسے کیون سب ہنستی ہین شاخین نکلتی ہین

تمھاری پردی مین عالم ہی ذوالقرنین کی سد کا

خبر آئی کی تھی پیغام اجل کا جانِ مضطر کو　　الف آسا بنایا تندِ آئند جسم لاغر کو
مٹایا غیبتی نے یک قلم ہستی کے دفتر کو　　موا مین ناتوان سُنکر صدای پایے دلبر کو

مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزۂ وصل اوسکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحرای وحشت مین　　گیا جی ڈوب ڈوبی اسقدر دریای فکرت مین
در معنی نپایا اور کوئی جوش رقت مین　　لکھے رو رو کی مضمون بیکسی کی دشت غربت مین

زمین شعر پر عالم ہوا دریا برآمد کا

دکان حسن جسکی بنتِ بیدا م خلقت ہے　　تہ محراب ابرو سجدۂ ارباب علین عبادت ہی
خریداری تری جی بیچکر حکم شریعت ہے　　تری بازار مین ایمان فروشی رکن طاعت ہی

دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

تری آگے زمین مین گڑ گیا سرو چمن واللہ　　خرامان تو ہوا کبک دری بھولا چلن اللہ
غضب گرمی بلا شوخی قیامت بانکپن اللہ　　تری کیا بات ہی ای شاہد پاک سخن واللہ

عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھین کیونکر نہ خوبان جہان یکسر　　نہین ہی کوئی تجھسا قاف تا قاف ای پری پیکر
گرا نظرون سے حسن نوخطان زیر و زبر ہوکر　　مقابل تیری سے حرف آئی خوبان نگارین پر

ادا و ناز مین موجد ہے تو طرز مجدد کا

مری باریک بینی یا کمر کا تیری مضمون ہے　　مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے
مری سحر آفرینی یا تری آنکھونکا افسون ہے　　مری طبع روان ہی یا تری رفتار موزون ہے

مرا مصرع ہے یا سیدھا سا مضمون ہے تری قد کا

مخمس تیری پانچون اونگلیونکا ایک خاکا ہی　　رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہے

جو نگین قطعہ سے ہے یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہی
تری زلف رسا کا شعر اک دنبا سا لٹکا ہے
کرشمہ ہے غزل تیری غزال چشم اسود کا

ترانہ بلبل شیراز کی دلکش نہون کیونکر
ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر
کہ تیری بوستان حسن ساری ہی اوسے ازبر
لکھا سو جان سے دیباچہ گلستان کا سویدا پر
تصور جسکے دل مین خال خال آیا تری خد کا

جو ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھی سمجھے
سوادِ زلف سی حل ہو بہو واللیل کی عقدے
ہوئی ہین معنی والشمس روشن پر تو رخ سے
بعینہ افتتاح سورہ صاد آنکھ کو سہیے
جو ابروی کشیدہ مین ہے نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کی فیض سی دیکھے
سر مو سے تری سربستہ نکلی یک قلم نکتے
ہوئی ہین ماخذ رنگین بیانی لعل لب تیری
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوی مسلسل سے
معما نام رکھا ہے تری موی معقد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھوں کا جل سے
کیا واقف دہان تنگ نی اسرار لا حل سے
ہوی حل معنی مازاغ چشمان مکحل سے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوی مسلسل سے
معما نام رکھا ہے ترے موی معقد کا

سوادِ خطِ ریحان ہی یہ سنبل زار ہو بیشک
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک
گل مضمون نی پائی ہی گل عارض سی بو بیشک
یہ سب باتین ہین لیکن ہی دہن مین گفتگو بیشک
کرین کیا ہمکو حق نے منھ نہین بخشا خوشامد کا

سخندان نخیب دان بھی ہون تو یہ از خفی سمجھین
سمجھ حق نے جنھین دی ہی معما یہ وہی سمجھین
مٹائین حرف ہستی کو تو حال نیستی سمجھین
محل گفتگو مین کیا حساب خامشی سمجھین
مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہے ندارد کا

دہن کی مدعی ہین بیخود صہبای نادانی
جب اوتریگا یہ نشہ آپ کھینچینگے پشیمانی

نہین اتنا سمجھتے میکشان بزم حیرانی — دہن ہوتا تو پھر کرتا نہ کیون پیمانہ گردانی

یہ نقطہ ہوئے مرکز دور میم مدح احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہے دل آئینۂ معنی — تنا ہے جسکی صندوق جواہر سینۂ معنی
مرصع دست کاتب مین پڑے دستینۂ معنی — ملا ہے لب کو جسکے وصف سے گنجینۂ معنی

زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف چاروں طرف انبوہ قدسی کو — چراغان کی بعوض چمکا کے انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک کیاری کو — بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش و کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکی دبستان مین — سلامت نوح جسکی جوشش الفت سی طوفان مین
گدا ادریس جسکے کوچہ چاک گریبان مین — قدم آئے جسکے مصر شہرستان امکان مین

ہوا ہے یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھائی آنکھین جسکے خواب مین آئی کو ہر شیدا — کیا ہی جسنے دامان شفاعت پردۂ عصیان کا
حمایت سپر ہے جسکی امت مرحوم کو تکیا — ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا

بروز حشر بنکر خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سی شریعت کا ہوئی پیدائش حقیقت کی — وہ ہے رنگ رخ ناسوت شمع بزم لاہوتی
وہی ہے رونق ظاہر وہی ہے زینت مخفی — بیاض عارض صورت سواد گیسوی معنی

جواہر سرمہ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اختر آئینۂ عالم — صفا پاتا ہے اوس سے جوہر آئینۂ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم — جلا ہے کن فکان روشنگر آئینۂ عالم

سعادت ہے شرف سے ہے نیر نور مجرد کا

گرا دی قیمت جام شراب پرتگال اوسنے — جدا کی ساغر افلاس سی دُرد ملال اوسنے

نکالا اپنے مستون کے لیے گدڑ لیسی لال او سنی
ئی انگوری الفقر فخری کی حلال اوسنے
اڑا ہے جام جم سے سنگ مقصود اوسکی مقصد کا

سوا اللہ کی دامن کش اور ونکے توسل سے
شہنشہ دونون عالم کا مگر نفرت تجمل سے
نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تمول سے
سریر جاہ پر فخر اوسکو دیہیم توکل سے
حریم ناز مین تکیہ خدا پر اوسکی مسند کا

چمک مین ہی رخ روشن کہین خورشید سی افضل
شبیہ مصطفےٰ ہو کیون نہ ہر مخلوق سی اکمل
یہ نقشہ نقش ثانی اور نقش یوسفی اول
کھنچی ہی رحمت یزدان کی گویا شکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کی لیے ہے مظہر کامل
خفیفہ سے ثقیلہ تک نہین اوزار بار دل
مگر فی الحال تسکین طلعت زیبا سی ہی حاصل
کھنچی ہے رحمت یزدان کی گویا شکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

نہین کو کام عین عام رحمت کو تغافل سے
نہ دیکھین کیون گنہگارونکو وہ چشم تفضل سے
خصوصیت کی صاد آنکھین ہین گر دیکھو تامل سے
سر تاکید منظور خدا ہے لام کاکل سے
ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت دھیان مین رکھتی ہین ہم ہرچند عاصی ہین
بھلا کر آپکو بھولی ہین طاعت پر جو ناری ہین
ہمین در ہای جنت کھڑکیان دانتونکی ہوتی ہین
تصور کرنے والے آپ کی بے شبہہ ناجی ہین
بھروسا ہے ہمین اللہ کے قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسیٰ تو کوہ طور تک پہونچے
نشانہ دونون تھے اوسکی نشانی سی کہین نیچے
بڑا اپلہ گیا عیسیٰ نے کھینچی چرخ پر چلے
ہدف ہو ہو گیا زور کماندار نبوت سی
مقام قاب قوسین اکشادنی تیر مقصد کا

ہدف ایسا قابل شست ناوک کی اگر پائی
کمان رکھدی کماندار آپ کھنچکر تا ہدف جائی

تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے | کشش جب قادر انداز ازل کی زور دکھلائے
کمان جا سے چلہ کیون نہ اوترے میم احمد کا

مدینے کی طرف جائین کہ ہم کعبے کا لین رستا | نظر آتا ہے ان دونون گھرونمین ایک ہی جلوا
کہان اب جبہہ سائی کیجیے کچھہ بن نہین پڑتا | احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو سجدا
عجب مشکل ہے مضمون میری مفہوم مردد کا

احد احمد ہین ایک ان دونوکا مضمون مطابق ہے | ہر اک انمین سمے ہے معشوق ہر اک انمین عاشق ہے
نہین مطلق دوئی کو دخل یہ دعوای صادق ہے | دوئی بھی عین وحدت ہو محمد نص ناطق ہے
مفسر ہے یہ جملہ آیۂ میم مشدد کا

نبی ذی رتبہ سب ہین آپ لیکن سب سے ہین برتر | یہ ہم ہان اپنے دعوی پر ہے کافی ای خردپرور
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہین پیغمبر | ملا نون نبوت سب کو میم ختم کھونے پر
یہان کھلتا جاتی مین اوسکے احد ہوتا ہے احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب ختم حضرت سے | نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوے ہمنام باری بخت چمکا نور وحدت سے | ہوا رتبے مین افزون قاف قلت کاف کثرت سے
معما پا گئے چشم تامل صاد سے صد کا

جو پہونچا موجزن ہو کر تجلی گاہ یزدان مین | بھری سب قدسیون نے گوہر مقصود دامانمین
سراپا دونون عالم غرق ہین اوس بحر عرفانمین | چڑھا قاف قدہ تک اور اوترا کان امکانمین
ہے شور اوس قلزم معجز نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا | سیہ کارون نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
سرون پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا | ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا
مہ نو خوب چمکا بدر مین تیغ محمد کا

ہوا اوسکی عداوت کی سمائی جب کسی سر مین | مآل کار بربادی ہی تھی اوسکے مقدر مین

پھرا جو اوس سے آیا گردش قسمت سے چکر مین — اوتارا کاستہ سر بار جب گرد ڈوری نے دم بھر مین
ہوا چاک اوس سے گر بر گشتہ ہو کر قلب تد کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت — عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
یہان تک پھیلی اوسکی گلشن اخلاق کی نکہت — عداوت ہو گئی تاثیر خلق عام سے الفت
سبب ہے شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق خاطف سی ہون دونی دانہ خرمن — پڑے پانی تو حق آتش سوزان مین ہو روغن
کرے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن — عجب کیا ہی کہ خواب ناز مین سوتی رہی ناگن
نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دین آب زمرد کا

عداوت یک قلم زائل محبت نقش ہر دل ہے — جو قاتل تھا وہ عیسی ہی جو ظالم تھا وہ عادل ہے
کہان اب دیدہ احول دوئی ہر شی سی زائل ہے — نہین حیرت کی قابل گر کہو نہین انہ واصل ہے
بیان ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبیؐ سے مرتبہ بڑھکر ہے کیا کہیے نبیؐ اوسکو — فضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اوسکو
خدا کا فضل روز افزون ہو جسپر کیا کمی اوسکو — وصال حق سی حاصل ہے بقای دائمی اوسکو
یہان ہے واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا سامان جسدم روح و قالب کی جدائی کا — جگر شق ہو گئے ہنگامہ محشر ہوا برپا
زبس تھا آسمان عز و تمکین پیکر والا — پڑا لرزہ زمین مین جسم اطہر جب اوسی سونپا
سکون کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے — اوڑھائی آسمان کو نیلگون چادر اسی غم نے
عزیز مصر مکہ سے تھے مہ کنعان بطحی سے تھے — عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے
کرے ہمچشمی یعقوبؑ دیدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سی فرشتونکی ہین دل پانی — قلم کی سینہ چاکی کچھ نہین ہے جای حیرانی

زہی فیض ثواب ماتم محبوب یزدانی
صریر خامہ سے اس غم مین گر ہو مرثیہ خوانی
قلم کو بگمان بازو سلے اللہ کی ید کا

کھنچا سطح زمین پر جب سہی خط روضۂ انور
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
ثواب طوف حج پاتی ہین قدسی گرد پھر پھر کر
شب و روز آسمان ہوتی ہین قربان اوسکی روضے پر
کہ ہے نو دائرون مین ایک مرکز کاف گنبد کا

## مطلع

نہین برج قمر بقعہ ہے انوار مؤبد کا
برابر رات دن فیضان ہے نور مجرد کا
عجب عالم کلس کا ہے عجب جلوہ ہی گنبد کا
بیان ہو کس سے شان روضۂ پر نور احمدؐ کا
کہ جس پر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کرون وصف بنا یا وصف رفعت اوسکی مشہد کا
فلک کہنا سبب ہوتا ہے کسر شان گنبد کا
نہین کرسی نشین قبہ جو سمجھون عرش امجد کا
لکھون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمدؐ کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپہر و مہر کا دعوی صداقت کو کہان پہونچا
تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا
نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہونچا
نہ گردون کا غبار اتا غبار آستان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کے طالع بد کا

تنزل ہے محال اوسکا ترقی جسکی فطرت ہی
یہ دعوی ہے بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہی
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
کرۂ آتش کا کوسون رہگیا پیچھے یہ حیرت ہی
کہ سر سوی فلک کیون شعلہ ہے قندیل گنبد کا

کہو نکلو نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
تھکے بازو ہی مرغ سدرہ اس رفعت پہ آنے سے
فلک کا اختر تقدیر جھکا سر جھکانے سے
سنا جاتی کا آنسو ڈھل کی اوسکی آستانے سے
ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہان کی گرد ہے کحل الجواہر اسکو رہنے دے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اوڑانے سے
بنا پائینگے اسے قدسی تو ور در خاک چھانینگے
فلک اب کو کب سدار کی جھاڑو اوٹھا رکھو
ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہین سرمہ خاک مرقد کا

زمین روضۂ انور فلک سی ہے کہین افضل
غبار ورسے ہے آئینۂ خورشید پر صیقل
ہوا ہر روزن دیوار چشم جوہر اول
جبین عرش ایزد پر ہے خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

بلند یکین وہان وہ روضۂ رفعت نشان پہونچا
جبین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا
جہان اوڑ کر نہ شہباز خیال قدسیان پہونچا
زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا
کہانتک اوج لکھیے اوسکی خاک پاک مرقد کا

بلا گردان ملک ہین عالم ارواح کو غش ہے
فلک پر شمس ہے یا شمسۂ ایوان دلکش ہے
زمین پر چاندنی یا سایۂ قصر پری وش ہے
عیان ہے کہکشان یا نقش محراب منقش ہے
فلک ہے یا کلس رکھا ہے چھوٹا سا زمرد کا

تری روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے
پناہ پست و بالا مامن کون و مکان کہیے
عبادت خانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
ملاذ جن و انسان مرجع قدوسیان کہیے
کہین ہے قبلۂ حاجت کہین ہے کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار ایزد مین جو پاتے ہین
پیام سب بے تکلف کس تکلف سے سناتے ہین
پئے کسب سعادت سر پہ اپنے رکھ کر لاتے ہین
سلام حق کو لیکر دمبدم جبرئیل آتے ہین
عجب مضمون کھپا اس بیت مین آورد و آمد کا

صفات اوس سرو بالا کی بہت بڑھکر بیان کیجے
قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجے
بلند ایسی بندہین مضمون زمین کو آسمان کیجے
ہے جی مین اس زمین کو تختہ سرو روان کیجے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

## مطلع

قیامت مین ہے کیا دھڑکا سواد دفتر بد کا … نظر مین نور ہے تیرے بیاض صفحۂ خد کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہ پہونچے خاک مشہد کا … تصور مین تری جنت ہے گوشہ اپنی مرقد کا

کہ تھالا میری چشم تر کا ہے طوبیٰ تری قد کا

## مطلع

کہین شمس و قمر سے بڑھ گیا ہے جلوہ تری قد کا … تری پر تو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
دو عالم مین ہے پھیلا نور تیری ذات ارشد کا … محمد مصطفےٰ پتلا ہے تو نور مجرد کا

ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ تری قد کا

مبارک نافۂ مشک ختن ہو ناف آہو کو … گلستان سی کہو رکھہ چھوڑ دا اپنے سرو دلجو کو
نہ یہ موزون نہ پہونچے اوسکی رنگت عنبرین مو کو … سواد لیلۃ تشبیہ کہیے تیرے گیسو کو

بہار گلشن تنزیہ ہے بوٹا ترے قد کا

دو چار آنکھین رہین تجھ سے دو عالم سی کنارا ہو … دوبینی سے دو روزہ زیست مین تو ہر اتماشا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کی پہلو مین طوبےٰ ہو … میسر ایک جلوہ مین مجھے لطف دو بالا ہو

کرون مین دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھون کیا مدحت خط لب جان بخش خضر تمین … کہ ہے وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت مین
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت مین … بیاضی مطلع عارض ترا دیوان وحدت مین

نکیلا مطلع ایجاد مین مصرع ترے قد کا

رسالت سی تری منظور تھا سب کو ہدایت ہو … مگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری اور عالم دو
زہے حکمت کہ آ تے راہ پر گم گشتہ تھے جو جو … بنایا رہنما جب عالم ایجاد کا تجھ کو

ہوا خضر سر راہ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سے کیون تنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو … بنایا نور یکتائی سے سر تا پا سے حضرت کو

پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قامت کو    نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو
جو روشن بزم وحدت مین ہوا اُٹھا تیری قد کا

بیان شانِ بسم اللہ ہے ابرو کی آیت مین    خلاصہ سورۂ والشمس کا ہی تیری صورت مین
تری باتین شریعت مین ترا جلوہ طریقت مین    کلامِ ناطق آیات قرآنِ حقیقت مین
سراپا معنی تحقیق ہے جملہ ترے قد کا

نہین ہی تجھ سے باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی    تجلی دو جہان کی تو نے اپنی ذات مین دیکھی
ازل سی ہے تری تقدیر ای محبوب حق چمکی    خدا نے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی
لگایا اوسمین قدِّ آدم آئینہ ترے قد کا

بہت پر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا    نہ تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
پس صد محو و اثبات ایک مدت مین کھنچا خاکا    مٹا ڈالین بنا کر صورتین آدم سے تا عیسیٰ
تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سی تری قد کا

ق

اوڑالینا بہت دشوار ہے میرا چلن محسن    ٹھہر سکتے نہین آگے مری ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہون مین دم بھر مین سارا بانکپن محسن    مقابل مجھسی کیا ہو مرد میدان سخن محسن
کہ جوہر ہے مری تیغ زبانین وصف احمد کا

امیر اوسکا مقولہ ہے کہ جو اس راہ مین آئے    جھکائے وہ سر تسلیم میری پاؤن پر پہلے
عجائب ٹھاٹھ سے تعلیم پائی اشک سی مین نے    فضای تنگ میدان قلم مین نقطہ و خط سے
بڑی اوستاد نے مجکو سکھایا ہی پھیری گدکا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ ذم سے اس قلمرو مین    قلم جاری ہے احمد کے کرم سی اس قلمرو مین
حسد کر کے کہان جائیگا ہم سے اس قلمرو مین    سزا حاسد کو ہے دار قلم سے اس قلمرو مین
کہ یہ دار الحکومت ہے مظفر کا موید کا

زبان تیز کے جوہر زبان دان ہو تو پہچانے    ولایت مین صفین کین صاف اس تیغ مصفانی

گرے کٹ کٹ کی دمتِ فکر سے ترکونکی دستانی
گیا شیراز کو پامال ار دو سے معلی نے
گیا مان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہون نعت مین اعجاز ہی روشن
سواد دہر رقم ہے وہ دشمع طور کا مخزن
قلمدان جیب کو وطور بستہ طور کا دامن
عصای موسوی خامہ ورق ہی وادی ایمن
ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہی مری ید کا

دبیر آسمان سے ہے کہین میرا بلند اختر
ہر اک صفحہ مری دیوانین ہے رشک مہ انور
چمک ہر معنی روشن کی طرہ ہے تجلی پر
پڑا ہے طور کی چوٹی مین موباف زری نکر
لکھا جو شعر وصفِ روی تابان محمد کا

ہوی ہین منتظم یہ چار ارکان سخن مجھ سے
منور ہے چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے
جہانین ہے فروغ نورِ ایمان سخن مجھ سے
زمین شعر پر نازل ہے قرآن سخن مجھ سے
کتاب آسمان اک نسخہ ہے لوح زبر جد کا

فلک کب ہمعنان توسن طبع روان پہونچا
فرشتون کے جہان پر جلتی ہین اکثر وہان پہونچا
بکھری ایسی تراری تا فضای لامکان پہونچا
سخن میرے قلم کی نَے سواری سے کہان پہونچا
کہ کالے کوسون سبزہ رہ گیا چرخ زبر جد کا

تعلی حد سے بڑھ کر ہو چکی لازم کنارا ہے
لکھون پھر شعر تر مدحت مین فکرت کا اشارا ہی
طبیعت باڑھ پر آئی ہی دل نے جوش مارا ہی
مری طبعِ روان کا پھر ادسی گھاٹ اپ وتارا ہی
تماشا دیکھیے بحر سخن کی جزر کا مد کا

مطلع

وجوب امکان دونو مین ہے جلوہ نور بیچد کا
وہ اک غنچہ یہ اک گل ہی ترے گلزار مقصد کا
کہین مصداق مطلق کا کہین مظہر مقید کا
احد کا غیب مین مورد شہادت مین تو احمد کا
ہی مشہود ایک ہی بیشک وچشمی ہای اشہد کا

ہوا جب قصد میر النعت میں موزون قصیدہ ہو
نہیں آتا ہے مجھ پر حرف اگر انصاف سے دیکھو
لکھے مطلع برابر کے جو پائے قافیے دو دو
بمجبوری لکھا الیہ کی صورت لفظ اللہ کو
نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر میں عالم کو نہ حیرت ہو
موخر انبیا سے کیون نہ خلق جسم حضرت ہو
یہ مضمون صاف روشن ہی اگر چشم بصیرت ہو
یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو
خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہے اس تاخیر مین گر غور سے دیکھو
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے
کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہجاتی
کہ دست صنع گر فارغ ہوا مقصود اصلی سے
مقید پھر نہو گا مطلق ایجاد مقید کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی کارپردازی
ہوئی انگار ہی غنچہ پھولی شعلونکو سرافرازی
لگائی تجھسے لو آئے گرمی بازار طنازی
تری رشتہ سے مثل شمع کی آتش سی گلبازی
ہوا ہے تجھ سے روشن نام تیری جد امجد کا

غلط ہو دفتر آئین کاتب اعمال جس گھر مین
بدی کی جو رقم ہو جا پڑی منہائی کے گھر مین
مدین نیکی ہی کی رہجائین باقی سارے دفتر مین
محاسب ہو شفاعت تیری جب دیوان محشر مین
صحیح آئے نہ میزان مین سیاہہ دفتر بد کا

سوا اللہ کے لا علم ہین سب تیری فطرت سے
مقدم ایک کی خلقت نہین ہی تیری خلقت سے
ملک جن و بشر کوئی نہین واقف حقیقت سی
کھچی پہلے تری تصویر ازل مین دست قدرت سے
ہے لفظ خدا سے اشتقاق اول تری خد کا

مناسب ہے تری مژگان کی چلمن بیت ابرو انکو
تری عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمانکو
مزین ہے ترے خط کا کتابہ عرش اسیجانکو
تری ابرو کی ہے محراب لازم طاق عرفانکو
در اسلام کو در کار ہے بازو تری ید کا

دکھائی خسرو انجم نے مجکو آسمان جاہی
ہوئی تیری مراتب سے کماہی کسکو آگاہی
مری نظروں مین ہے اک گروہ چتر شہنشاہی
تجمل کا ترے ماہی مراتب مہ سے تا ماہی
ثری سے ثور تک اک گاؤ تکیہ تیری مسند کا

نہ گذرے کیون تری اعدا کی ذلت اور خوارئین
غم و شادی ہین دونون محو تیری پاسدارئین
محب کیونکر نہ پائین حظ تری خدمت گذارئین
الم مصروف تیرے دشمنون کی غمگسارئین
خوشی کو کام ہے تیری محبون کی خوشامد کا

طبیعت کی سخنداںونکو منظور آزمائش ہے
بہت دشوار باب نعت و مدحت کی کشائش ہے
وگرنہ اونکی مداحی سے کب تیری نمائش ہے
ستائش کے لیے تو واسطے تیری ستائش ہے
کہ ہے مذکور قرآن مین تری اوصاف مجید کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے
جو ہو تیری ثنا پر بند ہم مین سے وہ سچا ہے
صحف جتنے ہوے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہے
سوا تیرے کسی کی مدح کرنا جنکا شیوا ہے
یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہین جھوٹا قفل ابجد کا

تری خدمت مین اے حاجت روا اب عرض ہے اتنی
ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
دعا ہون حاجتین تیرے ہی در سے دین و دنیا کی
یہ خواہش ہے کہ رہون عمر بھر تیرا ہی مداحی
نہ اوٹھے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھے سوز درونی داغ عشق فتنہ ساماں سے
شرر نکلین اوٹھین شعلے ہوا ہے برق لمعان سے
تماشا ہو کہ چمکے بخت نور مہر عرفان سے
چمک ہو درد کی دلمین خیال روے تابان سے
ستارہ اوج پر ہو جسم کی برج مشید کا

پھنسا لے دام گیسوے مسلسل مین مجھے ایسا
رہو نمین رشتہ بر پا جب قفس چھوڑون عنادلکا
یہان جبتک ہے آب و دانہ مجھپر پھیر کے دم میرا
کمند دل رہے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

بنادی مجکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے
دل وحشی کرے رم دونون عالم کی تمنا سے
کہ ہو مے سے تنفر روح بھاگی جام و مینا سے
ہرن ہو نشہ میر النشاتین دین و دنیا سے
رہون خائف تصور کر کے مین دو دال سی ذوکا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
محک مین امتحان کی پیشگاہ حضرت داور
نہ تہب ہو مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر
برنگ زر چڑھے سونا مرا میزان محشر پر
اوٹھون مین قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے بیتابیان میرے لیے ہر موج کوثر مین
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین
جگہ مجکو ملے رشتی کی صورت قصر گوہر مین
فرشتے دیکھکر مجکو کہین دیوان محشر مین
جگہہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے اس قصیدے کو جو مین نے وصف حضرت مین
کیے ہین بسکہ اکثر شعر جمع اوصاف قامت مین
عوض ہر بیت کے پاؤن سکونت قصر جنت مین
تلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین
بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو
بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو
اوٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو
تری دربار مین ہر وقت رہنے کی اجازت ہو
مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

نہ تجکو تیرے خالق سے کسی صورت جدا سمجھون
حق آئینہ ہو دلبر صاف اصلی مدعا سمجھون
ظہور شان مطلق کا مین تجکو واسطا سمجھون
تری عارض کو مین آئینۂ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھون رخ تابان کو یا مہر سما سمجھون
یہ تشبیہین ہین سب عکس ایک عز حق نما سمجھون
کلف اونمین جلن اسمین ہی مین سمجھون تو کیا سمجھون
تری عارض کو مین آئینۂ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

دم تحریر تیری ذوق سی تر ہوجای تردستی — قلم کے نکلین آنسو ہو یہ جوش خندۂ شادی
شمول اشک شیرین سی دوات لیتی تو ہو بہیکی — الٰہی پہیل جائے روشنائی میری نامے کی

بڑہا معلوم ہو لفظ احد مین میم احمد کا

کبہی تو کام آئے روشنائی میری نامی کی — کوئی تو رنگ لائے روشنائی میری نامی کی
نئی صنعت دکہائے روشنائی میری نامی کی — الٰہی پہیل جائے روشنائی میری نامی کی

بڑہا معلوم ہو لفظ احد مین میم احمد کا

## مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے صانع دہر و جن و انسان — وے خالق خلد و حور و غلمان
رحمان ہے تو رحیم ہے تو — منان ہے تو کریم ہے تو
غفار ہے تو عظیم ہے تو — ستار ہے تو حلیم ہے تو
واحد یکتا ہے ذات تیری — دانا بینا ہے ذات تیری
ذی جود ہے خوش جمال تو ہے — ذو الفضل ہے ذو الجلال تو ہے
ہر غم مین بڑا رفیق ہے تو — بندون پہ بہت شفیق ہے تو
قطرہ ہے در خوش آب تجہ سے — ہر ذرہ ہے آفتاب تجہ سے
سلطان جو یہان ہے بحر و بر کا — اسکے وہ گدا ہے تیرے در کا
ہر ایک کو آسرا ہے تجہ سے — ہر ایک کی التجا ہے تجہ سے
بندون پہ یہ کی بڑی عنایت — بہیجے جو نبی پئے ہدایت
اون سب مین علی الخصوص احمد — تاج سر انبیا محمد
حضرت نے رہ ہدا بتائی — آئی رہ راست پر خدائی
مرحوم ہوئی یہ امت خاص — حضرت نے بتائی راہ اخلاص
اب کوئی جو انین ہو خطا کار — ہے قہر بجا کہ تو ہے قہار

پر قہر مین ہے کہان ٹھکانا　　آلودۂ جرم ہے زبانا
عاصی ہین گناہگار ہین سب　　رحمت کے امیدوار ہین سب
مین سب سے زیادہ ننگ امت　　پابند طمع خراب نیت
طاعت نہین مغفرت کے قابل　　روزہ فاقہ نماز باطل
طاعت وہ کہان خضوع جس مین　　سجدہ وہ کہان خشوع جس مین
ہوتا نہین کوئی کام ایسا　　جس سے کہ ہو دل کو کچھ سہارا
دریاے خطا مین غرق عاصی　　دن رات جرائم و معاصی
عاصی ہون گناہگار ہون مین　　مجرم ہون سیاہکار ہون مین
ناچیز حقیر ذرۂ خاک　　اک قطرۂ آب وہ بھی ناپاک
ہستی ہے سو نقش آب سی ہے　　موہوم بقا حباب اہی ہے
کہتا نہین دے بہشت مین گھر　　کہتا نہین دے شراب کوثر
ہان نار عقاب سے بچائے　　محشر مین عذاب سے بچائے
فردوس کہان مین خاشاک　　وہ عالم پاک اور مین ناپاک
یارب تجھے واسطہ نبیؐ کا　　یارب تجھے واسطہ علیؑ کا
درپیش ہے سخت روز کل کا　　کرنا نہ مواخذہ عمل کا
سنتا ہون کریم نام تیرا　　سنتا ہون رحیم نام تیرا
مجرم نہین قابل عدالت　　رحمت رحمت ہزار رحمت
یارب جو قریب موت آئے　　دم اولجھے پیام فوت آئے
آنکھو نہین گر رہے سرشک جاری　　تحریک رگون کی اضطراری
احباب عزیز جملہ موجود　　مجبور کہ باب چارہ مسدود
اوسوقت ترا کرم ہے درکار　　آسان ہو مجھپہ راہ دشوار

آنکھون کے تلے ہو جب اندھیرا — جاری ہو زبان سے نام تیرا
سب سہل ہو نزع کی اذیت — ایمان رہے مرا سلامت
شفقت سے مدد کرین پیمبر — غولون سے بچائین خضر آکر
ہمراہ خضر ہون مین روانہ — پڑھتا ہوا شعر عاشقانہ
حاصل ہو وہ کوچہ سلامت — ہو جسمین پناہ تا قیامت
صدقے سے نبیؐ کے رب رحمان — ہون قبر کی مشکلین بھی آسان
یون خواب کرون لحد کے اندر — پھر آنکھ کھلے تو صبح محشر
محشر مین ہو زیر ظل رحمت — سایہ مجھے مہر کی حرارت
دہشت تو مجھے حساب کی ہے — پر چشم شفاعت نبیؐ ہے
حامی ہین اگر وہ شاہ ذیشان — میزان و صراط سب ہین آسان
کی نعت نبیؐ لیا ترا نام — امید ہے ہو بخیر انجام
تو نخل امید کو ثمر دے — دامن گل مدعا سے بھر دے
مجھ پر بھی ہو کلک عفو جاری — مان باپ کی بھی ہو رستگاری
سب میرے عزیز و اقربا شاد — جنت کے مکان ہون انکے آباد
زندہ جب تک رہون جہان مین — اس جوف زمین و آسمان مین
عزت سے بسر ہو یا الٰہی — حرمت سے بسر ہو یا الٰہی
محتاج نہون کبھی کسی کا — دامن رہے ہاتھ مین نبیؐ کا
یہ بھی رہے آرزو جی مین — مرقد ہو تو روضۂ نبیؐ مین
مقبول امیر کی دعا کر — مانگا ہے جو کچھ وہ سب عطا کر

## دیگر مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی الٰہی گنہ گار ہون — خدایا خدایا سیہ کار ہون

ہوئی عمر جرم و خطا مین تمام / نہین کام کے میرے جتنے ہین کام
خطا رات دن کجروی دمبدم / رہ راست بھولا ہوا ہر قدم
شب عمر غفلت مین آخر ہوئی / مین سویا کیا صبح ظاہر ہوئی
گناہون نے گھیرا ہے مجھے اسطرح / کوئی نقطہ پر کار مین جسطرح
سیاہی گناہون کی جاتی نہین / یہ شب صبح ہونے کو آتی نہین
روان قافلہ کیا مین باندھون کمر / نہین کچھ مرے پاس زاد سفر
نہ زر کا بھروسا نہ کچھ زور کا / قضا سر پہ ہے سامنا گور کا
نہ روزہ نہ ہے ٹھیک میری نماز / بجز اندیشۂ خام و حرص دراز
گرفتار جرم و خطا ہر نفس / ہوا خواہ حرص و ہوا ہر نفس
گناہون کا انبوہ ایسا ہوا / جدا مجھ سے کثرت مین تقوی ہوا
جو بعد تجسس ملے بھی کہین / کبھی تجکو دھوکا ہوا مین نہین
ہوئی مفت برباد عمر عزیز / نہ آئی مجھے نیک و بد مین تمیز
کشاکش مین یہ جان رنجور ہے / زمین سخت ہے آسمان دور ہے
قضا گھات ہر دم لگائے ہوئے / غم گور پہلو دبائے ہوئے
جسے دیکھتا ہون وہ بیگانہ ہے / جو ہمخانہ ہے دشمن خانہ ہے
عدو ہین مرے خود مرے دست و پا / گواہی یہی دینگے روز جزا
ہوا خواہ ہمدم عزیز اقربا / یہ سب اپنے مطلب کی ہین آشنا +
خلاف طبیعت اگر بات ہو / کسی کو نہ پاس ملاقات ہو
تری ذات بندہی کی تنہا شریک / تری شان ہے وحدہ لاشریک
کرم اے خداوند چرخ و زمین / تری ذات ہے ارحم الراحمین
ترے نام ہین اے خدائے کریم / لطیف و ودود و غفور و رحیم

سزاوار آتش ہون مین لا کلام | نہین عذر کا کوئی اس مین مقام
ترا قہر اگر گرم پرخاش ہو | گناہون کی ہرگز نہ پاداش ہو
مگر تجھ سے امید ہے یا کریم | لڑکپن سے سنتا ہون تجکو رحیم
مین عاصی ترا نام غفار ہے | نہ کر فاش پردہ کہ ستار ہے
ترا عفو عصیان سے ہمدوش ہے | عطا پاش ہے تو خطا پوش ہے
الٰہی بحق رسول کبیر | الٰہی بحق جناب امیرؑ
الٰہی بہ اصحاب خیر الورا | الٰہی بہ انصار شاہ ہدا
پئے انبیا و پئے اولیا | پئے اتقیا و پئے اصفیا
گنہگار ہے ایک جز و ضعیف | حقیر و فقیر و ذلیل و نحیف
بدن مین ہے رعشا تری خوف سے | لرزتا ہے بندا تری خوف سے
نہ کر میرے جرم و خطا پر نظر | رہے اپنے لطف و عطا پر نظر
کرم سے یہ روی سیہ کر سفید | دکھلائے شب یاس صبح امید
بلاؤن مین تیری طرف دھیان ہو | جو مشکل پڑے مجھ پہ آسان ہو
دم نزع کلمہ پڑھون دمبدم | رہون دین حق پر مین ثابت قدم
شیاطین اگر آئین بہر فتور | کرون تیغ لاحول سے اونکو دور
نہ پھسلون کڑی نزع مین شہ کی مین | سنبھلتا رہون یا علیؑ کہکے مین
فرشتے جو آئین دم احتضار | نہ کانپون رہے دل مرا استوار
جدا تن سے ہو جان تو اسطرح | نکلتی ہے پھولون سے بو جسطرح
لحد تک جو لیجائین بیجان بدن | مرے اقربا بعد غسل و کفن
پس دفن پیش آئے راہ مہیب | نہ یار و نہ ہمدم مین تنہا غریب
نہ دیوار خانہ نہ ظل درخت | شب تیرہ و تار وہنگام سخت

سزاوار

فرا ہو جو رحمت کا تیری ظہور
نہون استخوان بدن چور چور
فرشتے وہ آنکھین نکالی ہوئے
غضب گرز آتش سنبھالی ہوئے
مقام تلاطم مہیا عذاب
یہ طاقت ہی میری کہ دوین جواب
مدد کو عنایت سے احمدؐ کو بھیج
خدایا خدایا محمدؐ کو بھیج
جواب اونکو وہ میری جانب سی دین
رہا ہون زبان سے جو منیؐ کہین
اشارہ سے اونکے ہو میری نجات
گذارہ ہے رحمت مین اتنی ہی بات
محمدؐ کے فیض قدم سے لحد
چمن ہو چمن المدد والمدد
قیامت مین بھی مشکل آسان کر
گناہون پہ میرے نہ کچھ دھیان کر
وہ گرمی وہ دم اہل محشر کے بند
سوا نیزے پر آفتاب بلند
قیامت کی سوزش غضب کا تعب
پسینے مین ڈوبی ہوئی خلق سب
ڈری کیون نہ انسان کی کیا بساط
وہ میزان کی دہشت وہ خوف صراط
موکل اودھر گرز تولے ہوئے
جہنم اودھر منہ کو کھولے ہوئے
ترا سامنا سخت ہیبت کی جا
سراسیمہ سب انبیا اولیا
وہ میدان ہزارون برس کا وہ روز
دلون مین تپش آتش خانہ سوز
دم تیغ پر پاؤن ڈر کا محل
سنبھالے جسے تو وہ جائے سنبھل
ترے خوف سے گم رسولونکی ہوش
سوائے محمدؐ وعالم خموش
سر پاک سجدہ مین تیرے حضور
زبان سے یہ جاری کرم ای غفور
الٰہی یہ جب پیش ہو مرحلہ
جرس وار نالان ہو ہر قافلہ
مین عاصی نہون قیدی دام غم
محمدؐ کا صدقہ کرم کر کرم
عدالت مین میرا گذارہ نہین
فقط عفو یا ارحم الراحمین
جو ہون وزن اعمال خفت نہو
مری اہل محشر مین ذلت نہو

بچھا ایسے لطف و کرم کی بساط | کہ آسان کروں طے مین راہ صراط
دم تیغ پہ پاؤن قائم رہین | غلام محمد ہے یہ سب کہین
گذر جاؤن مشکل مقامون سے مین | کہ ہون مصطفےٰ کے غلامون سے مین
شفاعت سے احمد کے بیڑا ہو پار | رہون تیرے سائے مین پروردگار
عنایت ہو تیرے نبی کی مدد | کہ جنت مین پاؤن مقام ابد
امیر سیہ رو کی ہے التجا | کہ ماں باپ میرے عزیز اقربا
ترے سایۂ عاطفت مین رہین | ترے سایۂ مغفرت مین رہین
رہون زندگی بھر مین عزت کی ساتھ | بسر ہو مری عمر حرمت کی ساتھ
الٰہی ترے ہاتھ ہے آبرو | پھرانا نہ مجکو کبھی کو بکو
رہے حاجتون مین یہ دل مستقیم | کسی کا نہ محتاج ہون یا کریم
کیجے سہل راہ حیات و ممات | برائے محمد علیہ الصلوٰت

## تقریظ طبع اول

**تقریظ دلپذیر و تحریر بے نظیر از نتائج افکار مجمع علوم دینی و دنیوی عمدۂ فضلاء ایزد سبحان جناب مولوی غلام محمد خان صاحب متخلص بہ تپش اڈیٹر اودھ اخبار**

شاہد زیبائے سخن نے حسن و جمال مین کمال پایا ہے اور کمال بھی بے زوال پایا ہے معشوقۂ معنی زیور کلام سے محلی ہے وہ زیور تابناک کہ زر و جواہر سے زیادہ مزین و مجلی ہے اگر اوس دلفریب شکل و شمائل کے شیفتہ و فریفتہ ہم نہوتے کیسا ستم تھا اقلیم خیال مین ہو کا عالم تھا آفریدگار سخن کی شان کن فکان کا جلوہ نئی نئی صورت مین ظہور پاتا ہے صانع مطلق کی قدرت کا تماشا عجب عجب رنگین اداؤن سے نظر آتا ہے سچ تو یہ ہے کہ حقیقی اور مجازی کے سب بہانے ہین اوسکے حیرت آور کارخانے ہین اگر نطق کو ایک پری پیکر صورت بنا کر ہم سے نہ چھپاتا تو اوسے دیکھکر کسے ہوش آتا فی الحقیقت یہ اوسی کی

حکمت کی نمونے ہین طلسم صنعت کی شعبدے ہین کہ مختلف پیرایہ مین کبھی عشوہ گرون کے عشوہ اور کرشمہ سازون کے کرشمہ کو دلربا بناتا ہے کبھی معنی طرازی کا اعجاز سکھاتا ہی واہ واہ والحانی سے وجد مین لاتا ہے گاہ اوس بیداد گر سفاک کی خنجر نہانی سے گھائل کرتا ہو گاہ وارفتگی پر مائل کرتا ہے غرضکہ جذبات قلوب کا عالمگیر اثر ہے اسکا گرویدہ ہر فرد بشر ہے ۵ اک زمانہ ہی کہ محو رخ جانانہ ہے ایک عالم ہی کہ اوس حسن پہ دیوانہ ہی + وہ ہر مین جلوۂ یکتائی معشوق کو دیکھ + زاہد خشک بھی اوس شمع کا پروانہ ہی + سبحان اللہ صَلِّ عَلٰی زہی نصیب اوس چمن آرای گلشن کی جسکا باغ سخن نعت و منقبت کی فیض آب سی سرسبز و شاداب ہو اور پھر وہ باغ کیونکر نہ خلد برین کا جواب ہو الحمد للہ کہ ایسی چمنستان سخن کے نخلبند اوستاد فن کامل اکمل فاضل افضل شاعر شیوا بیان سحبان زمان فقیر مآب عالم مداح و عاشق صادق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مفتی مولوی امیر احمد صاحب امیر سلمہ اللہ الاعلم ہوے جنکے فیض تربیت سے ایک زمانہ کامیاب ہوا گلشن معنی آبیاری مبداء فیاض سے سیراب ہوا ۵ عجب دیوان ہی نور علی نور + سراسر جسمین حمد و نعت مسطور + زمین سے عرش تک یہ غلغلہ ہے + کہ اسمین مدحت خیر الورا ہے + کلام پاک ہی کام و دہن پاک + زبان پاک اور بیان پاک اور سخن پاک + یہ کہتے ہین اسے سنکر ملائک + بڑھا اب رتبۂ انسان بیشک + نہ کیونکر دھوم ہو ایسے سخن کی + یہ ہے روح روان ہر انجمن کی + وہ ہر ہر لفظ مین رنگ ادا ہے + ارم بھی عندلیب مدعا ہے + جہانتک وجد کی حالت ہو کم ہے + کہ حال عاشق صادق رقم ہے + عجب گفتار یہ صَلِّ عَلٰی ہے + کہ اسپر جان سو جان سے فدا ہے + نہو کسطرح سے مقبول عالم + کہ ہی نعت جناب فخر آدم + سبحان اللہ جسکا ممدوح ایسا عالی مقام ہو اوسکے مداح کا کیونکر نہ برتر کلام ہو فی الحقیقت یہ کلام رشک کلیم ہے کوثر ہے تسنیم ہی نعیم ہے نہ یہان اَلشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُہُمُ الْغَاوٗنَ کا مضمون ہے نہ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّہِیْمُوْنَ کا افسون نہ اِنَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ کا جنون ہے یہان تو اور ہی ذکر اور ہی فکر اور ہی بات ہے شاعری نہین پیام الہام ہی

یا معجزہ ہے یا کرامات ہے نہ اس مین لاف و گزاف کو دخل ہے نہ مبالغہ شاعری کی نقل ہے
مگر صاف صاف عاشقانہ بیان فراق و مہجوری درد و الم سے لذت عشق
اور مذاق طبع اور لطف فہم و قوت علم و رفعت فکر سے تحریر اور تقریر کا اوج آتی
عالم ہے کیون نہو ایسے مداح کے قدردان فیض رسان بھی تو چشم بد دور حضور
عالی جناب نواب کلب علی خان بہادر دام اقبالہ فرمان روای رامپور ہین جو خود
عاشق رسول مشہور ہین مین بھی گو کہ فن شاعری سے بیگانہ ہون مگر شاہد سخن پر
جان دیتا ہون حسن معنی کا دیوانہ ہون بلا تصنع یہ بات کہتا ہون کہ خدا سر دی تو یہی سودا
محبت محبوب خدا مین محو رہے مصنوعی حالت تعشق اور خیالی ڈھکوسلے جو سرتاسر گندے
بھرے ہین نہایت بری ہین موفق حقیقی ایسے نصیب وہی کر عشق حبیب دی تا تقریر
اس ننگ آفرینش تعیش کا یہ مژدہ تازہ ہی کہ یہ کلام فیض التضام جو معشوق سخن کا غازہ ہے
و سفینہ لامطلع الانوار سپہر معانی بحر زخار نکتہ دانی سخن سنج بے مثل قدردان لاثانی
محامد انتساب والا پایگاہ جناب منشی نولکشور صاحب دام دولتہ کے مطبع
فیض منبع مین بماہ ربیع الاول ۱۳۰۹ہجری بطور نقش اول چھپکر تمام ہوا کثرت عام طالبان
فروغ سخن سے یہ پیام ہوا کہ یہ کتاب مستطاب المسمی بہ محامد خاتم النبیین ✣
ہم خرما و ہم ثواب ہے عاصیون کی بخشش کا ذریعہ اور طالبون کے لیے نزول
رحمت کا باب ہے اے بھائی مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ اس تقریظ کو [illegible]
پڑھکر دو شعرون پر تمام کرتا ہون اوراق خامہ کو رو کش ماہ تمام کرتا ہون شعر

بلغ اللہ صلوتی و سلامی ابدا ✣ للنبی العربی المدنی الحرمی ✣ و دیگر
صل یا رب علی من برجاء الکرم ✣ خص من جاء الیہ لعموم الناس ✣

قطعہ تاریخ افصح الفصحا و ابلغ البلغا مولوی محمد فصیح اللہ المتخلص بہ وفا

چھپا دیوان امیر عاشق محبوب یزدان کا
کہ ہر مصرع کو جسکے سلک دُر بی بہا کہیے

بلاغت اور فصاحت مین وہ بی مثل زمانہ ہین
سلف سے شاعرونمین مثل انکا کون تھا کہیے

مضامین عمدۃ و عالی لکھے ہین نعت کے ساری
بجا ہے گر اونھین عاشق رسول اللہ کا کہیے

ملائک عرش پر کہتے ہین اک اک شعر سُن سُنکر
کہ اس طبع رسا پر آفرین و مرحبا کہیے

وفا کو فکر تھی تاریخ کی ناگہ کہا دل نے
زبان و جان سے ایک اک شعر پر صل علی کہیو
۱۲۸۹

## ایضاً

فا چھپ چکا جب کلام امیر
تو دل کو مرے فکر تاریخ تھی

کہا ہاتف غیب نے ناگہان
لکھو دفتر پاک نعت نبیؐ
۱۲۸۹

## قطعہ تاریخ از نتائج افکار سر آمد اہل کمال حکیم میر ضامن علی جلال

بغتۃً چھپ چکا جو یہ دیوان بیمثال
منشی امیر احمد والاصفات کا

مصرع سال طبع قلم نے لکھا جلالؔ
دیوان ہے نعت احمد والاصفات کا
۱۲۸۹

## خاتمۃ الطبع جدید

الحمد للہ والمنۃ کہ نخلستان بہارین یعنے دیوان موسوم بہ محامد خاتم النبیینؐ کہ جسکے اوصاف نضارت حسن نظم کے تقریظ ماسبق سے منکشف ہین دوبارہ اہتزاز نسیم نوروزی انطباع مطبع عالی منشی نول کشور مقام کانپور سے باہتمام تمام لالہ بشیشر دیال منصرم با کمال ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۸ء مطابق شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۹۵ھ کو ہمرنگ شاداب و سر سبز ہوا فقط —

تمت

خدا کی رحمت - حال پیدائش حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم -
اسرار نبوت - یہ کتاب فضائل نبوت پیغمبر صلعم مین بطور مولد شریف -
تحریم النساء مصنفہ مولوی قطب الدین خان
رسالہ کلید باب الحج تصنیف حاجی انور علی احکام حج مین -
سراج السالکین ترجمہ منہاج العابدین تصنیف امام غزالی -
فضائل الشہور والصیام - روزہ و نماز کی فضیلت مین -
فضائل درود و سلام تصنیف مولوی عبد العلے صاحب -
انفاس الاکابر و انوار الضمائر سلوک علم دین تصنیف مولوی نعیم اللہ صاحب -
گلدستۂ کرامات مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری در ذکر کرامات حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
گلزار جنت - تصنیف مولانا قطب الدین خان دہلوی مرحوم -
رسالہ شطرنج مسمے بہ عجالۂ ہادیہ از مولوی عبد اللہ بلگرامی -
فضائل القرآن از مولوی عبد الغفار -
محامد خاتم النبیین - ساری غزلین نبی کے محامد مین ہین -
تاریخ مکہ از مولوی حاجی محمد فخر الدین حسین خان دہلوی
سرور القلوب فی ذکر المحبوب معجزات مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ضمان الفردوس از مفتی عنایت احمد صاحب -
مرج البحرین فی فضائل الحرمین حج و مدینہ کے بیان مین
عقد الجواہر مسمے بمؤید الشعرا جس مین جواز و عدم جواز شاعری کا بیان ہے -
اعجاز غوثیہ ملقب بہ حکایات الاصفیا

مصنفہ مولانا ابو العلا محمد قاسم مطبوعہ مطبع گلشن محمدی -
مجموعہ جوشن صغیر و کبیر مع ترجمہ اس مجموعہ مین جوشن صغیر و کبیر درود طوبی و دعا کمیل وغیرہ ہین -
خمسۂ محمدیہ تصنیف مولانا نجم الدین صاحب متخلص بہ نجم
جنگ نامہ کربلا - معرکہ شہادت امام ہمام حضرت امام حسین علیہ السلام -
طریقۂ حسنہ تصنیف حکیم رحمان علی خان صاحب مدار المہام ریوان
مجموعہ نسیم جنت - با قصیدہ نعتیہ خیابان فردوس متضمن فضائل درود -
ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار مطبوعہ مطبع گلشن محمدی -
وصیت نامہ - مع رسالہ دانشمندی تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی -
معجزہ آل نبی - شہادت نامہ و معجزہ سر مبارک امام حسین و معجزات حضرت حسنین ع
مجموعۂ معجزات معجزہ شق القمر و معجزہ خواب وغیرہ ہفت معجزہ مطبوعہ مطبع یافث احمدی
مجموعہ کلیات مرثیہ ہای مرزا دبیر یہ ایک مجموعہ کل مراثی طبع زاد ذاکر آل عبا مرثیہ گوئی مین یکتا جناب مرزا سلامت علی دبیر مرحوم ہے اسکی دو جلد - جلد اول -
ایضاً - جلد دوم -
مجموعۂ مرثیہ میر انیس اسکی چار جلد نہایت کوشش سے فراہم ہو کر طیار ہوئی ہین ایسے نادر مرثیہ کب کسیکو ملتے تھے کہ خاص عنایت ایزدی سے ملے -
جلد اول - مین عمدہ عمدہ مرثیہ خاص الخاص اور سلام اور رباعیات ہر قسم کی ہین کہ جسکے سننے سے اہل مجلس کو سینہ کوبی سے غش آتا ہے ایک دریا اشک کا آنکھون سے بہ جاتا ہے -
جلد دوم - ایضاً - بشرح صدر

جلد سوم — ایضاً ایضاً
جلد چہارم ایضاً ایضاً
قصۂ ماہ رمضان —
حکایات الصالحین یعنی حالات الصالحین
اردو زبان مین بقید ابواب ہر قسم کے
مثلاً باب نوحہ و باب گریہ و زاری ہے اور اس
بنا پر حکایات صلحا موقع بموقع مذکور ہین —
اسرار محبت تصنیف منشی محمد ظہیر الدین
مناہج النبوت ترجمہ مدارج النبوت —
رانڈونکی شادی — مصنفہ مولوی
عبد الرحیم صاحب دہلوی —
مجموعہ سمجھیہ لوجہ فضایل درود تاج وغیرہ
رسالہ مذاق العارفین خورد — نظم اردو مین
حکایات و نصایح —
سخاوت نامہ — مع قصہ سوداگر بچہ —
ایضاً سخاوت نامہ مع قصۂ شاہ یمن —
اوراد فتحیہ — مؤلفہ امیر کبیر ہمدانی
با ترجمہ ہے مطبوعۂ مطبع کانپور —
اوراد نقشبندیہ —
مجموعہ اوراد مستندہ اس مجموعہ مین
سولہ کتابین وظیفہ کی شامل ہین —
مسبعات عشر — اوراد فتحیہ — حزب البحر
حزب الاعظم — دلائل الخیرات کبریت احمر
ثلاثیات امام بخاری چہل حدیث قصیدہ بردہ
حزب البحر — حزب الوسیلہ — حزب الدواوی
حزب ابن العربی — قصیدۂ مضریہ —
قصیدہ منفرجہ — استغاثات
ایضاً مجموعہ اوراد مستند کاغذ سفید وگندہ —
عناصر الشہادتین حالات شہادت شہدا و خلفا
سر الشہادتین مع ترجمہ اردو شہادتین
سفر نامہ حرمین تصنیف زور آور خان
صاحب مع نقشجات حرمین —

تقریر الشہادتین حالات شہدائے کربلا —
تحریر الشہادتین فارسی حالات شہادت حسنین مع
گلدستۂ فضائل چاریار مع فضایل اہل بیت اطہار
مواعظ حیدریہ اردو مصنفہ غلام حیدر خان صاحب بہادر
مؤید القرآن تصنیف مولوی علی بخش
خانصاحب صدر الصدور گورکھپور —
مجموعہ رسائل سعادت نامہ منہاج العارفین
قند پند سودمند رسالہ عبد اللہ انصاری
تحفۃ الملوک مناجات از مولوی محمد جمیل الدین
صاحب فرخ آبادی —
مجموعہ رسائل رموز العارفین فضائل نامہ
شمائل نامہ — آفرینش نامہ معراج نامہ اعجاز نامہ
اعزاز نامہ — خواب نامہ — قصۂ شاہ روم —
ناصر اللبیب — فی اسماے الحبیب
تصنیف حکیم ناصر علی آروی —
گلشن بیخزان — نظم دلکش
مقالات مذہبی —
آثار قیامت اردو احوال قیامت نظم
سید الاوراد
تذکرۃ الشہدا منظوم واقعات کربلا —
مجموعہ خطب با ترجمہ اردو مطبوعہ مطبع ریاض محمدی
تقویۃ الایمان مع تذکرۃ الاخوان —
روضۃ الشہدا نظم موسوم بگنج شہیدان
شہادت نامۂ آل نبی مصنفہ حضرت
امام بخش تخلص ناسخ احوال شہادت
آل نبی کا عمدہ طور سے لکھا ہے —
تنبیہ الانسان — حلت و حرمت
جانورون مین —
ہدیۂ مرغوب کرامات شاہ عبد المجید عرف قادر ولی
اسرار غفلت تصنیف منشی ظہیر الدین خان مرحوم
ہدایۃ الہنود تصنیف منشی ظہیر الدین مرحوم
مرثیہ ظہیر از منشی ظہیر الدین مرحوم —